ما شاء الله ولا قوة الا بالله
دفتر دوم موسوم
در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۹۰ مطبوع گردید

فہرست ہر سہ دفتر اردو تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال

دفتر اول
حکام بھوپال کا حال نواب نظیر الدولہ نظیر محمد خان بہادر کے زمانے تک

دفتر ثانی
نواب خلد نشین سکندر بیگم صاحبہ کا حال

دفتر ثالث

در حکومت نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دام ظلہا کا اوائل ۱۲۸۹ ہجری تک +

ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون
بتوفیق مالک الملک برحق و تایید پادشاه مطلق از تصنیف شریف و تالیف لطیف
تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال
در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۸۹ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر بسجود ہونا خامۂ بلاغت طراز کا آستانۂ حمد اوس سلطان حقیقی پر زیبا ہی جسنے بہ ہبوب نسیم دلکشای عدل
وداد سلاطین نیک نہاد سے چمن زار دنیا کو سرسبز و شاداب پایا اور حدیقۂ عالم مین کیا خوب شجر بیخبران نصفت
لگایا جسکا ثمرہ سنجات ارین حکام حق شیوہ کے ہاتھہ آیا اور صفیر انگیزی عندلیب قلم اعجاز رقم گلزار نعت
سرور انبیا مین سجا ہی کہ جسنے بارگاہ قرب ذاتی مین مرتبۂ قاب قوسین او ادنی کا پایا اور بغایت ترحم ذاتی سے اپنی
امت گنہگار کو مژدہ اپنی شفاعت کاملہ کا سنایا صلی اللہ وسلم علیہ علی آلہ الطاہرین و اصحابہ الراشدین
اما بعد سنہ ۱۲۷۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۰ع مین میجر ڈیویڈ صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ بھوپال نے نواب
سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین سے کہا کہ جسطرح کتاب واقعات بابری بابر بادشاہ دہلی نے اپنے احوال مین
لکھی ہی اسیطرح اگر آپ ایک کتاب تاریخ جس سے احوال و سوانح سابق و حال و حقیقت بنیاد ریاست بھوپال معلوم ہو
تالیف کرین تو آپکی نیکنامی ہند سے ولایت انگلسیہ تک ہو گی انہون نے اس مشورے کو پسند کیا اور دفتر ہای
ریاست سے مواد تاریخ نویسی بکوشش تمام فراہم کر کے ستره برس مین ایک جزئی یعنی چھوٹی کتاب لکھی
ہنوز وہ کتاب اتمام کو نہ پہنچی تھی کہ جناب موصوفہ نے جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی اور کارخانہ
تالیف برہم ہو گیا جو کہ تاریخ ایسا فن ہی کہ ہر عہد کے حکام کو اوسکی طرف توجہ و احتیاج ہی اور ہر مذہب
و مشرب والا اوسکے دیکھنے سننے کا محتاج ہی خصوصاً حکام دولت انگلسیہ کو اوسکے جمع و دریافت کرنے مین بہا

اہتمام ہے اور ضبط وقائع ہر ملک و سوانح ہر ملت پر توجہ تام ہے کیونکہ حوادث عالم اور تفاوت مراتب بنی آدم
اوس سے بخوبی ظاہر ہوتے ہین اور تاریخ جاننے والے اسباب صلاح و فساد امارت سے ماہر ہوتے ہین اسلیے اس
نیازمند بارگاہ خداوند عالم نواب شاہجہان بیگم نے غرہ محرم ۱۲۹۸ ہجری مین اس کتاب کو بطور خود از سر نو
لکھا اور تین دفتر مختصر پر مرتب کیا اور نام اوسکا تاج الاقبال تاریخ بھوپال رکھا یہ کتاب زبان فارسی
و انگریزی و اردو مین لکھی ہے تا کہ ہر شخص اس سے نفع اوٹھاوے اور اسکے مضامین و احوال پر اطلاع پاوے

پہلا دفتر ہے مشتمل آٹھ فصل پر

فصل اول بیان مین آنے سردار دوست محمد خان بہادر میرازی خیل کے کشور افغانستان سے ملک ہندوستان مین اور حاصل کرنا ملک و دولت کا بہ تردوات نمایان دم انتقال تک

فصل دوسری بیان مین عہد ریاست نواب یار محمد خان بہادر کے اونکی رحلت تک

فصل تیسری بیان مین عہد حکومت نواب فیض محمد خان بہادر کے اونکے انتقال تک

فصل چوتھی وقائع عہد فرمانروائی نواب حیات محمد خان بہادر مین اور دیوانی چھوٹے خان اور نیابت مرید محمد خان کے اور آنا میان وزیر محمد خان بہادر کا بھوپال مین تا انتقال نواب ممدوح

فصل پانچوین حال مین نواب غوث محمد خان کے اور کیفیت لڑائی کی فوج راجہ ناگپور و گوالیار سے اور محاصرہ کرنا اونکا شہر بھوپال کو بہت فوج کے ساتھہ اور ذکر بہادری سرکار میان وزیر محمد خان بہادر کا اور صاحب اختیار ہونا اونکا ریاست پر تا وقت انتقال

فصل چھٹی ذکر حکومت نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر مین اور ہونا عہد و پیمان کا ساتھہ اہالی دولت انگلشیہ کے تا سانحہ انتقال

فصل ساتوین بیان مین عہد حکومت نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ کے

فصل آٹھوین بیان مین احوال حکومت نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ کے اونکے سانحہ وفات تک

دفتر اول مشتمل بر ہشت فصل

فصل پہلی سردار دوست محمد خان بن نور محمد خان بن جان محمد خان بن خان محمد خان

میرازی خیل سنہ ۱۱۲۰ گیارہ سو بیس ہجری آغاز سلطنت بہادر شاہ پسر عالمگیر مین تیراہ سے جو متصل درہ خیبر واقع ملک افغانستان ہے ہندوستان مین آکر لوہاری جلال آباد مین مقیم ہوئے اور وہان ایک پٹھان سے لڑے اور اوسکو قتل کرکے بخیال بازپرس جلال خان حاکم جلال آباد شاہجہان آباد مین وارد ہوئے اور ہمراہ اوس فوج شاہی کے جو صوبہ مالوہ پر مامور ہوئی تھی روانہ ہوئے اور مالوہ مین آکر پہلے سیتامؤ کے راجہ پاس نوکری کی پھر وہان سے نوکری چھوڑکر محمد فاروق حاکم شہر بھیلسہ کے پاس آئے اور اپنا اسباب بھیلسہ مین رکھکر تنہا کسی سردار مالوہ کے پاس جاکر نوکری کی اور اوس سردار کے حکم سے زمیندار بانس برلہ سے لڑے اور زخمی ہوئے محمد فاروق سے کسی نے غلط کہدیا کہ دوست محمد خان مارے گئے اوسنے خان موصوف کا اسباب جو بھیلسہ مین تھا ضبط کرلیا دوست محمد خان یہہ خبر سنکر غضبناک بھیلسہ مین حاکم مذکور کے پاس آئے حاکم نے کچھہ اسباب واپس دیا اور باقی سے انکار کیا خان موصوف رنجیدہ ہوئے اور منگل گڈہ متصل بیرسیہ مین وارد ہوکر نوکری والدہ ٹھاکر انند سنگہ راجپوت سولنکھی کی اختیار کی انکی خیرخواہی وجانفشانی سے رانی خان موصوف کو اپنا بیٹا کہنے لگی جب رانی مرگئی کسیقدر زیور و اسباب اوسکا جو انکی تحویل مین تھا اوسکو لے لیا ورثۂ رانی کو ندیا اور قصبہ بیرسیہ کی راہ لی بیرسیہ اوسوقت تاج محمد خان ایک امیر پادشاہ دہلی کی جاگیر مین تھا اور بسبب ضعف سلطنت تیموریہ بیشتر ہندوستان مین بدانتظامی تھی ڈاکو مسافرون کو لوٹتے تھے راجپوتان مالوہ مثل ٹھاکر پاراسون وغیرہ مالوہ سے تا سرحد خاندیس و برار تاراج کرتے تھے اسلیے پرگنہ بیرسیہ بھی انکے ہاتھہ سے برباد تھا یار خان عامل تلوک چند کھتری متصدی ملازمان جاگیردار ڈکیتون کے ہاتھہ سے عاجز تھے معرفت قاضی محمد صالح و سبدل رائے و عالم چند قانونگوی کے بیرسیہ کا اجارہ تیس ہزار روپیہ سالانہ پر دوست محمد خان نے جاگیردار سے لیا اور اپنی برادری و ہمقوم پٹھانون کو افغانستان سے بلاکر ارادہ ملک گیری کا کیا اور ایک فہمیدہ جاسوس

کو فقیر کے بھیس مین حال دریافت کرنے کے لیے پاراسون کو بھیجا جاسوس نے صحیح صحیح لکھ بھیجا
کہ آج کل موسم ہولی کا ہے رئیس پاراسون اور سپاہ اوسکی ناچ رنگ کھیل کود مین نہایت مشغول
ہے دوست محمد خان سپاہ آزمودہ کار اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے آدھی رات کو پاراسون مین
پہنچے رئیس اور اوسکے نوکر اور تمام برادری نشے مین سرشار بزم ہولی مین بیٹھے ہوے ناچ دیکھتے
تھے ناگاہ سردار مذکور اپنی سپاہ کے ساتھ اوس محفل مین آگئے اور شبخون کیا بہت لوگ مع رئیس
مارے گئے زنان و فرزندان و اموال کشتگان سردار موصوف کے ہاتھ آیا جب انھون نے کمر
ہمت چست باندھی اور تسخیر ملک کیطرف توجہ کی کھیچیوارہ اور اوموارہ کے سرکشون کو تنبیہ
کیا راجہ خان اور شمسی خان جو محمد فاروق حاکم بھیلسہ کیطرف سے ناظم شمس آباد تھے مقابلہ مین
آئے اور مارے گئے راجپوت قوم دیوڑہ مالک جگدیس پور بڑے ڈاکو تھے پٹیل موضع بگھیرہ پرگنہ
دلودہ طالب خراج ہوے پٹیل نے کہا انکی حمایت کیجئے یا راجپوتون نے اوسکو لوٹ لیا پٹیل نے فریاد کی انھون نے
اوسکی تسلی و تشفی کی اور مخفی فکر انتقام مین مصروف ہوے چند روز نگذرے تھے کہ ٹھاکر موضع اوبدی
پرگنہ دلودہ نے خبر دی کہ جگدیس پور کے راجپوت قافلے لوٹنے کو دور گئے ہین فقط افسر
گھرون مین موجود ہین دوست محمد خان یہ خبر سنکر منتخب سپاہی ہمراہ لیکر بحیلہ شکار قصبہ جگدیسپور
کنارہ ندی متصل باغ خیمہ زن ہوئے اور وکیل اپنا ٹھاکران جگدیسپور کے پاس بھیجا اور اشتیاق
ملاقات کا ظاہر کیا سرداران راجپوت نے سامان دعوت کا بھیجا اور دوسرے دن خود ملاقات
کو آئے دوست محمد خان نے استقبال کرکے بہت تپاک سے اپنے خیمے مین لاکر بٹھایا اور تواضع
و مدارات ظاہری سے اونکو غافل کرکے بحیلہ تقسیم عطر و پان اوٹھ کھڑے ہوئے اور پہلے
سے مشورہ کرکے اپنی سپاہ کو گرداگرد خیمہ بطور خدم و حشم کھڑا کردیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب
مین خیمے سے باہر آکر عطر پان طلب کرون اوسیوقت رسیان خیمے کی کاٹ دینا اور خیمے کو
گرا کر اونکے سر کاٹ لینا پس جب دوست محمد خان خیمے سے باہر نکلے سپاہ نے حکم بجا لاکر
سب راجپوتون کو قتل کرکے ندی مین ڈال دیا اوسدن سے اوس ندی کا نام حلالی مشہور

ہوگیا اور جگدیس پور مع زنان و اموال راجپوتان دوست محمد خان اور اوسکے برادرون کے ہاتھہ آیا
دوست محمد خان نے اوسکا نام اسلام نگر رکھا اور قلعہ و عمارت مضبوط بنا کر اوسمین سکونت
اختیار کی اور گرد نواح کے علاقون پر قبضہ کرنا شروع کیا تھوڑی مدت مین بہت قوت و شوکت
حاصل ہوئی اور محمد فاروق حاکم بھیلسہ سے لڑنا چاہا قریب بھیلسہ سواد موضع جال باگڑی کے
باہم لڑائی ہوئی محمد فاروق نے اپنی فوج کو مقابلے مین بھیجا اور خود فیل سوار ہ ایک طرف
کھڑے ہوکر لڑائی کا تماشا دیکھنے لگا دوست محمد خان نے اپنی فوج بسر کردگی شیر محمد خان
اپنے چھوٹے بھائی کے مقابلے مین بھیجی اور کچھہ سپاہ ہمراہ لیکر جال باگڑی کے ٹیکرے کی
آڑ مین جا چھپے لڑائی شروع ہوئی عین معرکہ مین راجہ خان میواتی ساکن دوراہہ نے شیر محمد خان
کو نیزہ مارا جو سینہ توڑ کر پشت سے نکل آیا شیر محمد خان نے بھی زخم تلوار سے دو ٹکڑے کیا اور
دونون ایک جا ہلاک ہوئے فوج بھوپال بھاگی فوج بھیلسہ نے تعاقب کیا اور محمد فاروق نے
نقارۂ فتح بجوایا دوست محمد خان نے حریف کو غافل و تنہا پاکر جا گھیرا اور بڑی سرعت دوڑا اور
سے سر محمد فاروق کا کاٹ لیا اور ہمراہیان سواری اوسکے کو گرفتار کرلیا اور اپنے منہ پر ڈھاٹہ
باندھکر محمد فاروق کے ہاتھی پر سوار ہوکر اوسکی نعش کو اپنی گود مین لیلیا اور نوبت بجانے
والون کو جو گرفتار ہوگئے تھے حکم دیا کہ نوبت بجاتے جاؤ سپاہ بھیلسہ دور سے آواز نوبت
کی سنکر اور اپنے آقا کو کھڑا دیکھکر سرگرم تعاقب فوج بھوپال رہی یہ واقعہ قریب غروب آفتاب
ہوا دوست محمد خان قلعۂ بھیلسہ کیطرف گئے قلعہ کے سپاہیون نے دوست محمد خان کو
اپنا حاکم جانکر دروازہ قلعہ کا کھولدیا دوست محمد خان مع اپنی سپاہ کے قلعہ مین داخل ہوے
اور محمد فاروق کی نعش اہل قلعہ کے سامنے ڈالدی اور قلعہ مین اپنا بندوبست کرلیا اس فتح
سے اقتدار دوست محمد خان کا بہت بڑھگیا اور تھوڑے عرصے مین مچھلپور گنگا نوہ اونٹ کھیڑہ
غیاث پور اشتا پانی ساشجیت چوراسی چھانوہ کھام کھیڑہ احمد پور باگرود دوراہہ سیہور اچھاور
دیپی پورہ وغیرہ بہت پرگنات مالوہ پر قابض و متصرف ہوگئے دیا بہادر صوبہ مالوہ نے جال

دیکھکر اوجین سے لشکر کشی کی دوست محمد خان نے مقابلہ کیا امداد غیبی شامل حال تھی صوبہ نے شکست
پائی توپخانہ اور بہت سا سامان لشکر اوجین ہاتھ آیا جی رام عامل شجاع علپور نے انکی ترقی
اقبال دیکھکر علاقہ بنا گونڈکر کے خود نوکری اختیار کی نواب دلیل خان رئیس کوروائی نے بیرسیہ
مین آکر دوستانہ دوست محمد خان سے ملاقات کی اور کہا کہ ہم تم باہم ملک گیری کرین اور جو
ملک و مال ملے آدھا آدھا بانٹ لین اس اثنا مین باہم تکرار ہوگئی نواب دلیل خان مارے گئے
اونکے ہمراہی کوروائی کو بھاگ گئے گنور گڑھ ایک نامی قلعہ قوم گونڈ کا تھا اور نظام شاہ گونڈ والی گنور
گڑھ اوسکی برادری والون نے جو حاکم چین پور باڑی کے تھے زہر دیکر مار ڈالا تھا رانی کملاپتی زوجہ
نظام شاہ اور اوسکا بیٹا نول شاہ قلعہ گنور مین رہتے تھے رانی خبر بہادری دوست محمد خان سنکر
ملتجی ہوئی کہ نظام شاہ کا بدلا رئیسان باڑی سے لو دوست محمد خان اور لشکر کشی کے سبب
آنے اور علاقہ باڑی کو اپنے ملک کے شامل کر لیا اور مختار کار رانی کملاپتی کے ٹھہرے جب
رانی مرگئی دوست محمد خان نے قلعہ گنور بھی لے لیا اور سرکش گونڈون کو مار ڈالا اور باقی کو
حسب لیاقت جاگیر دیکر اپنا ممنون کیا غرہ ذی الحجہ ۱۱۴۰ھ گیارہ سو چالیس ہجری روز جمعہ
بھوپال کو جو اسلام نگر سے بفاصلہ سہ کروہ لب تال بزرگ سر کوہ مثل موضع آباد تھا
پسند کرکے بنیاد قلعہ شہر پناہ کی ڈالی اور اوسکی آبادی مین کوشش کی بعد جنگ نادر شاہ
با محمد شاہ ۱۱۵۲ھ گیارہ سو باون ہجری مین نواب قمر الدین خان بہادر نظام الملک دلی سے
حیدر آباد کو روانہ ہوئے متصل قلعہ اسلام نگر ایک پہاڑ کے قریب جسکا نام نظام ٹیکری
مشہور ہے با لشکر کثیر فروکش ہوئے اور اسوجہ سے کہ ۱۱۳۲ھ گیارہ سو بتیس ہجری مین قریب
برہانپور جب سید دلاور علیخان سپہ سالار لشکر امیر الامرا سید حسین علیخان بہادر اور نظام الملک
سے لڑائی ہوئی تھی میر احمد خان بھائی دوست محمد خان کے پانسو سوار اور دو سو پچاس ۲۵۰ شامل
لیکر برفاقت دلاور علیخان مارے گئے تھے دوست محمد خان کو بھی بدخواہ اپنا جانکر بیدخل
کرنا چاہا دوست محمد خان نے جو گنجایش لڑائی کی نہ پائی صلح کرکے یار محمد خان اپنے بیٹے کو

ہمراہ نظام الملک کر دیا غرضکہ دوست محمد خان نے تیس برس سے زائد اپنی ترقی مین کوشش کی اور تیس زخم سے زیادہ لڑائیون مین بدن پر کھائے مینتیسہ یا چھیاسٹھہ برس کی عمر مین گیارہ سو اکتالیس ہجری مین رحلت کی اور قلعہ فتح گڈھ واقع بھوپال مین دفن ہوئے مقبرہ اونکی قبر کا آج تک موجود ہے اور نور محمد خان اونکے والد کی قبر بیرسیہ مین ہے یہ پانچ بھائی تھے شیر محمد خان مہی فاروق کی لڑائی مین مارے گئے الف محمد خان بابو راو مرہٹہ کی لڑائی مین مارے گئے شاہ محمد خان دیوا بھاؤ افسر راجہ دھار کی لڑائی مین مارے گئے میر احمد خان دلاور علیخان کی لڑائی مین مارے گئے عاقل محمد خان جو دیوان بھوپال تھے اپنی موت سے مر گئے دوست محمد خان کے چھہ فرزند تھے یار محمد خان سلطان محمد خان صدر محمد خان فاضل محمد خان واصل محمد خان بہادر خان اور پانچ لڑکیان تھین

فصل دوسری حال مین نواب یار محمد خان کے

جب خبر انتقال دوست محمد خان نظام الملک نے سنی یار محمد خان سے کہا کہ باپ تمہارا مر گیا انھون نے کہا کہ آپ بجائے والد صاحب کے میرے سر پر سایہ گستر ہین اگر ایک پٹھان ولایتی مر گیا مر گیا نظام الملک اس بات سے خوش ہوئے اور خلعت با ماہی مراتب و نقارہ و نشان و فیل و اسپ و پالکی و چتر و آفتابی وغیرہ سامان ترک و امارت و خطاب نوابی دیکر اور ایک لشکر جرار ہمراہ کر کے بھوپال کو رخصت کیا نواب یار محمد خان وارد بھوپال ہوئے وقت انتقال دوست محمد خان افسران سپاہ و اہلکاران ریاست نے سلطان محمد خان کو کہ ہفت ہشت سالہ تھے مسند نشین کر دیا تھا نواب یار محمد خان نے کہ ہجدہ سالہ تھے اونکو جاگیر دیکر مسند ریاست سے علیحدہ کر دیا اور خود مسند نشین ہوئے بعد چند روز کے دیوان عاقل محمد خان مر گئے نواب نے بجی رام کو خلعت نیابت عنایت کی اور اسلام نگر کو پسند کر کے عمدہ مکانات بنا کر اپنا رہنا وہان ٹھہرایا اور عزم ملک گیری کا کیا چند سال مین سیوانس ٹہارے اودی پورہ وغیرہ پرگنات لے لیے اور کوٹہ اور بوندی کے راجہ سے لڑ کر اور غالب آکر بہت نذرانے حاصل کیے اور جنگ رسیورہ مین کہ بہت زن و مرد طفل و جوان و پیر اسیر ہوئے منجملہ

اونکے ایک لڑکی جمیلہ حسینہ کسی راجپوت یا برہمن کی منظور نظر ٹھہری نواب نے اوسکو اپنی بی بی بنایا اور مرتبہ اوسکا بڑھایا قریب بھوپال موضع بورن بٹیہ کی میدان میں پیشوا کی فوج سے لڑے اور مرہٹون کو شکست دیکر بھگا دیا غرضکہ پندرہ سال تک مسند رہے اور ۱۱۶۷ یکہزار یک صد و شصت و ہفت ہجری مین اجل رسیدہ ہوگئے اسلام نگر مین مدفون ہوئے مقبرہ اونکا اب تک موجود ہے اونکی اولاد چار یا دو لڑکیان اور پانچ بیٹے تھے لڑکونکا نام یہ ہے فیض محمد خان حیات محمد خان سعید محمد خان حسین محمد خان یسین محمد خان

فصل تیسری حال مین نواب فیض محمد خان کے

جب نواب یار محمد خان کا انتقال ہوا دیوان بیجی رام نے اسلام نگر مین نواب فیض محمد خان کو جنکا سن گیارہ سال کا تھا مسند پر بٹھایا اور امیر رای وغیرہ کا رام و ابراہیم خان چیلہ وغیرہ ارکان ریاست نے سلطان محمد خان کو بھوپال مین رئیس ٹھہرایا بیجی رام پانچ ہزار فوج لیکر لڑنے کو اسلام نگر سے بھوپال آیا دونون طرف سے توپ و بندوق چلی ہلاس رائے عامل جین پور باڑی یہ خبر سنکر مع اپنی فوج بھوپال آیا اور سلطان محمد خان کو کہلا بھیجا کہ مجکو آپ قلعے کے اندر بلا لیجیے مین بیجی رام کے قبضے کو دم بھر مین مٹا دونگا سلطان محمد خان اوسکو سچا جانکر فریب مین آگئے اور مع سپاہ اوسکو شہر پناہ کے اندر بلا لیا نام بر جسوقت شہر مین داخل ہوا قلعہ اور شہر پناہ کے برجون پر اپنی فوج مامور کردی اور دروازون شہر پر قبضہ کرلیا اور ابراہیم سلطان محمد خان کو شہر سے نکالکر نواب فیض محمد خان کے روبرو عزت اور آبرو حاصل کی سلطان محمد خان باہر نکلکر فراہمی سامان جنگ مین مصروف ہوئے اور تھوڑے دنون مین ایک لشکر جمع کرکے مقابلے مین آئے بیرون شہر جانب شمال عیدگاہ کے میدان مین دونون طرف سے لڑائی کا سامان ہوا نواب بھی باہر شہر کے فوج لیکر کھڑے ہوئے اور سید ابراہیم قلعہ دار کو ہاتھی پر سوار کراکے ہمراہ فوج سلطان محمد خان کے مقابلے کو بھیجا توپ بندوق تلوار چلنے لگی دونون طرف کے سپاہی دل کھولکر خوب لڑے سلطان محمد خان فیل قلعہ دار کو نواب کی سواری تصور کرکے قریب گئے اور گھوڑے کی باگ اوٹھاکر قلعہ دار کو ہلاک کیا فوج تتر بتر

ہل چل پڑ گئی تب نواب نے خود اپنی فوج خاص کے ساتھ حملہ کیا یہانتک کہ سلطان محمد خان مع صدر محمد خان
میدان سے بھاگے اور فوج اونکی متفرق ہو گئی پھر سلطان محمد خان نواب عزت خان والی
کورو ائی کے پاس گئے جب وہان سے کام نہ نکلا تب موضع جملہ جاگیر اپنی مین جا کر قلعہ دار
راحت گڈہ ہزاری نام کو اپنے ساتھ ملا لیا اور قلعہ مذکور مین جا بیٹھے اور سامان لڑائی کا جمع
کرنا شروع کیا نواب فیض محمد خان اونکے تعاقب مین سیواس تک گئے پھر آخر کو مصلحتًا
راحت گڈہ جاگیر اونکی مین دے کر نوشتہ لے لیا کہ پھر وہ او ر بھائی اونکے صدر محمد خان
کبھی ریاست بھوپال مین دخل نہ دین جب یہ قصہ طے ہوا نواب سیر و شکار کرتے ہوئے
بھوپال مین داخل ہوئے اور زمام بندوبست ملک کو کار پردازان خیر خواہ اور مولا بی بی اپنی
سوتیلی مان کے سپرد کر دیا کہتے ہین سلطان محمد خان کی لڑائی کے دن کالو رام پنچی نواب
فیض محمد خان کا مارا گیا اور نالہ اسلام نگر کے کنارے پر قریب عیدگاہ جلایا گیا اوس جگہ
ہندوون نے ایک چبوترہ بنا کر پوجنا شروع کیا اور نالے کا نام کالو بھیرون رکھا کہ ابتک
مشہور ہے اور قلعہ رائسین جو بھوپال سے سمت مشرق بفاصلہ دوازدہ کروہ ایک بلند پہاڑ کی
چوٹی پر واقع ہے نوید علیخان خواجہ سرا عالمگیر ثانی کیطرف سے وہان کا قلعہ دار تھا ہندوستان
مین بسبب ضعف سلطنت تیموریہ کے بدعملی تھی نواب نے قلعہ دار کو غافل پا کر قلعہ کو لے لیا
اور حضور بادشاہ مین عرضداشت لکھی کہ اوباش و بدمعاش قلعہ دار رائسین کو غافل پا کر چاہتے
تھے کہ اس قلعہ کو چھین لین اور اوسمین بیٹھکر فساد برپا کرین بندے قلعہ دار کو اپنے پاس بلا کر قلعہ کا
اچھا بندوبست کیا ہے بادشاہ نے اوسکے جواب مین فرمان مع سند قلعہ داری بھیجکر نواب کا
مرتبہ بڑھایا پیشوا والی پونا کو کہ دکن سے دریاے اٹک تک اکثر ملکون پر غالب آ گیا تھا
اور پہلے اوسنے نواب یار محمد خان کی فوج سے شکست کھائی تھی بدلا لینے کا خیال ہمیشہ
بھوپال سے دل مین تھا او ر نیز واصل محمد خان برادر نواب یار محمد خان اوسکی فوج مین نوکر تھے
اونھون نے بھی اوسکو آمادہ فساد کیا پیشوا کی فوج سرحد بھوپال پر آن پڑی اہالی بھوپال نے

طاقت مقابلہ نہ پاکر بصلاح باجی ممولا بھیلسہ شجاعلپور آشٹہ سیہور اچھاور دوراہہ دیبی پورہ
وغیرہ پرگنات پیشوا کو دیدیئے اور غنیم زبردست سے نجات پائی پھر سنہ ۱۱۷۴ گیارہ سو چہتر
ہجری میں جس وقت سداشیو راؤ عرف بھاؤ جھنکو اور بسواس راؤ دکن سے احمد شاہ ابدالی
کے مقابلے کو جاتے تھے متصل بھوپال پہونچکر نواب کو طلب کیا نواب ملاقات کو نہ گئے
بھاؤ نے کہا جب سری کرشن کی مدد سے دہلی کے تخت کو ترکون سے چھینکر پھرونگا اس
پٹھان کو سمجھ لونگا نواب نے کہا انشاء اللہ ہرگز بھاؤ اپنی مراد کو نہ پہونچے گا آخر ایسا ہی ہوا
کہ بھاؤ مع تمام لشکر احمد شاہ کی فوج کے ہاتھ سے بمقام پانی پت تباہ ہوا اور ایسی شکست
ہوئی کہ بائیس ہزار اطفال و مستورات نامی ہندوؤن کی اور پچاس ہزار گھوڑے اور دو لاکھ
بیل و پانسو ہاتھی اور بیس ہزار اونٹ مع نقد و جنس خارج از حساب لوٹ میں لشکر ابدالی
کے ہاتھ لگے جس وقت دکنیون کی شکست ہوئی مہاجی سیندھیہ والی گوالیار گھوڑے پر
سوار ہوکر بھاگا اور ایک درانی سوار نے اوسکا پیچھا کیا ساٹھ کوس پر جاکر گھوڑے لنگڑے
ہوگئے درانی نے برابر پہونچکر ایک تیر مہاجی سیندھیہ کے گھٹنے میں مارا کہ اوسکا گھٹنہ
ٹوٹ گیا اور تمام سامان اسپ و ہتیار و لباس وغیرہ چھینکر پھر ساٹھ کوس پھر گیا بھوپال
کے لوگ فتح اسلام اور شکست دکنیان مذکور کو برکت دعای نواب فیض محمد خان سے
جانتے ہیں اونکو صاحب کرامت کہتے ہیں نواب عابد زاہد درازقد دراز دست کم سخن گوشہ نشین
متواضع حلیم سلیم تھے بھوپال سے باہر کبھی نہیں گئے دیوان بیجا رام اونکا بہت اچھا آدمی
تھا قوم گونڈ کو اوسنے تابع رکھا تھا جب وہ مرگیا اوسکا بیٹا گھاسی رام دیوان ہوا اوسنے
بڑے بڑے عہدون پر ہندوؤن کو مامور کیا اور گاؤ قصابون کی ناک کٹوا ڈالی اور اپنے
مذہب میں متعصب تھا اس سبب سے دو پٹھانون نے اتفاق کرکے اوسکو مار ڈالا پھر عزت خان
دیوان ہوئے ایک کسبی نے اونکو زہر دیا پھر لالہ کیسری سنگھ کو خلعت دیوانی [illegible]
نواب کے چھوٹے بھائی نے خبر پائی کہ لالا کیسری سنگھ ایک بھائی سے آشنائی

رکھتا ہی اوسپر سپاہیون کے اتفاق سے کیسری سنگہ اور منا لال کو مار ڈالا انکی عورتون نے اس صدمے سے باروت گھر مین بیٹھ کر آگ لگا دی مکان باروت سے اوڑ گیا عورتون کی نعش کا پتا نہ لگا نواب کو بہت افسوس ہوا یسین محمد خان دیوان ریاست ہوئے نواب نے بعارضہ استسقا گیارھوین ماہ ذی القعدہ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ سنہ یکہزار و یکصد و نود و یک ہجری مین انتقال کیا قلعہ کہنہ مین مدفون ہوئے ایک بڑا گنبد انکی قبر پر بنا ہی

فصل چوتھی حال نواب حیات محمد خان وغیرہ مین

جب نواب فیض محمد خان لاولد مر گئے تو اونکے چھوٹے بھائی نواب حیات محمد خان غرہ محرم سنہ یکہزار و یکصد و نود و دو ہجری روز چہارشنبہ بمشورہ ممولا بی بی وغیرہ ارکان ریاست کے مسند نشین ہوئے خدیو کشور بھوپال مادہ تاریخ ہوا اور ایک پرانے کاغذ مین جو دفتر ریاست سے ملا یون لکھا تھا کہ بعد انتقال نواب فیض محمد خان صالحہ بی بی عرف بہو بیگم زوجہ نواب مرحوم کہتی تھین کہ مختار ریاست مین رہون اور دربار کا سلام حسب قاعدہ نواب صاحب کی قبر پر ہوا کرے اودھر نواب حیات محمد خان مدعی ریاست تھے اودھر شریف محمد خان آمادہ فساد ہوئے دیوان یسین محمد خان جو پندرہ دن بعد انتقال نواب فیض محمد خان سے مر گئے تھے اونکے بیٹے بجائے خود فساد پر کمر بستہ تھے ہمراہ بہو بیگم صاحبہ ایک فوج مسلح جدا طیار رہتی اور اہلکارون کا سلام صبح و شام بقاعدہ دربار نواب فیض محمد خان بہادر کی قبر پر ہوتا تھا ماجی ممولا نے یہ حال دیکھکر بہو بیگم صاحبہ کو کہا کہ ریاست بے مرد کے نہین ہوتی برادران نواب مرحوم سے جو تمہارے پسند آوے اوسکو مسند ریاست پر بٹھا دو آخر کار بعد فہمایش بسیار یہ ٹھہرا کہ نواب حیات محمد خان حسب مرضی بہو بیگم صاحبہ بطریق نیابت کام ریاست کا کیا کرین چنانچہ اونھون نے خلعت نیابت پہنی اور تین چار مہینے کے بعد دیوان چھوٹے خان کو خلعت دیوانی دیکر خود نواب ہو گئے تاریخ میجر ولیم ہاف صاحب بہادر مین ہی کہ اوسوقت مین کرنیل گاڈرڈ صاحب بہادر با سپاہ انگریزی وارد سواد بھوپال ہوئے نواب حیات محمد خان صاحب بہادر محمد حج سے

دوستانہ پیش آئے اور بہت مدارات کی اس سبب سے ریاست بھوپال کی دوستی صاحبان
انگریز بہادر مین یادگار ہو گئی تاریخ مذکور مین لکھا ہی کہ ہرچند اہل بھوپال نے جنگ و فساد کرنا چاہا
لیکن نواب بھوپال نے ہمارے ساتھہ دوستی و محبت کی اوسپر مرہٹون نے بہت علاقہ
بھوپال کا ویران کر دیا کرنیل گدرڈ صاحب بہادر کا گذر بھوپال پر دوسری ستمبر ۱۷۷۸ع
مطابق ہشتم رمضان ۱۱۹۲ ہجری کو ہوا تھا وہ بہت شکر گزار اخلاق نواب بھوپال کے ہوے
اور یہ لکھکر دے گئے کہ فیمابین سرکار کمپنی اور تمھارے دوستی رہے گی اور جب تم پر یا تمھاری
اولاد پر کوئی وقت پڑیگا مدد کیجاوے گی اوسوقت مین حاصل ملک بھوپال کا بیس لاکھ
روپیہ تھا اوسمین سے پانچ لاکھ روپیہ واسطے جیب خاص رئیس کے مقرر تھا کہ نائب ریاست کو
اوسمین کچھہ دخل نہ تھا باقی سپاہ اور ملازمان ریاست مین باختیار نائب صرف ہوتا تھا سبب
یہ نواب مرد گوشہ نشین باایمان تھے ریاست کے کامون مین دخل کم دیتے تھے بہو بیگم
حاکمانہ امور ریاست مین دخیل تھین اور اونکے ظلم سے خلق اللہ شاکی تھی نواب کے چار
غلام تھے ایک فولاد خان کسی گونڈ کا لڑکا دوسرا جمشید خان کسی اہیر کا لڑکا تیسرا اسلام خان
چوتھا چھوٹے خان یہہ دونون کسی برہمن کے لڑکے تھے اور چارون مسلمان ہو گئے تھے
پہلے فولاد خان باتفاق لالہ بھولا ناتھہ و درجن سنگہ دیوانی کا کام کرنے لگا اخوان ریاست
نے اوسکو مار ڈالا پھر چھوٹے خان بمشورہ ممولا بی بی پندرھوین ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۱۹۴ یکہزار
و یکصد و نود و چار ہجری روز پنجشنبہ دیوان ریاست ہوا یہ بی بی ماجی صاحبہ مشہور ہین چونکہ
حاکم تھین بوجہ بزرگی سب ارکان دولت اور خود رئیس اونکا کہنا مانتے تھے ہشتاد سالگی
عمر مین انکا انتقال ہوا یہہ بی بی بڑی عقلمند اور منصف مزاج تھی چھوٹے خان سباق و سیاق
مین کسیقدر مہارت رکھتا تھا اوسکو قرب و جوار کے سردارون سے جیسے سیندھیہ اور
ہولکر مین راہ و رسم تھی ایکبار ہیراجا مرہٹہ نے باتفاق پنڈارہ پرگنات بھوپال کو لوٹا
اور جلا دیا چھوٹے خان نے فوجکشی کی ہیراجا بھاگ گیا اور چار سو پنڈارے اسیر ہوے

جب چھوٹے خان کے سامنے آئے ہر ایک کو ایک ایک پگڑی اور کچھہ روپیہ دیکر چھوڑ دیا اور کہا کہ اگر پھر ہمارے ملک میں آؤ گے تو پھر تمہاری مہمانی کرینگے سب کو اس بات سے تعجب ہوا چھوٹے خان نے کہا یہہ لوگ بدلا لینے اور سزا دینے کے قابل نہیں ہین مرہٹون کی حمایت سے دلیری کرتے ہین اور مرہٹے آج زبردست ہین اونکا تدارک کچھہ ہمسے نہین ہوسکتا اس سبب سے ہمنے انکو اپنا احسانمند کیا تو پھر اس طرف رخ نکرین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دیوان چھوٹے خان کی زندگی مین پھر پنڈارون نے ملک بھوپال سے مزاحمت کی بہو بیگم چھوٹے خان کی دیوانی سے ناخوش تھین شریف محمد خان پسر فاضل محمد خان نبیرہ دوست محمد خان سے بیگم نے کہا کہ نواب حیات محمد خان نے اپنے غلام کو مالک کر دیا ہی اور سب عزیز اقارب کو اوسکا تابع بنایا ہی تمکو غیرت نہین آتی کہ اوسکے آگے سر جھکاتے ہو اگر مین مرد ہوتی تو اس غلام سے سمجھہ لیتی شریف محمد خان نے کہا ہم کیا کرین نواب صاحب مالک ہین جسکو چاہین سرفراز کرین بیگم نے کہا کہ میرے پاس روپیہ بہت ہی اگر تمکو حوصلہ ہو تو کچھہ کرو شریف محمد خان اونکی باتون مین آگئے اور پوشیدہ اپنے بھائیون کو متفق کرکے فوج جمع کی جب روپیہ دینے کا وقت آیا بیگم نے ایک پیسا نہ دیا شریف محمد خان ناخوش ہوکر سیہور چلے گئے اور بطور خود فوج کو آراستہ کیا اور قصبہ آشٹہ مین جو مرہٹون کے قبضے مین تھا بنجانہ میر عبد الرسول و میر عبد الباقی اپنے اہل و عیال اور وزیر محمد خان کو چھوڑکر قلعہ گنور کے لینے کا قصد کیا اور گولیجان قلعہ دار کو ملا کر فوج بھیجی نواب حیات محمد خان نے یہہ خبر پاکر سید کاظم علی کو کچھہ سوار اور پیادے دیکر واسطے حفاظت گنور کے روانہ کیا قلعہ کے نیچے دونون گروہ سے سخت لڑائی ہوئی شریف محمد خان کی فوج بھاگی میر کاظم علی مارے گئے نواب صاحب نے اور فوج مع افسر کنور کو بھیجی اور گولی خان کو بلا کر قید کیا شریف محمد خان سات سو آدمی اور سپاہ عامل آشٹہ اور سوار پنڈارہ ہمراہ لیکر مع برادران خود ممتاز محمد خان کامل محمد خان مشرف محمد خان عاشق محمد خان حافظ محمد خان مرحمت محمد خان آشٹہ سے

سیہور مین آگئے پھر وہان سے بھوپال کو کوچ کیا چھوٹے خان دیوان نے حسین محمد خان میرزائی
اور انور خان کمال زئی کو بھوپال سے فوج دے کر مقابلے کو بھیجا موضع پنڈا پر جو بھوپال سے
پانچ کوس پر سمت مغرب ہے سولھوین جمادی الاولی سنہ یکہزار و دو صد و یک ہجری و پنجشنبہ
مقابلہ ہوا پنڈارہ کے سوار اور رسالہ کی فوج بھاگ گئی اور ادھر سے آواز توپ و بندوق اور
بان بلند ہوئی فوج شریف محمد خان نے بھی کوتاہی کی یہ اکیلے مع بھائی بندون کے میدان مین
رہگئے بڑی جرأت کے ساتھ تلوارین کھینچکر گھوڑون کی باگین اوٹھادین اور فوج بھوپال مین کھلبلی
ڈالدی اور نامی سواران بھوپال کو مارا لیکن بھوپالی بہت تھے اس سبب سے کامل [illegible]
سکے کہ وہ گھیرا اوڑا کر نکل سکتے شریف محمد خان اور سب اونکے بھائی مارے گئے سر کشتگان
کو بھوپال مین لائے نواب صاحب نے اس واقعے سے بہت غم کیا اور سرون کے دفن کرنے کا
حکم دیا بعد اسکے چھوٹے خان بید غدغہ ہوگیا اوسکے مزاج مین غرور آگیا پٹھانون کو اوسنے خوب
دبا یا برادران نواب دل مین بہت رنجیدہ ہوئے اور چاہا کسی حیلے سے نواب کو مار کر ملک
تقسیم کر لین یا کسیکو اپنی پسند سے رئیس کرین چنانچہ عید الفطر کے دن جس وقت نواب حیات محمد خان
عیدگاہ سے پھرے اور حسب دستور واسطے سلام مولا بی بی کے تشریف لائے قلعہ مین تشریف لیگئے
پسر یسین محمد خان کو مرحوم زور آور تند مزاج تھا ایک گروہ پٹھانون کا لیکے پہلے قلعہ مین آیا اور
کو لی خان کو تھوڑے سپاہیون کے ساتھ قلعے کے دروازے پر بٹھایا اور کریا خان اور
میان خان کو اپنے ساتھ لیکر محل کے اندر گیا اور بعد ادائے تسلیم و نذر عید نواب نزدیک تھا
اودھر اودھر کی باتین ہونے لگین اثنای کلام مین کہا غلام کو آپ نے پٹھانون پر حاکم بنایا ہے
اوسکو موقوف کردو یا اجازت دو کہ اوسکو ہم مار ڈالین اور اوسکے شر کو اپنے سر سے دور کرین
نواب نے کہا وہ میرا غلام زر خرید نہین ہے اوسکو بیٹے بیٹیون کیطرح پالا ہے نیابت کی لیاقت کے
کے سبب اوسکو دیوان ریاست کیا ہے ابھی تک اوس سے کوئی نمک حرامی نہین ہوئی کہ اوس
شہزادون سے اگر کوئی گستاخی کی ہو تو کہو مین تدارک کرون شجاعت محمد خان نے ایسا

پیش قبض نکالکر نواب پر حملہ کیا پرسرام چوبدار پردے کی اوٹ مین کھڑا سنتا تھا پردے
کے اندر گھس کر چاندی کا عصا نجابت محمد خان کے سر پر مارا محل کی عورتون نے شور و غل مچایا
علی خان ذوالفقار خان شیخ مقیم حاجی میان ناجی میان مصاحبان نواب صاحب بے تحاشا
دوڑکر محل مین گھس پڑے اور نجابت محمد خان وغیرہ کو جان سے مارا کولی خان یہ خبر سنکر
دروازہ قلعہ سے آنبا پانی اپنی جاگیر کو چلدیے راجہ بھولا ناتھ جو عید کے سلام کو دربار مین آیا تھا
وہ بھی اس معرکے مین مارا گیا چھوٹے خان نے دیکھا کہ بچنا میرا پٹھانون کے ہاتھ سے دشوار ہی
اوسنے بہت پٹھانون کو مارا اور شہر سے نکالا اور بعض کو عہد و پیمان لیکر چھوڑ دیا اور بھوپال کے
آس پاس چوکیان مقرر کین اگرچہ اس انتظام سے فساد کلی دفع نہوا لیکن پہلے کی نسبت کچھ
بندوبست ہوا پھر چھوٹے خان نے سمت مشرق شہر بھوپال کے ندی بان گنگا کا ایک سنگین
بند بنایا کہ پکا پل مشہور ہی میر عابد و عبد النبی اس تعمیر کے داروغہ تھے شہر کے گرد خندق کھودا
مگر بسبب انتقال اوسکے خندق کا کام ناتمام رہگیا اور قلعہ فتح گڈھ کی تعمیر اور مرمت کی اور
اپنی بود و باش کے لیے اوسمین محل بنایا اسی اثنا مین ممولا بی بی کا انتقال ہوا دو مسجدین
مستحکم و کلان اونکی تعمیر سے اب تک موجود ہین چھوٹے خان میانہ قد تھا موٹا نہ دبلا
بات چیت بہت عاجزی کے ساتھ کرتا تھا وضع اوسکی ہندوون کی سی تھی بیست و ششم
ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۰۹ ہجری روز شنبہ آخر شب چالیس برس کی عمر مین مرگیا قلعہ فتح گڈھ
مین مدفون ہوا امیر محمد خان اوسکا بیٹا نواب خان داراب خان محمود خان داود خان ایام خان
وزیر خان میر تجمل میر اسد اللہ میر حاتم وغیرہ کی حمایت سے دیوان ریاست ہوا اونھون نے
اوسکو اپنا فرمانبردار کرکے رعیت پر ظلم کرنا شروع کیا نواب حیات محمد خان نے اوسکو مع
مصاحبون کے موقوف کردیا اور حکم دیا کہ بھوپال سے چلے جاؤ اونھون نے باغی ہوکر قلعہ
فتح گڈھ مین بیٹھکر لڑنا شروع کیا اور توپون کے گولون سے بہت مکان شہر کے گرادیے جب
ادھر سے مقابلہ فوج ہوا تو عاجز ہوکر کچھ لاکھہ روپیہ کا مال تخمیناً شہر سے لوٹ کر آدھی رات کو

قلعہ کی گڑھی سے ناگپور کو چلدیے اور رگھوجی بھونسلیا راجہ ناگپور کے یہان نوکر ہوئے اور
راجہ کو ہوشنگ آباد کے لینے پر آمادہ کیا اوسنے سکھارام باپو اور پانڈو رنگ پنڈت اور نور خان
سفید پوش کے ہمراہ چالیس ہزار فوج ہوشنگ آباد بھیجی فوج ناگپور نے قلعہ کا محاصرہ کیا شیخ مقیم
قلعہ دار محصور ہو کر لڑنے لگا اور دو ہزار فوج جو اوسکے پاس تھی اوسکو کم پاکر مدد طلب کی نواب صاحب
نے بخشی خیراتی لال اور محراب خان کے ساتھ دس ہزار فوج بھیجی چند روز تک لڑائی رہی پھر مولوی
محمد خان کابلی سو ولایتی ہمراہ لیکر قلعے سے باہر نکلے اور ناگپور کی فوج مین گھسکر دشمنون کو تیغ
کرنے لگے اونکے حملے سے ناگپور کی فوج تہ و بالا ہو گئی اور چند سردار مارے گئے اور ہمراہی بھی کام آئے
مولوی صاحب قلعے کو پھرے فصیل پر سے کسی شخص نے بندوق چلائی گولی اوسکی انکی پیشانی پر لگی
شہید ہوئے غنیم کی فوج نے قلعے کو گھیر لیا فوج بھوپال کی قلعہ چھوڑ کر نربدا پار ہو کر بھوپال کو
واپس آئی ناگپوریون نے قلعہ لے لیا یہ واقعہ شروع سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین ہوا پھر بہت رام متصدی
نے راجگی کا خطاب پایا اور دیوان ریاست ہوا اور زوجہ دیوان چھوٹے خان بعد شہر بدر ہونے
اپنے بیٹے کے بھوپال سے سرونج کو چلی گئی نواب امیر خان والی ٹونک نے اوسکا کچھ ماہیہ کر دیا
اور امیر محمد خان بیٹا اوسکا نواب غفور خان رئیس جاورہ کے پاس نوکر ہو گیا جب ریاست بھوپال
کا یہ حال ہوا تب ایک دن ایک شخص چند سوارون کے ساتھ شہر پناہ کے دروازے پر آیا
دربانون نے اوسکو روکا اور اندر جانے نہ دیا اوسنے کہا کہ مین وزیر محمد خان بیٹا شریف محمد خان
کا ہون میرے آنے کی خبر نواب صاحب تک کر دو دربانون نے کہلا بھیجا نواب صاحب نے
طلب فرمایا وزیر محمد خان بہادر نواب صاحب کے پاس آئے نواب شفقت سے ملے اور پوچھا
بھوپال سے جا کر تمنے کس طرح زندگی بسر کی وزیر محمد خان نے کہا دیوان چھوٹے خان کے
ظلم سے ہم نکلے اور مدت تک سردار تی سنگہ راجپوت او ملواری کے پاس رہے قزاقی کیا کیے
پھر حیدر آباد دکن کو گئے وہان سپاہ مین نوکر ہو گئے اب اس ملک مین بارادہ جان نثاری
آنے مین بھوپال کی ویرانی کا حال سنکر بہت افسوس ہوا نواب نے انکو گلے لگایا اور کہا تم

بجاے بیٹے کے ہوا اور ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ تم اس ریاست کے نگہبان ہوگے پھر بعد چند ماہ
کے راجہ ہمت رام کو دیوانی سے معزول کرکے وزیر محمد خان کو دیوان کرنا چاہا لیکن نواب
غوث محمد خان فرزند نواب نے منع کیا اور عصمت بیگم زوجۂ نواب نے کہا اس شخص کو اختیار
نہ دو جو ظلم اسکے بزرگون پر ہوے ہین یہ اسکا عوض لیگا نواب چپ ہو رہے اور بمشورۂ حکیم
سیف الدین راحت گڈھ سے مرید محمد خان پسر سلطان محمد خان کو بلایا مرید محمد خان ہزار آدمی
لیکر روز شنبہ بارھوین ذی القعدہ سنہ ۱۲۱۰ ہجری کو بھوپال آیا اور شہر کے باہر اپنے باپ کے
باغ مین اوترا اور تمام دن غمگین رہا اپنے بزرگون کو یاد کرتا اور ہر ایک درخت سے لپٹ کر
روتا تھا اسکی وضع ساہوکارون کی سی تھی دوسرے دن نواب سے ملاقات کی خوشامد کی
باتین کرکے اونکو ایسا راضی کیا کہ غوث محمد خان سے زیادہ اونکے دل مین اوسکی جگہہ
ہوگئی پھر عصمت بی بی کے سلام کو محل کے اندر گیا اور تسلیمات بجا لاکر دو زانو سرنگون جھکر
بہت ادب سے ایسی فریب آمیز باتین کین کہ بیگم صاحبہ کا دل خوش ہوگیا اور سب سپاہ اور
ارکان دولت اور رعیت کے ساتھہ کمال اخلاق سے ملا لوگ اوس سے بہت راضی ہوے
دور اندیش پٹھانون نے کہا اس شخص کا آنا اس شہر مین بہت برا ہوا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی
نواب صاحب نے بمشورۂ حکیم سیف الدین وگھاسی میان عہدۂ نیابت اوسکے لیے تجویز کیا
مرید محمد خان نے کہا اول غلبہ ودخل مرہٹون کا بھوپال سے دور ہوجاوے پھر مجکو نائب
کیجیے نواب صاحب نے بصرف زر کثیر ایسا ہی کیا پھر اوسکو یازدہم جمادی الاولی سنہ ۱۲۱۱ یکہزار ودو صد
و یازدہ ہجری کو خلعت نیابت دیا مرید محمد خان نے غریبونکو انعام دیا اور اہلکارون کو خلعتین
دیکر راضی کیا بعد ایک مہینے کے مزاج اوسکا بدل گیا بیجی رام کی بی بی کو ستایا راجہ ہمت رام اور
اوسکے بھانجے منشی خیالی رام کو ہیچہ ڈیڑھ مہینے قید رکھکر دس ہزار روپیہ جرمانہ لیکر چھوڑ دیا
جو غلبہ پنڈارونکا بہت تھا فوج مین کمی نکرسکا لیکن باہوارشینے مین دیر کی چند ماہ فوج کی
تنخواہ چڑھ گئی سپاہ نے بلوا کیا مرید محمد خان نے جبر ہر ایک گھر سے بقدر مقدور روپیہ لیا

اور سختی شروع کی اسپر بھی فیصلہ فوج کا نہوا ریاست قرضدار ہوگئی گیارھوین رجب سنہ مذکور
روز شنبہ وقت عصر مرید محمد خان عصمت بیگم کے پاس گیا اور کہا چچی صاحبہ خرچ بہت ہی اور
آمدنی تھوڑی ہی اگر فوج کم کرتا ہون تو دشمنون کے ہاتھ سے جان بچانا دشوار ہوتا ہی نقد روپیہ
چاہیے آپ چند لاکھ روپیہ اگر مجھکو دین تو سپاہ کو تقسیم کر دون بیگم صاحبہ نے کہا تم دیوان ریاست ہو
کچھ تدبیر کرو اور فوج کی تنخواہ دو میرے پاس روپیہ کہان ہی جو تمکو دون یہ گفتگو پردے سے
ہوتی تھی نامبردہ نے شجاعت خان کرم خان عمر خان اپنے رفیقون کو اشارہ کیا وہ لپک کر
پردے کے اندر گھسے اور بیگم کو مع گلاب خواجہ سرا اور محمد علی لوہرہ وغیرہ کے مار ڈالا اور مرید محمد خان
نے نقد و جنس محل کو لوٹ کر راحت گڈھ بھیجدیا اور اپنی بدنامی دور کرنے کو نام نواب غوث محمد خان
کا لیا کہ اونکے کہنے سے یہ کام کیا ہی پھر باغی ہوکر قلعہ فتح گڈھ مین جا بیٹھا اور رعایا کو بہت
ستایا لوگ اوسکے ہاتھ سے سر پہ چند آدھی رات کو بددعا کیا کرتے اور زوال اوسکا چاہتے تھے
ایکدن قلعہ فتح گڈھ سے کشتی پر سوار ہوکر براہ تالاب قلعہ کہنہ مین آیا اور نواب فیض محمد خان کے
مقبرے مین جاکر ایک غریب آدمی کی لڑکی سے نکاح کیا اور مقبرے مین سویا وہان ایک
خواب ہولناک دیکھکر اوٹھا اور دلہن کو اپنے ساتھ لیکر کشتی مین بیٹھکر فتح گڈھ مین آیا کہتے ہین
جسوقت بارادہ زفاف اوس عورت کے پاس جاتا دیوانون کیطرح گھبرا جاتا اور کہتا میرے
تمام بدن مین آگ لگی ہی جب تک جاگتا ہون تب تک خیر ہی جسوقت سوتا ہون شکلین ہیبتناک
شیر اور سانپ اور جن اور بھوت وغیرہ کی دیکھتا ہون لپٹ جانے کا ارادہ کرتی ہین اور
ہمیشہ غوث محمد خان اور وزیر محمد خان کے مارنے کی فکر مین تھا مار نہ سکتا تھا وزیر محمد خان
تھوڑے آدمیون کے ساتھ پنڈارون کے دور کرنے کو بھوپال سے باہر گئے تھے مرید محمد خان
نے رحیم خان عامل باڑی کو خط لکھا کہ جب وزیر محمد خان وہان آوین اونکو مار ڈالنا وہ خط
وزیر محمد خان کے ہاتھ لگ گیا وزیر محمد خان نے غفلت مین رحیم خان پر حملہ کیا وہ بھاگ گیا
وزیر محمد خان نے توپخانہ اور مال اوسکا چھین لیا اور قلعہ گنور و چوکی گڈھ کو بھی لے لیا

اس اثنا مین نواب حیات محمد خان نے کولیخان کو اٹنا پانی سے بوعدۂ نیابت اپنی مدد کو بلایا
کولیخان اٹنا پانی سے چلے اور وزیر محمد خان باڑی سے محل پور مین دونون سے ملاقات ہوئی
برابر بھوپال مین داخل ہوئے وزیر محمد خان پکے پل پر اوترے کولیخان موضع چھولیہ پر ٹھہرے مرید محمد خان نے
یہ خبر سنکر بالا راؤ انگلیہ صوبہ سرونج علاقہ گوالیار کو اپنی مدد کے لیے بلایا صوبہ بیس ہزار فوج لیکر
عید گاہ کے میدان مین اوترا اور پیغام بھیجا کہ پہلے کوئی قلعہ ریاست بھوپال سے مجکو دو
پھر مین تمھاری مدد کرونگا مرید محمد خان نے قلعۂ اسلام نگر دیا اور نواب امیر خان والی ٹونک کو
جو اوس زمانے مین ایک سپاہی نوکر ریاست بھوپال کے تھے قلعۂ فتح گڈھ اور نگہبانی نواب
غوث محمد خان پر مامور کرکے خود بالا راؤ کے ساتھ اسلام نگر کو گیا قادر محمد خان قلعہ دار نے
بحکم موتی بیگم خواہر نواب حیات محمد خان مقابلہ کیا اور توپون سے گولون کا مینہ برسا دیا
مرید محمد خان بھاگ کر صوبہ کو رائسین لیگیا اور قلعہ رائسین کا اوسکو دیدیا صوبہ نے اپنی طرف سے
مسمی تجبان بل کو قلعہ دار مقرر کرکے خود بستہ سرونج کا لیا اور بعد ایک مہینے کے تیس
چالیس ہزار فوج اور توپخانہ لیکر بھوپال آیا اور گوبند پورہ کے میدان مین ٹھہرا دوسرے دن
نواب غوث محمد خان مع وزیر محمد خان شہر کے باہر جہان اب عیش باغ اور فرحت افزا اور دلکشا
بنا ہوا ہے صف آرا ہوئے آواز توپ و تفنگ سے زلزلہ پڑگیا باروت کے دھوئین سے آفتاب
چھپ گیا پھر تلوار چلی کشتون کے خون سے زمین لالہ زار ہوگئی صوبہ کی شکست ہوئی مرید محمد خان
مع صوبہ سرونج کو بھاگ گئے اور نواب میر خان نوکری چھوڑکر جسونت راؤ ہولکر کے پاس چلے گئے
بعد چندے قسمت کی یاوری سے خود نواب ہوگئے بالا راؤ نے مرید محمد خان کو قید کرکے روپیہ
مانگا اوسنے کہا میرے پاس کچھ نہین اور تشدد قید سے الماس کھاکر مرگیا بالا راؤ نے جانا
کہ اوسنے مکر کیا ہے دو دن تک دفن ہونے نہ دیا جب نعش سڑ گئی دفن کرنے کا حکم دیا بھوپالی
مرید محمد خان کو برائی سے یاد کرتے ہین اور جب کوئی سرونج کو جاتا ہے اوسکی قبر پر عوض فاتحہ
پانچ جوتی مارتا ہے اسکے بعد نواب حیات محمد خان نے وزیر محمد خان بہادر کو خطاب وزیر الدولہ دیکر

مختار ریاست کیا انکی مہر کا یہ سجع تھا خداہست سلطان محمد وزیر حسب وزیر محمد خان صاحب بہادر مختار ریاست ہوئے سرفراز محمد خان عرف کولیخان رنجیدہ ہو کر آنبا پانی کو چلے گئے وزیر محمد خان نے ولایت محمد خان کو رایسین پر بھیجکر محاصرۂ قلعہ کیا یہہ قلعہ بلندی کوہ پر ہے توپ کا گولہ وہان تک نہین پہونچتا ہے اسلیے راستے روک کر رسد قلعہ کی بند کردی پھر وزیر محمد خان بھی وہان پہونچے بھان بل قلعہ سے باہر آکر کچھہ لڑا پھر قلعے مین جا بیٹھا تمام رعیت ایسین کی قلعہ کے اندر تھی جب غلہ ہو چکا قلعہ دار نے رعیت کو باہر نکال دیا بھوپال کی فوج مین ولایتی بہت تھے اونھون نے رعایا کو لوٹ لیا اور عورتون کے ساتھہ جو چاہا سو کیا بھان بل نے محاصرے سے تنگ ہو کر قائم خان گل خان سلطان خان سکنۂ سرونج کی زبانی وزیر محمد خان بہادر کو پیغام صلح بھیجا اور تیس ہزار روپیہ لیکر قلعہ خالی کردینے کا اقرار کیا وزیر محمد خان نے روپیہ بھیجدیا اوسنے توپین برجون پر سے نیچے گرادین باروت پانی مین ڈالدی قلعہ خالی کر کے سرونج چلا گیا یہہ واقعہ سنہ بارہ سو بارہ ہجری مین ہوا ہم شد فتح رایسین زامداد ایزدی اسکی تاریخ ہے پھر وزیر محمد خان نے آنبا پانی پر لشکر کشی کی اور سرفراز محمد خان عرف کولیخان کو پکڑ کر قلعہ رایسین مین قید کر دیا لیکن نواب حیات محمد خان نے بعد عفو تقصیر قید سے رہا کر کے جاگیر بحال کر دی پھر وزیر محمد خان بہادر نے ہوشنگ آباد کے قلعہ دار کو ملا کر ہوشنگ آباد لے لیا والی ناگپور نے یہ خبر سنکر نور خان سفید پوش اور پانڈو ناگ اور سدو پانڈت کو بڑی فوج کے ساتھہ ہوشنگ آباد بھیجا جب یہ فوج آئی صبح سے دو گھنٹے تک لڑائی ہوئی فوج بھوپال قریب پانچ ہزار کے تھی اور فوج ناگپور قریب چالیس ہزار کے عین معرکہ مین وزیر محمد خان بہادر نے پھر کر جو دیکھا سواے علی صاحب کمی کے اپنے ساتھہ کسیکو نہ پایا چارنا چار قلعہ کی جانب گھوڑا پھیرا دشمنون نے تنہا پا کر پیچھا کیا انکا گھوڑا بڑا چالاک تھا قلعے کا خندق بارہ گز چوڑا پھاندگیا اور یہ شہسوار اوس حملے سے بچے فوج ناگپور گھوڑے اور سوار کا تماشا دیکھکر حیران ہوئی اور خندق کے کنارے پر تڑک کر قلعے کو گھیر لیا وزیر محمد خان چار پانچ روز تک قلعے کے

اندر سے لڑے اور مع اپنے ہمراہیوں کے کشتیوں پر نربدا پار ہو کر گنور کے جنگل میں پناہ گیر
ہوئے ناگپور کی فوج نے ہوشنگ آباد کا قلعہ لے لیا یہ قلعہ لب دریاے نربدا ہی پتھر اور
چونے سے بہت مضبوط بنا ہوا تھا سنہ یکہزار و دو صد و پنجاہ و دو ہجری میں انگریزوں نے
اوسکو توڑ ڈالا اب ایک دیوار جانب دریا باقی ہی نواب حیات محمد خان نے وزیر محمد خان بہادر
کو جنگجو پا کر چاہا کہ تنبیہ کریں لیکن نکر سکے کیونکہ دوسرا کوئی شخص قابل انتظام اور انتقام لینے کے
لائق نہ تھا اور جسطرح میان وزیر محمد خان بہادر کی فطرت و جبلت میں شجاعت و مردانگی تھی
ویسی ہی نواب حیات محمد خان کی طینت و خلقت میں تن آسانی اور ہر امر میں سہل انگاری تھی
اس سبب سے اونھون نے انکی ہمت و جرات سے اندیشہ مند ہو کر بصلاح نواب غوث محمد خان
بیٹے اپنے کے کار نیابت اکبر خان کو دیا انسے کچھ انتظام نہو سکا اوسپر وزیر محمد خان بہادر اور
غوث محمد خان سے کئی بار لڑائی ہوئی چوتھی لڑائی جو موضع بشن کھیڑہ پرگنہ تال میں ہوئی
اوسمین مرزا اسد بیگ وغیرہ عمدہ ملازم نواب حیات محمد خان کے مارے گئے غوث محمد خان نے
محمد شاہ خان کو سرونج سے اور کریم خان پنڈارے کو شجاع لپور سے اپنی مدد کو بلایا دونون
بھوپال آ گئے وزیر محمد خان بہادر قلعہ اسلام نگر سے چلکر قریب بھوپال میدان باغ نوبہار میں
لڑے اوسدن پانی برسا ہر شخص اپنی فرودگاہ کو پھر گیا پھر محمد شاہ خان اور کریم خان کے
آپسمین نااتفاقی ہوئی ادھر محمد شاہ خان اکبر خان کو اپنے ساتھ لیکر سرونج کو چلے گئے اودھر
کریم خان نے بھی کوچ کیا نواب غوث محمد خان دولت راو سیندھیہ کے پاس طالب مدد گئے
تاکہ وزیر محمد خان بہادر کو بھوپال سے نکالدین سیندھیہ نے اسلام نگر کے قلعے کو لیکر حکیم اسد علی
کو واسطے بندوبست بھوپال کے بھیجا فضل علی برادر حکیم مذکور پہلے نواب حیات محمد خان کے
یہان نوکر تھا اور کسی سبب سے اوسکو شہر بدر کیا تھا حکیم اسد علی کے دل میں وہ بغض بھرا ہوا تھا
حکیم مذکور کے آنے سے وزیر محمد خان بہادر تاڑ گئے لیکن مہمانی اور خاطر داری اونکی اچھی طرح
کی حکیم مذکور نے دیکھا کہ نواب حیات محمد خان اور غوث محمد خان سے کچھ انتظام ریاست کا

نہین بنتا اور وزیر محمد خان مدبر بہادر عاقل لائق امارت ہین اسلیے نواب سے اونکا میل کرادیا
اور خود گوالیار کو پھر گئے پھر تو وزیر محمد خان بہادر نے بھوپال کا انتظام اپنے طور پر بہت خوب
کیا نواب حیات محمد خان آرام سے اپنی محلسرا مین رہے سولھوین ماہ رمضان ۱۲۲۳ ہجری
بدھ کے روز ہفتاد و سہ سال کی عمر مین باجل طبیعی مرگئے

فصل پانچوین حال مین نواب غوث محمد خان کے

چوتھی ماہ شوال ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری کو نواب غوث محمد خان براے نام مسند نشین ہوئے وزیر محمد خان بہادر نے
کہ شجاع بے بدل تھے اوس وقت مین بہت آدمی اپنی وضع کے جمع کرکے گرد وپیش کی ریاستون سے نذرانہ لینا
چاہا جسوقت بیٹھا کہ جی سنگھ کے پاس سواری مین تھے اونکے گھوڑے کی دم کسی لڑائی مین کٹ گئی تھی
وہ گھوڑا دکھنی سرنگ نک خوبصورت بے عیب چالاک پنچھلیان نام تھا وزیر محمد خان بہادر اوس
گھوڑے بے دم کو ایک دم جدا نہین کرتے تھے اسلیے نام اونکا بانڈے گھوڑے والا مشہور
ہوگیا تھا پنڈارون مین اور گرد وپیش کی ریاستون مین اسقدر رعب اونکا پڑگیا تھا کہ اگر کوئی
کہتا وہ بانڈے گھوڑے والا آیا لوگ بدحواس ہوکر بھاگ جاتے تھے چونکہ وزیر محمد خان بہادر
نے ناگپور اور گوالیار کے راجہ کے ملک مین بار ہا دست اندازی کی تھی اسلیے [illegible] علیخان
ناگپور سے اور تاتیا ناتھ گوالیار سے سنہ بارہ سو چوبیس ہجری مین فوج چڑہا لیکر بھوپال پر آئے
وزیر محمد خان بہادر قلعہ گنور مین جا بیٹھے صدیق علیخان نے نواب غوث محمد خان سے کہا
وزیر محمد خان نے اپنے بزرگون کا طریقہ چھوڑدیا اور راجہ رگھوجی اور سیندھیہ بہادر کی رعایا
کو بہت تکلیف دی ہم تنبیہ دینے کے لیے آئے ہین اگر پاوینگے تو پکڑ کر لیجاوینگے ورنہ اونکے
عیال و اطفال کو یہین رہنے دو نواب نے بخیال برادری وزیر محمد خان بہادر کی عورتون کو اپنے
محل مین بلالیا اور کہلا بھیجا کہ وزیر محمد خان اگر تمکو ملین تو لیجاؤ عورتین اور لڑکے اونکے بیگناہ
ہین اونسے تمکو کچھ سروکار نہین صدیق علیخان نے جب دیکھا کہ نواب بھوپال حمایت اونکی
کرتے ہین کہلا بھیجا کہ تم اپنے بڑے لڑکے کو ہمارے ساتھ کردو تاکہ یہہ فساد رفع ہوجاوے

اور تمہاری دوستی راجہ کھوجی کے ساتھ بڑھ جاوے وہ تمہارے لڑکے کو دیکھکر خوش ہووینگے
نواب نے بمصلحت وقت صدیق علیخان کا کہنا مانا نواب معز محمد خان کو اونکے ساتھ کر دیا
وہ تھوڑی فوج بھوپال مین چھوڑکر ناگ پور چلا گیا وزیر محمد خان بہادر نے چند روز کا وقفہ
دیکر گنور سے یکبارگی بھوپال مین آکر قلعہ و شہر سے فوج ناگپور کو نکال دیا اور نواب کو بہت
ملامت کی نواب نے کہلا بھیجا جو کیا مشورے سے کیا لالجی مستوفی اور لالہ روپ چند اہل مشورہ
ہاتھی کے پانون سے بندھوا کر مارے گئے لالہ نوبت رائے اور بخشی بینی لال و منشی سورج مل
توپ سے اوڑا دئے گئے نواب معز محمد خان ناگپور پونہچے بسعی صدیق علیخان راجہ کھوجی
نے خود نواب معز محمد خان سے آکر ملاقات کی اور ایک سال تک اوسے مہمان رکھا پھر خلعت
دیکر رخصت کیا تین کوس تک پونہچانے کو بھی آئے نواب نے جب خبر آنے کی سنی بہت
خوش ہوئے اور بڑے جلوس سے موضع نور کھنڈیرہ تک جو بھوپال سے اٹھارہ کوس ہی
جاکر اپنے فرزند سے ملے اور بہت دھوم کے ساتھ بھوپال لائے اسی ایام مین نواب امیر خان
والی ٹونک بعزم جنگ والی ناگپور قریب بھوپال آئے اور وزیر محمد خان بہادر سے مدد چاہی
یہ خود ہمراہ اونکے ہوتے قریب ساگر ناگپور کی فوج سے مقابلہ ہوا وزیر محمد خان بہادر نے
امیر خان سے کہا آج لڑنا مناسب نہین ہی فوج منزل چلی ہوئی تھکی ماندی ہی کل مقابلہ کرنا
اونھون نے نہ مانا مقابلہ کیا ناگپور کی فوج غالب آئی تب وزیر محمد خان سے کہا ڈھنگ
لڑائی کا بگڑ گیا اب چلدینا مصلحت ہی وزیر محمد خان نے کہا تم جاو مین جب تک زندہ ہون
میدان سے منہ پھیرونگا نواب امیر خان چلدیے وزیر محمد خان نے اپنی فوج کو دل دیکر
باوجود قلت سپاہ حملہ کیا اور بڑی مردانگی اور جرأت کے ساتھ دشمن کو میدان سے ہٹا دیا
سر ہنری کلوز صاحب بہادر دریاے نربدا کے قریب با فوج انگریزی مقیم تھے ناگپور کی فوج مین
شریک ہوکر نواب امیر خان کا مقابلہ کیا وزیر محمد خان نے یہ خبر پاکر بھوپال کیطرف کوچ کیا
اور امیر خان کو کہلا بھیجا کہ جب ہمارے بزرگون نے کرنیل گڈرڈ صاحب بہادر کی

مدد کی ہی سرکار کمپنی سے اور ہمسے دوستی ہی ہم فوج انگریزی سے نہ لڑینگے راہ مین جو زمیندار عاجزی سے ملا وہ وزیر محمد خان بہادر کے ہاتھ سے محفوظ رہا جسنے سرزنش کیا وہ بے سر ہوا وزیر محمد خان ۔ بھوپال مین برسات بھر رہکر آغاز سرما مین نواب غوث محمد خان کو ہمراہ لیکے لیگئے اور کان سنگھ سکھ کو چارسو سوار سے نوکر رکھکر موضع احمد پور سے بھیلسہ تک لوٹ لیا بیجی بہادر حاکم بھیلسہ علاقۂ سیندھیہ بہادر چار پلٹن اور بہت سے سوار مرہٹون کے ساتھ مقابل ہوا دوپہر تک لڑائی ہوئی نواب نے فتح پائی دوسرے روز نواب اور وزیر نے کوچ کیا سرسواری باگرود کا قلعہ فتح کرتے ہوئے جانب بھوپال روانہ ہوئے راہ مین نواب امیرخان والی ٹونک سے ملاقات ہوئی دوسرے روز اونکو رخصت کیا نواب غوث محمد خان آشٹا پانی مین آئے سرفراز محمد خان عرف کولیخان جاگیردار نے استقبال کیا نواب صاحب کو اپنے گھر لائے مہمانی کی وزیر محمد خان بہادر نے وہان گوہر محمد خان کو نظربند کرکے واحد محمد خان کو آشٹا پانی مین مقرر کیا اور کولیخان سے کہا ہمنے گوہر محمد خان کے شر کو دور کرکے تمہاری جگہہ تمہارے بیٹے کو دی اور گوہر محمد خان اور واحد محمد خان برادران علاقی تھے پھر وہان سے کوچ کرکے براہ رائسین کنارۂ نربدا موضع چوپڑاس مین جاکر ٹھہرے وہان خبر ملی کہ غوث صاحب مع دوا فوج ناگپور تمہارے ساتھ لڑنے کو آیا ہی وزیر محمد خان بہادر نے بھی میدان جنگ تھاما لب دریاے نربدا لڑائی ہوئی سیکڑون ہندو مسلمان مارے گئے غوث صاحب سپاہ لیکر علیحدہ گوشے مین چند آدمیون کے ساتھ لڑائی کا تماشا دیکھتے تھے چند سوار سکھ سپاہ بھوپال سے اوس طرف گئے ناگپور کی فوج مین بھی سکھ نوکر تھے غوث صاحب نے جانا کہ یہ سوار ہماری فوج کے ہین اطمینان سے اپنی جگہہ پر کھڑے رہے سواران بھوپال نے غوث صاحب کو پہچانکر حملہ کیا سر اونکا کاٹ کر روبرو سے میان وزیر محمد خان لاکر رکھا ناگپور کی فوج بھاگی نواب فتحیاب ہوکر بھوپال آگئے یہان معلوم ہوا کہ رام بول رسالدار راجہ رگھو جی نے چپلپور قلعہ لے لیا ہی وزیر محمد خان نے فی الفور راہ محل پوسکی لی رام بول تھمہ لڑکر بھاگ گیا

ان لڑائیون سے والی ناگپور و گوالیار دشمن وزیر محمد خان بہادر کے ہو گئے سنہ ۱۲۱۹ فصلی مین
دونون راجون نے باہم متفق ہو کر بھوپال پر فوج کشی کی جگوابا پو سردار سیندھیہ اور صدیق علیخان
سردار ناگپور نے چار مہینے تک بھوپال کو گھیرا پھر برسات مین فوج ناگپور کی ہوشنگ آباد کیطرف
اور سیندھیہ کی فوج چندیری کیطرف کوچ کر گئی بعد برسات دسہرے کی صبح کو جگوابا پو اور
رام لال اور کرشنا بھاؤ اور دانسنگہ باون ہزار فوج لیکر اور صدیق علیخان چھتیس (۳۶) ہزار فوج کے
ساتھ بھوپال پر آ گئے چار طرف سے شہر کو گھیرا اور چھ مہینے تک گھیرے رہے اس گھیرے مین
بھوپالیون کو بڑی تکلیف ہوئی رعیت شہر چھوڑ کر نکل گئی بہت لوگ فاقے سے مر گئے تھوڑے
آدمی رہ گئے توپون کے گولون سے شہر تباہ ہو گیا دشمنون کے مورچے پاس آ لگے وزیر محمد خان
بہادر نے نواب غوث محمد خان سے کہا اگر حکم ہو تو مین رایسین کے قلعے کو چلا جاؤن اور وہان
بیٹھکر لڑائی کا سامان جمع کر کے دشمن سے لڑون نواب نے کہا ناگپور اور گوالیار کے ملک کو
تمنے لوٹا اوس سے یہ بلا تم پر آئی خدا پر بھروسا کر کے یہین رہو جب تک جان بدن مین ہے لڑو
میجر سر جان مالکم صاحب بہادر نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ مہاراجہ دولت راو سیندھیہ اور
رگھوجی بھونسلیا نے باہم مشورہ کر کے چاہا کہ بھوپال لیکر باہم آدھا آدھا بانٹ لین اس لیے
سنہ ۱۸۱۳ء مین دونون نے حملہ کیا جگوابا پو کے ساتھ پچیس ہزار فوج تھی اور دان سنگہ کے ساتھ
بارہ پلٹن اور تیس ضرب توپ اور رام لال اور کرشنا بھاؤ کے ہمراہ پندرہ ہزار فوج جملہ باون ہزار
سپاہ تھی اور صدیق علیخان کے ساتھ تیس ہزار فوج جملہ بیاسی ہزار سپاہ نے بھوپال کا
محاصرہ کیا بھوپال مین سب گیارہ ہزار فوج تھی نوکران ریاست چھ ہزار ہمراہیان نواب
نامدار خان پنڈارہ سہ ہزار ہمراہیان زمینداران رتن سنگہ وغیرہ دو ہزار پندرہ روز تک
یہ فوج قلعے کے اندر سے لڑی سولھوین دن پنڈارے کی فوج نکل گئی پھر غلہ نہونے کی
وجہ سے تین ہزار ایک سو سپاہ رہگئی اوسکو میان وزیر محمد خان بہادر نے یون نامور کیا
ڈونگر سنگہ کے ہمراہ قلعہ کہنہ مین سو (۱۰۰) نفر ہمراہ جی سنگہ دروازہ گنوری پر دو سو (۲۰۰) نفر ہمراہ باقر علی

دروازه بہوارہ پر دوسو نفر سید بہنہ کے ساتھ دوسو نفر ہمراہ ملایر خان دروازہ اتوارہ پر
دوسو نفر ہمراہ خواجہ بخش چیلہ دروازہ جمعراتی پر دوسو نفر ہمراہ نواب عز محمد خان بہادر دروازہ
پیر پر چارسو نفر ہمراہ کرم محمد خان دروازہ امامی پر دوسو نفر ہمراہ لالہ گلشن رای کہتری سپاہیان ہمراہ
پہرہ پانسو نفر ہمراہ ولی محمد خان قلعہ فتح گڈھ مین دوسو نفر ہمراہ ظالم سنگہ بالا قلعہ مین سو نفر
ہمراہ سوجیخان دروازہ فتحگڈھ پر سو نفر ہمراہ میان وزیر محمد خان جو تمام شہر مین پھرتے تھے اور
ہر ایک شخص کی مدد کو پہونچتے تھے پانسو نفر وزیر محمد خان بہادر ہر روز چالیس ضرب غنیم کے
لشکر پر سر کرتے تھے اور وقت ہلہ دشمن زیادہ توپ چلاتے اور بندوق کو منع کیا تھا کیونکہ گولی
دشمن کے لشکر مین نہین پہونچتی تھی کشتی پر تالاب کی راہ سے غلہ آتا تھا اور روپی کا دو سیر
بکتا تھا دانسنگہ نے اتوارہ کی فصیل کیطرف اور صدیق علیخان نے گنوری کی فصیل کیطرف
ہلہ کیا ناگپور کی فوج دروازہ توڑ کر شہر کے اندر گھس پڑی پٹھانون نے سر راہ کے کوٹھون
پر سے اتنے پتھر اور اینٹ مارے کہ اوسکے صدمے سے سپاہ ناگپور پریشان ہو کر پھر گئی
اور وزیر محمد خان بہادر اتوارہ کے ہلے کو منگلوارہ تک بھگا کر گنوری مین آکر دشمنون سے
لڑے اور اونکو بھگا دیا اور عورتون کی ہمت پر آفرین کی اسوقت غلہ ایک روپیہ نہین ملتا تھا
جس کشتی پر غلہ آتا تھا اوسکو دشمنون نے پکڑ لیا نوبت یہان تک پہونچی کہ ہندوون نے
املی کی چھال اور بیج اور مسلمانون نے چمڑے بھونکر کھائے ماہ فروری سنہ مذکور مین
دان سنگہ نے بہت سے ہلے کیے مگر فتح نہوئی پھر رام لال نے تین ہزار فوج لیکر وزیر گنج
پر حملہ کیا سخت لڑائی ہوئی ہزار آدمی مارے گئے اور اوسوقت مین دو روپیہ سیر غلہ میسر
نہین ہوتا تھا اس سبب کل دو سو آدمی شہر مین رہگئے مرہٹہ کی فوج مین پانچ سیر کا غلہ بکتا تھا
ماہ مارچ سنہ مذکور مین جنگوا مرگیا اور اپریل مین ڈونگر سنگہ محافظ قلعہ کہمنہ نے صدیق علیخان سے
ملکر پانسو آدمی غنیم کے قلعے کے اندر بلا لیے وزیر محمد خان نظر محمد خان نے بڑی بہادری
سے تیس سپاہی ہمراہ لیکر دشمن کو بھگا دیا اور ماہ مئی مین صدیق علیخان نے کہا کہ بیٹے

برا خواب دیکھا ہے بھوپالیون پر خدا کی مہربانی ہے انسے نہ لڑنا چاہیے یہ کہکر ناگپور کو چلا گیا
سیندھیہ کی فوج بھی سہانگپور کیطرف کوچ کر گئی سات لڑائیان جو بڑے گھیرے کے زمانے
مین ہوئین وہ یہ ہین پہلی لڑائی جگوایا پونے تسخیر بھوپال پر کمر باندھکر توپہای قلعہ شکن سے
گولے جانب شمال بھوپال اسقدر مارے کہ چند گز فصیل گر پڑی وزیر محمد خان اپنے رفیقون کے
ساتھ جمعراتی دروازے کے باہر آگئے دیکھا وہ پلٹن محلہ وزیر گنج مین پہونچ گئی ہین وہ جگہہ
دو ضرب توپ چھرہ بھری ہوئی مخفی رکھی تھین جسوقت دشمن کی فوج نزدیک آئی گولہ اندازون نے
دونون توپین سر کین تین سو سپاہی غنیم کے لوٹ گئے وزیر محمد خان نے تیس آدمی مارے اور
ادھر فقط الف محمد خان وزیر محمد خان کے مامون مارے گئے اور سید احمد اور احمد علیخان
زخمی ہوئے غنیم کی فوج بھاگی مسلمانون نے خدا کا شکر کیا غلہ نہونے سے محصورون پر دو دن
کا فاقہ تھا تیسرے روز رتن سنگہ زمیندار ساتن باڑی دو سو بیل گیہون لایا وزیر محمد خان اوس سے
خوش ہوئے اور بھاری خلعت اوسکو عنایت کیا دوسری لڑائی جگوانے تمام فوج سے
پیر کے دروازے پر حملہ کیا وزیر محمد خان مع اپنے رفیقون کے قلعے کے باہر کھڈیرون مین
جا چھپے جب غنیم کی فوج نزدیک آئی بندوقون کی باڑھین مارین بہت آدمی غنیم کے مارے گئے
غنیم نے انکو گھیر لیا دیوان گلشن پیارے نے اپنے ہمراہیون سمیت بیساہنراے کی کھڑکی سے
نکلکر اسقدر بندوقین اور بان مارے کہ دشمن متفرق ہو گئے وزیر محمد خان نے رہائی پائی جگوا
اپنے خیمے کو پھر گیا رام لال راجہ بھاؤ وان سنگہ وغیرہ افسران فوج مرہٹہ نے جگوا کو بہت
ملامت کی اور کہا تمنے اتنی فوج سے بھوپال نہ لیا کل دیکھو ہم کسطرح ایک ہلے مین لے لیتے ہین
صبح کے وقت اونے سب سپاہ آراستہ کرکے ہلہ کیا اور بیس سیڑھیان گندے نالے کی
فصیل پر اور نو زینے شیر بیگ کی بدررو کے پاس اور پانچ سیڑھیان جمعراتی دروازے کے
پاس اور نو سیڑھیان پیر کے دروازے کے پاس فصیل پر لگا کر فوج کے چڑھ جانے کا حکم دیا
وزیر محمد خان نظر محمد خان سو سپاہیون سے مقابل ہوئے دستی گولے اور پتھر اور بان اور

بندوق اور توپون کا چھرا اتنا مارا کہ وہ تاب نہ لا کر بھاگے بہادران بھوپال نے بعض سیڑھیون
اوپر کھینچ لیا اور بعض کو توڑ ڈالا اور تلوارین کھینچکر شہر کے باہر ہوئے جو سامنے آیا اوسکو مارا
تیسری لڑائی نواب غوث محمد خان محاصرے سے گھبرا کر ایکدن باہر شہر کے گئے وزیر محمد خان
بھی ہمراہ تھے جب بستان شاہ کے تکیے پر پہونچے مرہٹہ کی فوج خبردار ہوگئی راجہ بھاؤ دس ہزار
پیادے اور پانچ ہزار سوار ہمراہ لیکر مقابلے مین آیا باوصفیکہ ہمراہیان نواب بہت تھوڑے
آدمی تھے وزیر محمد خان نے دشمنون پر حملہ کیا اور تلوارون سے مار کر اونکو ہٹا دیا نواب بھی
زیر فصیل دروازہ اتوارہ گھوڑے پر سوار بہادرون کی بہادری دیکھتے تھے سید خیر اللہ حسینی
متوطن گلبرگہ دکن وزیر محمد خان کے اشارے سے قلعے کے برج پر چڑھ گئے اور اپنے ہاتھ
سے اتنی توپین مارین کہ دشمن بدحواس ہو گئے اس اثنا مین شام ہو گئی میان وزیر محمد خان نے
اقبال خان چیلے کو حکم دیا کہ ویران گھرون مین آگ لگا دو کہ دشمنون کو پناہ نہ ملے اور نواب
و میان وزیر محمد خان شام سے صبح تک گھوڑے پر سوار اوس جا کھڑے رہے صبح کی نماز
پڑھکر شہر مین آئے چوتھی لڑائی محمد دین خان نے وزیر محمد خان سے آکر کہا کہ ناگپور کی فوج
گوہری دروازے کیطرف سے فصیل کے نیچے آگئی ہے اور فصیل پر سیڑھیان لگا دی ہین
وزیر محمد خان مع اپنے ہمراہیون کے دوڑے اور فصیل کی جھنگیون سے گولیان مار کر دشمنونکو
پست پا کیا یہ لڑائی ایک گھنٹے تک رہی آخر ناگپور کی فوج اپنی فرودگاہ کو پھر گئی پانچوین لڑائی
میر محمد عاقل مجذوب نے برج شجاع خان معروف بہ سوجی خان پر چڑھ کے پتھرون سے کہا
ہمنے تمھین خدا کو سونپا آج تم کہان اور ہم کہان یہ خبر میان وزیر محمد خان کو پہونچی وہ برج
مذکور پر گئے اور تھالی مین رائی رکھی دانے ہلنے لگے معلوم ہوا برج کے نیچے سرنگ لگائی ہے
برج سے آدمیون کو علیحدہ کر دیا صبح کو جگوا بابو کی فوج کنارہ نہر چھوٹے خان پر جمی اور پلٹنین
متصل فصیل آگئین ادھر سے شتابی سے سرنگ مین آگ لگا دی سارے پتھر برج کے دشمنون کے
سر پر برسے سیکڑون آدمی مر گئے فوج دشمن اپنی فرودگاہ کو پھر گئی امان سنگھ پٹیل پرگنہ چھیپا

مرسلۂ میان امیر محمد خان اوسدن دو سو بیل محمولۂ گندم لایا بھوپالی خوش ہوئے شکر خدا کا بجا لائے
فاقہ شکنی کی تھوبنڈارہ جو پانسو سوار اپنے زیر حکم رکھتا تھا بحکم میان امیر محمد خان غلہ لانے کو مستعد ہوا
اور ہر ایک سوار کو ایک ایک تھیلی گندم کی دیکر شباشب بر فصیل قلعہ کہنہ آیا طلایہ فوج صدیق علیخان
کا پھرتا تھا اونسے کہا خبردار فوج رائسین مدد محصورون کو پاشنہ کوب آتی ہے سواران طلایہ اپنے
لشکر کو خبر دینے گئے تھوبنڈارہ مقیم سے خالی پاکر قلعے کے دروازے پر آیا میان وزیر محمد خان نے
اوسکو قلعے کے اندر لے لیا سبکو خلعت و انعام دیکر رخصت کیا چھٹی لڑائی وزیر محمد خان بہادر
طول محاصرہ سے تنگ ہوکر مستان شاہ مجذوب کے پاس گئے اور سپر و تلوار اونکے آگے رکھکر
اپنے ضعف و دشمن کی قوت ظاہر کی مستان شاہ نے سپر اور تلوار انکو دیکر کہا آسمان سے بلا آئی
تھی بارے خدا نے رحم فرمایا جاؤ لڑو مدد غیب کے منتظر رہو اسی اثنا میں خبر آئی کہ ڈونگر سنگھ محافظ
قلعہ کو دشمنون سے ملگیا ہزار آدمی دشمن کے نواب فیض محمد خان کے مقبرے تک آگئے ہین
نظر محمد خان بن وزیر محمد خان بہادر نے مع سید حسن پیرزادہ او بخشی بہادر محمد خان و مرزا لمان بیگ
و غلام محی الدین خان فوج مذکور سے مقابلہ کیا اور دشمن کی سپاہ کو بڑی جرأت سے نکال دیا
ساتوین لڑائی جب باروت نرہی وزیر محمد خان نے زبانی مولوی نظام الدین او قاضی
محمد یعقوب کے صدیق علیخان کو جو پاس اسلام تہ دل سے فتح بھوپال پر توجہ نکرکے جنگ سے
چشم پوشی کرتے تھے کہلا بھیجا کہ مین لڑائی سے ہاتھ اوٹھا کر رائسین کو جاتا ہون تم بھی باز ہو
چنانچہ اوسدن توپ و بندوق سر نہوئی پھر رات گئے تھوبنڈارہ تین سو تھیلی باروت اور دو سو
تھیلی آرد اور قند سیاہ اور تماکو کی لایا میان وزیر محمد خان نے باروت پاکر حکم دیا کہ توپ
سر کرین گولے توپ کے لشکر چگوا اور صدیق علیخان پر پڑے اوس سے زلزلہ لشکر مین پڑگیا
مولوی او قاضی آواز توپ سنکر واپس آئے اور وزیر محمد خان سے کہا اگر تمکو لڑنا تھا تو ہمکو صلح
کے لیے کیون بھیجا اور ناخوش ہوکر اپنے گھر کو چلے گئے جب باروت ہو چکی پھر فکر ہوئی ایک
بوڑھے آدمی نے وزیر محمد خان بہادر سے کہا کہ میرا باپ جو نواب یار محمد خان کا آبدار تھا یہ کہتا تھا

کہ نواب نے قلعے کے فلان برج مین کوئی چیز رکھی ہے نہین معلوم کیا ہے وزیر محمد خان نے جو برج کا
منہ کھولا وہان ایک تہخانہ نکلا اوسمین پانسو بدرے باروت کے نکلے پھر توپ و بندوق
چلنے لگی طول محاصرہ سے ہوا متعفن ہو گئی غنیم کے لشکر مین بہت آدمی بیمار ہوگئے اور رسد بند ہو گئی
گھاس نہ ملنے سے گھوڑے دبلے ہو گئے سپاہ بیدل ہو گئی صدیق علیخان بخشی نواب بھونسلا کہ
ناگپور کو چاہیے جگوا بابو غیرت سے الماس کھا کر مر گیا لشکریون نے اوسکو اسلام نگر کے
پاس جلا کر گوالیار کی راہ لی بھوپالیون نے محاصرہ سے نجات پائی ان لڑائیون مین وزیر محمد خان
اور اونکے دونون بیٹون کی ثابت قدمی و شجاعت فطری و بہادری ضرب المثل ہوئی دولت راو
سیندھیہ والی فوج سے ناخوش ہوا اور جان بٹس فلوس اور جسونت راو بہاو کو مع
فوج دیکر بھوپال بھیجا وزیر محمد خان نے اخترلونی صاحب بہادر سے نقل عہدنامہ کرنیل کلوز صاحب
بہادر مع تحفہ و ہدایا مصحوب مولوی نظام الدین و قاضی محمد یعقوب دہلی کو بھیجکر مدد چاہی اور
خود فراہمی غلہ مین مصروف ہوئے اتفاقاً درمیان دونون افسر فوج سیندھیہ کے مخالفت ہوئی
سو اوسمین ایک دوسرے سے لڑ کر چلا یا بھوپال بچگیا ان دونون سفیرون نے دہلی مین
پہونچکر نامہ و تحفہ گذرانا کرنیل صاحب بہادر نے اوسکا جواب شافی لکھا مہاراجہ سیندھیہ
پاس صاحب بہادر نے مدعی تعرض بھوپال سے باز رہے جب ان ترددات سے فرصت
ہوئی وزیر محمد خان بطور دورہ سیہور پہونچکر بنارسے لڑکر چھیپانیر گئے کریم محمد خان
محمد دین خان عنایت مسیح کو سفیر راجہ ناگپور کے پاس بھیجا کہ دشمنی زائل اور دوستی
حاصل ہووے ناگپور کیطرف گئے وزیر محمد خان چھیپانیر سے رائسین مین آئے جب برسات
ہو گئی بطور دورہ مراون کو گئے وہان سے بیمار ہو کر دیہرے مین آئے سولھوین ربیع الاول
سنہ بارہ سو ستائیس ہجری روز شنبہ کو بعارضۂ تپ انتقال کیا حکیم شہزاد مسیح بیٹے نجابت خان
نے جنازہ اونکا بھوپال کو بھیجا اور مع فوج اور اثاثہ خود بھی بھوپال کو آئے جانب شمال بھوپال
باغ مین اونکو دفن کیا انکی اکیاون برس کی عمر تھی اونیس برس حکومت بھوپال کی اونکے

دونکے آخر زمانے مین روشن الدولہ کمک صاحب بہادر تہور جنگ ناصر الملک انتظام الدولہ جنرل برون صاحب بہادر مظفر جنگ وجنکنس صاحب بہادر و نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو صاحب بہادر و مسٹر مٹکاف صاحب بہادر و کرنیل سمویل صاحب بہادر وغیرہ صاحبان عالیشان بہادر سے بواسطہ تحریر روابط اتحاد و ضوابط وداد نے استحکام اور رونق پائی چنانچہ بعض خرائط و خطوط اونکے دفتر ریاست مین موجود ہین فقط

فصل ۶ چھٹی نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان کے حال مین

وزیر محمد خان بہادر کے دو بیٹے تھے بڑے امیر محمد خان انھون نے اپنی عالی ہمتی سے ریاست پر التفات نکیا چھوٹے بیٹے نظر محمد خان بہادر رئیس ٹھہرے نواب نظیر الدولہ بہادر خطاب پایا اونھون نے تھوڑے دنون مین ملک و فوج کا اچھا انتظام کیا پہلے بسفارت مولوی نظام الدین ریذیڈنٹ صاحب بہادر شاہجہان آباد سے اپنے تعہد کے مقدمے مین سرکار انگلیسیہ سے کوشش کی اور حکام انگلسیہ کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے نواب غوث محمد خان جو بعد لڑائی جگواڑے کے وزیر محمد خان سے مغلوب ہوکر خانہ نشین و بے اختیار ہوگئے تھے اسوقت مین بالکل اونکی حکومت جاتی رہی اور تھوڑی جاگیر جو اونکے خرچ کیواسطے مقرر ہوئی تھی اونھون نے قناعت کی بائیسوین ۲۲ ربیع الآخر سنہ بارہ سو تینتیس ۱۲۳۳ ہجری کو جمعے کے دن انکی شادی گوہر بیگم دختر نواب غوث محمد خان سے ہوئی جب سپاہ انگریزی بسرکردگی جنرل آدم صاحب بہادر واسطے استیصال پنڈارہ کے ہوشنگ آباد مین آئی نواب نظیر الدولہ بہادر نے حکیم شہزاد مسیح کو اونکے پاس بھیجا اور فوج انگریزی کی مدد پر کمر باندھی جب فوج نربدا سے اوتر آئی انھون نے رائسین مین جاکر جنرل صاحب بہادر سے ملاقات کی اور حکیم شہزاد مسیح کو کئی سو سوار و پیادے دیکر ہمراہ کیا حکیم مقام کوٹہ تک گئے غلبہ مرہٹہ اور طول محاصرہ جگواڑے سے یہہ ملک بے چراغ تھا اسپر بھی زیادہ بارہ لاکھ روپیے نقصان اوٹھاکر اکیاون لاکھ روپیہ کا زیور و جواہر بیچکر انگریزی فوج کی مدد کی اوسدن سے انکی دوستی و خیر خواہی حکام انگلسیہ کے دلپر نقش ہوگئی اوسکے جلدو مین پانچ پرگنے اور قلعہ اسلام نگر بابسند آل تمغا انکو حکام انگلسیہ سے ملا بائیسوین محرم

عـ۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس ہجری دن جمعرات کو بطریق سیر و شکار قلعہ اسلام نگر کو گئے آخر روز اپنی
حرم سرا مین سوتے ہی کان کو بھرے تمنچے سے کھلایا وہ چل گیا گولی سر سے نکلکر دیوار
مین لگی انتقال ہوگیا دوسری روایت ہی کہ وہ نواب سکندر بیگم صاحبہ اپنی بیٹی کو زانو پہ
کھلاتے تھے پہلو مین تمنچہ بھرا ہوا رکھا تھا فوجدار محمد خان اونکے سالے نے کہ ہشت سالہ
تھے تمنچہ اوٹھا لیا وہ اونکے ہاتھ سے عمداً یا سہواً سر ہوگیا گولی انکے سر سے نکل گئی یہہ روایت
بہت صحیح ہی اسلیے کہ تاریخ انگریزی میجر ولیم ہاف صاحب بہادر مین لکھی ہو بہر کیف تین برس
نو مہینے چھہ دن اونھون نے حکومت کی اٹھائیس برس کی عمر مین رحلت فرمائی بیٹھے باغ مین
نزدیک پدر خود مدفون ہوئے وہان اونکا مقبرہ ہی یہہ چار مصرع اوسپر کھدے ہین قطعہ

نظیر الدولہ آن یکتای عالم شہادت از تمنچہ یافت ہم
پی سال وفاتش گفت ہاتف صد یک از نظیر الدولہ شد کم

جو عہدنامہ اونسے اور سرکار انگلیسیہ سے ہوا تھا نقل اوسکی یہہ ہی دفعہ اول دوستی اور یکجہتی
درمیان سرکار کمپنی بہادر اور نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر اور اونکی اولاد کے ہمیشہ
نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن قائم رہیگی اور دوست و دشمن ایک جانب کے دوست و دشمن
جانبین کے ہوینگے دفعہ دوم حفاظت ریاست و ملک بھوپال کی ذمہ صاحبان انگریز
نے لی دفعہ سوم نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل اور
بطناً بعد بطن اطاعت و رفاقت سرکار کمپنی انگریز بہادر کی کرینگے اور دوسری سرکارون
اور سردارون سے کچھ سروکار نرکھینگے دفعہ چہارم نواب موصوف نسلاً بعد نسل اور
بطناً بعد بطن بے مرضی و اطلاع سرکار انگریزی کے سوال جواب کسی سردارون اور سرکارون
سے نکرینگے مگر دوستانہ سلسلہ خط خطوط کا دوستون اور برادرون کے ساتھ جاری
رکھینگے اور مقدمات ضروری مین نوشت خواند زمینداران اور گردنواح کے رئیسون کے ساتھ
کرینگے دفعہ پنجم نواب موصوف نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن کسی کے ساتھ جھگڑا فساد
نکرین اگر اتفاقاً کسی کے ساتھ ہو بھی جاوے تو فیصلہ اوسکا از روے انصاف کے اہالیان

سرکار انگریزی کرین دفعۂ ششم چھہ سو سوار اور چار سو پیادے عند الطلب سرکار بھوپال سے
سرکار انگریزی مین حاضر ہووین اور ضرورت کیوقت ساری فوج سوائے اوسکے جو واسطے انتظام
درکار ہو شامل افواج سرکار کمپنی ہوئے دفعۂ ہفتم کچھہ ممانعت آمد و رفت فوج انگریزی کی ملک بھوپال
مین نہوئے وقت ضرورت کے چھاونی بھی اوس ملک مین کرین اور واسطے اوسکے نواب صاحب موصوف
اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن اقرار کرین کہ وقت درخواست کے قلعۂ نظر گڈھ یا کانگانو
یا دو ہزار گز زمین قلعۂ مذکور کی گرد نواح کی واسطے چھاونی و ذخیرے کے سرکار انگریزی کو دیوین
اور تاکید کیجاوے کہ ملک بھوپال مین فوج کی آمد و رفت سے کچھہ نقصان نہوگا دفعۂ ہشتم
نواب موصوف نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن بہم پہونچانے غلہ و اجناس مین واسطے لشکر سرکار
انگریزی کے حتی المقدور اپنے مدد کرین اور واسطے فوج کے جس قسم کی ضرورت پڑے اوسکے
خریدنے مین ملک نواب صاحب یا چوکیات راہ مین کچھہ محصول لیوین دفعۂ نہم نواب صاحب
موصوف اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن مالک اور مختار اپنے ملک کے ہین اہالیان سرکار
انگریزی اوسمین کسیطرحکا دخل نہ دیوین دفعۂ دہم جو نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر نے
پنڈارون کی تنبیہ مین کوشش کی اور ملک و مال اپنا براہ وفاداری تصرف مین لائے سرکار انگریزی
نے اسواسطے کہ خوبی اس کام کی تمام عالم پر ظاہر ہوئے واسطے مدد خرچ فوج مقررہ پانچ پرگنے
آشتہ اچھاور سیہور دوراہہ دیبی پورہ نواب صاحب کو عطا کیے کہ حکومت محالات مذکور
کی منحصر نواب صاحب موصوف اور اونکی اولاد پر نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن ہمیشہ ہے دفعۂ یازدہم
یہہ عہدنامہ گیارہ دفعات کا مقام رایسین مین بمہر و دستخط کپتان جو ساتھہ اسٹورٹ صاحب بہادر
اور میان کرم محمد خان بہادر اور حکیم شہزاد مسیح کے مرتب ہوا کپتان اسٹورٹ صاحب بہادر اقرار
کرتے ہین کہ تین ہفتہ مین اس عہدنامے پر نواب گورنر جنرل بہادر کی مہر و دستخط کراکر نواب موصوف
کو دیوینگے اور میان کرم محمد خان اور حکیم شہزاد مسیح یہہ اقرار کرتے ہین کہ ہم دو دن مین نواب نظیر الدولہ
نظر محمد خان بہادر کی مہر و دستخط اس عہدنامے پر کروا دیوینگے مورخہ چھبیسوین فروری سنہ ۱۸۱۸ع

مطابق اونیسوین شہر ربیع الآخرہ سنہ ۱۲۳۳ ہجری اور بعد معاہدہ سرکار انگریزی رہنا پولٹکل اجنٹ صاحب
بہادر کا سیہور قصبہ سیہور مین حسب مرضی حکام انگلسیہ مقرر ہوا اور ایک قطعہ زمین چھاونی کے
لیے محدود کی گئی اور ہزار سوار و پیادہ مطابق عہدنامے کے فوج بھوپال سے زیر حکم اجنٹ صاحب
بہادر بھوپال سیہور مین مقیم ہوئے یہہ فوج ماہ بماہ تنخواہ ریاست سے پاتی تھی عہد نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
سنہ ۱۲۳۳ فصلی مین ایک لاکھ سی ہزار روپیہ سالانہ بابت تنخواہ فوج سرکار انگریزی کو ریاست سے
نقد دینا قرار پایا اور نام اوسکا کنٹنجنٹ بھوپال ٹھہرا پھر نواب جہانگیر محمد خان بہادر مغفور کے عہد
سنہ ۱۲۵۰ فصلی مین دس ہزار روپیہ سالانہ اضافہ ہوا اور سنہ ۱۲۵۰ فصلی مین بعہد مختاری نواب سکندر بیگم صاحبہ
دو لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہو گیا اور دستاویز حکام انگلسیہ اس عبارت سے شامل عہدنامہ ہوئی کہ
دفعہ ششم عہدنامہ منعقدہ مابین نواب صاحب بھوپال و سرکار کمپنی انگریز بہادر کہ سنہ ۱۸۱۸ع مطابق
سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین زیب توثیق پایا ہے مشروط ہے کہ ریاست بھوپال ایک فوج مقدار ششصد سوار
و چہارصد پیادہ واسطے بجا آوری خدمات سرکار کمپنی انگریز بہادر کے ہمیشہ موجود و مستعد رکھیگی
بعدہ برضامندی طرفین یہہ امر مستقر ہوا کہ فوج مرقومہ بالا خاص تحت حکومت عالی سرکار انگریز ہوا
ہے اور بعوض سپاہ مذکور زر نقد جو کہ بہ نسبت فوج سوار و پیادہ و سلاح و توپخانہ کو کافی ہو مقرر ہو و
اور تعین مقدار زر نقد کا ہونا مناسب ہے بیگم صاحبہ فرمانرواے ریاست بھوپال نے بمبلغ خطیر
دو لاکھ روپیہ سالانہ جو دینا چاہا اور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے قبول فرمایا اسواسطے
ازروی عہدنامہ ہذا شرط و عہد کیا جاتا ہے کہ ابتداے اول جولائی سنہ ۱۸۴۹ع سے ہمیشہ دو لاکھ
روپیہ مرحمتہ بھوپال مقرر رہیگا اور سواے اسکے اور روپیہ کا مطالبہ ریاست بھوپال سے بموجب
دفعہ ششم عہدنامہ نہوگا اور نقل سند سپاسنامہ نگریہ ہے جو تمہارا اخلاص و محبت لیر نواب
مارکویس ہسٹنگ گورنر جنرل صاحب بہادر کے بوجہ احسن نقش ہو اسلیے نواب صاحب ممدوح نے
واسطے اظہار خوشی خود مشاہدہ فرمائے ترددات نمایان اور جانفشانی و خدمتگزاری تمہاری
فوج کی جو اندنون مین وقت پیشی مہمات ضلع مالوہ مین اس سرکار کے لشکر مین شامل ہو کر نمایا

ہوئے ایسا تجویز کیا ہے کہ قلعہ اور شہر اسلام نگر مع اوسکے ملحقات کے جو اگلے زمانے مین تمہارے بزرگون کے
قبضے مین تھا بسبیل آل تمغا کے نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن تمکو مرحمت ہووے چنانچہ موافق اوسکے
نواب صاحب بہادر ممدوح نے قلعہ اور شہر مع مضافات اوسکے تمکو اور تمہاری اولاد و احفاد کو ہمیشہ کیواسطے
عنایت کیا یقین ہے کہ تم بھی بمقابلہ اس عطیہ کے زیادہ اس سے مراسم دوستی و خیرخواہی مین صرف ہو کے فقط
سوم اکتوبر ۱۸۱۸ء مطابق بائیسوین ذیحجہ ۱۲۳۳ ہجری موافق ۱۲۲۶ فصلی کنوار سدی تیج سمت ۱۸۷۵ روز شنبہ

فصل ساتوین بیان عہد حکومت نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ مین

بعد انتقال نواب نظیر الدولہ میان کرم محمد خان اور حکیم شہزاد مسیح نے بمشورہ
میجر ہنری صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال گوہر بیگم صاحبہ کو مختار ریاست بھوپال
قرار دیا اور خود بطور نیابت بندوبست ریاست مین مشغول ہوئے اور منظوری صدر سے نواب
قدسیہ بیگم کو سند کر دیا جس دن انتقال نواب نظیر الدولہ بہادر کا ہوا نواب قدسیہ بیگم اٹھارہ برس
چھ مہینے چودہ دن کی تھین اور نواب سکندر بیگم ایک برس تین مہینے کی نائبان ریاست نے
باتفاق سیلے پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر مذکور یہہ تجویز کی کہ جو شخص شوہر انکا ہووے وہی رئیس
ٹھہرے نواب غوث محمد خان کے سوا بچے تھے آٹھ پسر آٹھ دختر نام اونکے یہہ ہین
نواب معز محمد خان میان فوجدار محمد خان حاتم محمد خان بہادر محمد خان عادل محمد خان اکبر محمد خان
اوج محمد خان امراؤ محمد خان سردار بی بی صاحب بیگم وزیر بی بی لاڈو بی بی حمیت بی بی
امانت بی بی عوض بی بی نواب بیگم صاحبہ قدسیہ گوہر بیگم صاحبہ اور نواب غوث محمد خان کا
انتقال تیسوین محرم ۱۲۳۴ ہجری کو ہوا پھر بمشورہ اجنٹ صاحب بہادر نواب منیر محمد خان
بن میان امیر محمد خان بن میان وزیر محمد خان سے اقرارنامہ اطاعت نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کا اور
اونکے والد سے اقرارنامہ عدم مداخلت امور ریاست کا لیکر تجویز منگنی نواب سکندر بیگم صاحبہ
کی اونکے ساتھ ہوئی بعد اوسکے جب اونکو بوجہ نامردی کے اگر ترک نسبت کرنا چاہا تو وہ آمادہ جنگ
ہوئے حکیم شہزاد مسیح نے چہارم ربیع الآخر ۱۲۳۴ ہجری لشکر کو کی بخشی بہادر محمد خان آدھی رات کو

فوج برسمت شجعون اونیز بھیجی چار دن تک خانہ جنگی و خونریزی باہم ہوتی رہی طامس ہربرٹ
مانک صاحب بہادر اجنٹ بھوپال نے نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کو لکھا مین تمھارے پاس
آتا ہون اور کپتان جانشین صاحب فی الحال سیہور سے بھوپال مین آکر اس فساد کو موقوف
کرینگے آپ بھی ایسی کوشش کرنا کہ قبل میرے پہونچنے کے یہ نزاع دور ہو جاوے القصہ
جب منیر محمد خان صاحب نے زمانہ مخالف دیکھا لڑائی موقوف کی انکی جاگیر چالیس ہزار روپیہ
سال کی مقرر ہوئی پھر نواب جہانگیر محمد خان بہادر اونکے چھوٹے بھائی سے تجویز والی ریاست
و پولٹکل اجنٹ بہادر شادی نواب سکندر بیگم صاحبہ کی ٹھہری انکا لقب نواب نظیر الدولہ
شمشیر جنگ بہادر تھا دولہ نواب کہلاتے تھے اس اثنا مین حکیم شہزاد مسیح کا چوبیسوین
جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۴۴ ہجری مطابق سنہ ۱۲۳۸ فصلی و یکم جنوری سنہ ۱۸۲۹ء کو بمرض درد اعضا اور
تنفس کے بیالیس برس کی عمر مین انتقال ہوا نواب بیگم صاحبہ قدسیہ نے مسمی ولکنس صاحب بہادر
مولوی عبد القادر و ملا شہاب الدین کو واسطے تربیت نواب صاحب کے مقرر کیا اور
میر واجل علی تجویز اجنٹ صاحب بہادر معلم ٹھہرے جب اونکی بدلی ہوئی بجاے اونکے
الویس صاحب بہادر آگئے اونھون نے سرکار بزرگ کو لکھا کہ آپ نواب صاحب کو کب
صدر نشین کرو گی اونھون نے لکھا کہ جب اونہین بیس برس کے ہونگے پھر سنہ ۱۲۴۸ ہجری مطابق
سنہ ۱۸۳۳ء ماہ جنوری مین لارڈ بنٹنک گورنر جنرل بہادر کلکتے سے ساگر مین تشریف لائے
نواب دولہ صاحب بہادر نے ساتھ کریم محمد خان مدار المہام اور دیوان خوشوقت راے کے
بڑے تجمل کے ساتھ ساگر مین جاکر ملاقات کی اور خلعت پایا اور درخواست حصول اختیار
ریاست و نکاح کی کی لارڈ صاحب بہادر نے میجر الویس صاحب بہادر کو حکم دیا کہ نواب
قدسیہ بیگم صاحبہ کو فہمایش کر کے نواب صاحب کا نکاح کرادو اور بمقدمہ اختیار ریاست کے
کہا ابھی تم ذرا صبر کرو جب نواب دولہ صاحب ساگر سے بھوپال آئے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
یہ گفتگو سنکر بہت ناخوش ہوئین اور سعد اللہ خان و ابراہیم خان وغیرہ کو اپنا بدخواہ سمجھکر

شہر سے نکالا کرم محمد خان نے ابتداے سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین انتقال کیا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
نے اول میان فوجدار محمد خان اپنے چھوٹے بھائی کو نائب کرنا چاہا پھر خوشوقت راے
کو خطاب راجگی دیکر عہدۂ نیابت دیا علی شاہ کالیخان محمد تراب خان وغیرہ راجہ کے مقرب
تھے اور حکیم غلام حسین خان اور حکیم بہار علیخان نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کے حضور مین تقرب کلی رکھتے
تھے پھر جے الیس صاحب کی بدلی اجمیر کو ہوئی اونکی جگہہ پھر لان سلٹ ولکنس صاحب بہادر آئے
اور بمقدمۂ نکاح حسب ایماے سابق لارڈ صاحب بہادر بسلسلہ جنبانی کی اٹھارویں ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری
مطابق سنہ ۱۲۴۲ فصلی اور ہیجدہم اپریل سنہ ۱۸۳۵ء روز جمعہ کو آپس مین نکاح ہوا تھوڑے دن کے
بعد نواب صاحب نے حکومت چاہی ولکنس صاحب بہادر نے بطریق فہمایش اس مقدمے مین
نواب بیگم صاحبہ سے گفتگو کی راجہ خوشوقت راے نے مستغیثان کے مقدمات پیش کرکے بصلاح
نواب صاحب فیصلہ کرنا شروع کیا یازدہم ربیع الآخر سنہ ۱۲۵۲ ہجری کو بتقریب عرس شیخ عبد القادر
گیلانی کے روشنی چراغان ہوئی سب بھائی بند وغیرہ افسران فوج جمع ہوئے ہمیر سنگہ نے
نواب سکندر بیگم صاحبہ سے کہا نواب صاحب نے تمہارے اور نواب قدسیہ بیگم کے قتل کے واسطے خفیہ لوگونکو
جمع کیا ہے اور سعد اللہ خان مخروج ریاست بھی مع گروہ ولائتیان متصل باولی چندن خیاط
قریب شہر منتظر اشارہ ہی وہ یہہ خبر سنکر بعد اداے رسم فاتحہ مع نواب قدسیہ بیگم صاحبہ اپنے
محل کو چلی گئین اور کالیخان کو مع تیس نفر سواران بیگہ نوکران خاص رسالہ حکم دیا کہ نواب
صاحب بہادر کی حفاظت کرو کہین جانے ندو اور مستجاب خان اور ٹھاکر ہمیر سنگہ نے فوراً سے
نواب کو مقید کر دیا اور میر نور علی کو ایک سو سوار دیکر سعد اللہ خان کی گرفتاری کے لیے روانہ
کیا اور اندر باہر محل نواب دولہ صاحب بہادر کے پہرے مقرر کر دیئے نواب نظر بند ہو گئے
اور پچاس نوکر اونکے اوسوقت بھوپال سے نکالے گئے نور علی تا سرحد ریاست متصل
بھیلسہ جا کر پھر آئے اور بعض نوکران ریاست باشتباہ سازش وآمیزش برطرف اور شہر بدر ہوئے
لان سلٹ ولکنس صاحب بہادر نے مکرر اس جھگڑے کے دور ہونے کو لکھا مگر کچھ نہوا تب

میان امیر محمد خان بہادر اور نواب منیر محمد خان اور اسد علیخان ماموں نواب صاحب سیہور کو گئے
اور بمقدمہ رہائی نواب صاحب گفتگو کی اور چند صد سوار و پیادہ نوکر رکھے اور غفور خان کو دو گھوڑے
دیکر بھوپال بھیجا وہ سر شام چوبیسوین ذیحجہ سنہ ۱۲۵۳ ہجری کو قریب شہر مولوی ضیاء الدین کے
مزار پر ٹھہرا اور نواب صاحب کو خفیہ اطلاع کی پہر رات گئے وہ اور میر اسد علی تبدیل ہیئت
کر کے کوچہ چھوپال تک پیادہ پا گئے وہاں سے ایک گھوڑے پر نواب صاحب دوسرے پر
میر اسد علی سوار ہو کر سیہور روانہ ہوئے دو گھنٹے مین دس کوس طے کر کے آدھی رات کو وہاں
پہنچے اجنٹ صاحب بہادر کوٹھی سے نکل آئے اور بڑی تعظیم سے ملے گیارہ ضرب توپ
سلامی کی سر ہوئین نواب صاحب نے بمشورے اپنے والد اور بھائی اور ماموں کے مہاجنوں
سے قرض لیکر کئی ہزار سپاہ نوکر رکھی اور سیہور سے نکلکر عاملان بیگم صاحبہ کو دوراہہ
ودیہی پورہ چھپر کھیڑہ سے بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا اسوقت اجنٹ صاحب بہادر نے
پھر بیگم صاحبہ کو لکھا کہ اگرچہ مین تمہاری ریاست مین مداخلت نہین رکھتا لیکن دوستانہ
رفع فساد کے لیے تم کو کہتا ہون اور پھر بیگم صاحبہ کیطرف سے راجہ خوشوقت رائے اور حکیم
غلام حسین خان اور نواب صاحب کیطرف سے اسد علیخان اور میر واصل علی اجنٹ صاحب
بہادر کی کوٹھی پر جمع ہوئے بیگم صاحبہ کے وکیلون نے کہا کہ نواب دس برس تک ہمارے
زیر حکم رہین پھر رئیس ہون نواب صاحب کے وکیلون نے تین برس تک اطاعت قبول کی لیکن
گفتگو طے نہوئی ہر ایک واپس گیا صلح سے ناامیدی ہوئی نواب صاحب نے شہامت خان
قلعہ دار آشٹہ کو اپنا مطیع کر کے قلعہ لے لیا یہہ خبر بیگم صاحبہ کو پہنچی راجہ خوشوقت رائے کو
فوج دیکر بھیجا لالہ جینا تھہ محکمہ اجنٹی سے وقائع نگاری پر مامور تھے انیسوین ربیع الآخر
سنہ ۱۲۵۴ ہجری کو فوج بھوپال موضع مغلی کے میدان مین آشٹہ سے دو میل پر پہنچی نواب صاحب
سعد اللہ خان کانسنگہ میر اسد علی فاضل محمد خان جاگیردار آنبا پانی میر واصل علی ماما
ابراہیم خان اور تمام سپاہ کو لیکر قلعہ سے نکلکر صف آرا ہوئے میر واصل علی ماما ابراہیم خان

راجہ کے پاس پیغام لاکے کہ آگے نہ آؤ پیچھے جاکر دو جگہ کوٹھری مین ٹھہرو جو کچھ شکوہ کہنا ہو
کہلا بھیجو راجہ نے کہا سپاہ ہماری بھوکی پیاسی منزل پر آئی ہے اسوقت پھر نہین سکتی تم
جاؤ مین بیناس ندی کے کنارے پر مع فوج ٹھہرا ہون کل جو کچھ مناسب جانونگا کہلا بھیجونگا
یہہ دونون شخص پھرے اسمین ایکطرف سے بندوق سر ہوئی دونون لشکر مین لڑائی ہونے لگی
توپ بندوق چلنے لگین کانسنگہ نے راجہ پر گھوڑا اوٹھایا سواران بھوپال نے مقابل ہو کر
اوسکو مارا اور سر کاٹ کر راجہ کے پاس لائے راجہ نے بیگمصاحبہ کے پاس بھیجدیا پھر
سعد اللہ خان نے مع ولائتیون کے سپاہ بھوپال پر حملہ کیا بخشی ارادت خان افسر فوج بھوپال
کو زخمی کر کے پھر گیا غرضکہ قریب تین سو سوار و پیادہ کے ایک گھنٹے مین مارے گئے نوابصاحب
کی سپاہ تو بلا زم پریشان ہوئی مگر نوابصاحب بڑے استقلال سے میدان مین کھڑے رہے
ملک حیدر خان جو فوج بھوپال مین بہادر اور شہسوار مشہور تھا نواب صاحب کے مقابلے مین
آیا اوسکا حملہ بچاکر نیزے سے اوسکو ہلاک کیا علی شاہ غلام شاہ ظفر حسین ظہور اللہ حکیم
بہار علیخان وغیرہ افسران بھوپال نے قدم آگے بڑھایا نواب صاحب آہستہ آہستہ بلا تشویش
قلعے مین چلے گئے راجہ اپنا لشکر لیکر کنارہ ندی بیناس متصل قلعہ جا اوترے چھبیسوین
ماہ مذکور کو چند افسر بھوپال تھوڑے سوار و پیادہ سے محلہ نظر گنج آشٹہ پر حملہ لائے خفیف
لڑائی ہوئی چالیس آدمی مارے گئے محلہ نظر گنج لٹگیا بھوپال کے لشکر کو بسبب ہجوم بارش
بہت تکلیف ہوئی بیسوین جمادی الاولی سنہ ۱۲۳۳ ہجری مطابق چھبیسوین اگست سنہ ۱۸۱۸ع کو
ندی بیناس پر آئے لشکریان بھوپال کا بہت نقصان جان و مال ہوا اسی اثنا مین خط مگناٹن
صاحب بہادر سکتر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتے سے بمقدمہ رفع فساد بنام
ولکنس صاحب بہادر اجنٹ آیا اونھون نے بیرپرشاد میر منشی اجنٹی کو آشٹہ بھیجا
منشی نے راجہ سے کہا تم بھوپال جاؤ راجہ نوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۳۳ ہجری مطابق ۱۰ ستمبر
سنہ ۱۸۱۸ع کو لشکر سمیت بھوپال کو آئے نواب صاحب اپنی سپاہ سمیت سیہور کو چلے گئے

اشتہ میں گردھاری لال نام مرسلۂ اجنٹ صاحب بہادر غافل ہوا بعد چندے اجنٹ صاحب
بہادر مع فوج انگریزی مقیم سیہور وغیرہ بھوپال میں آکر متصل باغ وزیر محمد خان ٹھہرے اور
بیگم صاحبہ سے کہا عہد و پیمان سے پھر جانا مناسب نہیں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
فرماتے ہیں کہ آپ ریاست نواب جہانگیر محمد خان صاحب کو سپرد کر دو اور اپنے جان و مال
و عزت و جاگیر کا حین حیات تک سرکار کمپنی بہادر کو نگہبان جانو بیگم صاحبہ نے چار ناچار
منظور کیا اجنٹ صاحب بہادر اس بات سے بہت خوش ہوئے اور آٹھ سو سولہ قریہ موقع
جنکا حاصل چار لاکھ اٹھانوے ہزار چھ سو بیالیس و پیشکش آنہ تھا اور پہلے سے آمدنی اونکی صرف
بیگم صاحبہ میں آتی تھی اونکی جاگیر میں مقرر کر دیے اور راجہ خوشوقت رائے کو بھی ہزاری جاگیر ریاست سے دیکر ممنون کیا

فصل آٹھوین بیان مین حکومت نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ تا سانحۂ وفات

غرہ رمضان ۱۲۵۳ ہجری کو نواب صاحب بہادر بتجویز صدر روبرو لانسلٹ ولکنسن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ
وغیرہ ارکان بھوپال مسند نشین ہوے اسد علیخان ماموں اونکے نائب ریاست میر محمد علی
وکیل ٹھہرے اسیطرح سب رفیقون کو اچھے اچھے عہدے ملے چند روز نواب سکندر بیگم صاحبہ سے
اتفاق رہا وہ جاتا رہا کینہ پھر آپس میں لوگون نے شکر رنجی کرادی شب پنجشنبہ دوم ماہ صفر
۱۲۵۵ ہجری کو اونھون نے بسبب غیرت بے پردگی کہ خلاف شرع ہے اور خصوصاً پٹھانون کو اوس سے
بڑی عار ہے صاحبہ موصوفہ کے ہاتھ پر تلوار ماری چار ٹانکے آئے ہفتم صفر روز دو شنبہ کو وہ زخمی
ہو کر ہمراہ نواب بیگم صاحبہ کے مع جملہ ملازمان اسلام نگر کو چلی گئین اٹھارہوین صفر کو منشی
جمال الدین خان اندر گئے محمد شفاعت جراح کو علاج کے لیے لائے زخم اچھا ہوا دسوین
ربیع الاول کو غسل صحت کیا ششم جمادی الاولی ۱۲۵۴ ہجری کو اسلام نگر میں میری ولادت
ہوئی نواب صاحب بہادر کو شوق سیر و شکار بہت تھا اونکی سخاوت و داد و دہش سے
کوئی مقیم و مسافر محروم نرہا ۱۲۵۶ ہجری میں محلہ جہانگیر آباد آباد کیا جس شخص نے وہان
مکان بنایا اوسکو خزانے سے روپیہ عنایت فرمایا اہل علم کو جمع کیا ہر فن کے آدمی کی قدردانی کی

جہانہ فنون سپاہگری مین بیمثل تھے لیکن عین جوانی مین مبتلای ضعف معدہ وغیرہ امراض ہوئے
حکیم وارث علیخان معالج تھے کچھہ فائدہ نہوا سنتے اور نواب سکندر بیگم صاحبہ نے آکر اونکی عیادت
کی پھر اسلام نگر کو پلٹ گئے اٹھائیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۰ ہجری کو چھبیس برس کی عمر مین اونکا
انتقال ہوا نور باغ مین مدفون ہوئے میانہ قد باریک اندام سپید رنگ خوبصورت خوشخو نامجو
شہسوار مشاق شکار تیغزن شیر افگن نیزہ باز تفنگ انداز موزون طبیعت خوکردہ سخاوت تھے
ریش خشخاشی رکھتے تھے اور سر پر بال تھے شعر اچھا کہتے تھے یہ شعر اونکے ہین اشعار

محشر کا تماشا دل مائل نے دکھایا	کانون سے جو سنتے تھے وہ اس دل نے دکھایا
ہم سو چپڑے دیکھہ اپنے اس آغوش تہی کو	گرد اپنے جو ہالہ مہ کامل نے دکھایا
گرگشتہ ہوئے ہم جو کھلا زلف کا عقدہ	کیا پیچ اب اس عقدہ مشکل نے دکھایا
پیٹھہ کو ہوا زخم جگر سے مرض سل	جب زخم جگر آپ کے بسمل نے دکھایا
وولہ یہ غزل ہمنے سنائی تو خجل ہو	دیوان نہ پھر ناسخ عاقل نے دکھایا

انکے عہد مین ارزانی غلہ وغیرہ بہت تھی پرگنات مین گندم دو اور شالی ایک روپیہ کے اٹھہ سیر تک
اور شہر مین پچاس سیر تک بکتے تھے اسیطرح سب چیز سستی تھی آمد و رفت قدر شناسی صرف قدمی جوہر
و لیاقت کی انھین کے زمانے سے زیادہ ہوئی بھوپال والے جو سوائے فن سپاہگری علمون کیطرف
کم توجہ کرتے تھے انکے عہد سے نوشت و خواند کی جانب مائل ہوگئے مولوی شریف حسین دہلوی کو
قاضی ریاست کیا کئی عالم و شاعر و منشی ملازم ہوئے ادیب الثانی شیخ احمد عرب شروانی مصنف
نفحۃ الیمن و حدیقۃ الافراح و عجب العجاب وغیرہ اونکے زمانہ حکومت مین آئے کتاب شمس الاقبال مسجع
فصیح و بلیغ عربی زبان مین بحکم نواب صاحب تصنیف کی اونھون نے سات برس دو مہینے اٹھائیس دن حکومت کی

دفتر اول تاج الاقبال		ہوگیا ختم بفضل متعال	

صحیحنامہ دفتر اول تاریخ بھوپال اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۳۰	گونہ	گوٹہ	۱۳	۲	ہوگتی	ہوگئی
۱۳	۱۱	چا	چار	۱۳	۱۷	ساگگی	سالگی
۱۴	۸	غزیہ	عزیز	۱۵	۱	میرزامی خیل	میرزا منی خیل
۱۶	۱۹	ابھوں نے	انھوں نے	۳۱	۱۹	پیچیھا	پیچھا
۲۲	۷	تن آسانی	تن اسائی	۳۳	۸	ہی سنگ	ہٹی سنگھ
۳۰	۱۵	باز ہو	باز رہو	۳۴	۹	عاد	عدد
۳۳	۱۴	سنے ہجو	کی ہجو	۳۸	۱۶	زمقا	رفقا
۴۰	۱۷	ندہی نیپا سرآلی	ندہی نیپا بیچ جو آلی	۴۱	۱	تاامل	تامل
۴۲	۱	ہوسنے	ہوئے	تمت			

۱۳۰۰

ان فی ذلک لذکری لاولی الالباب
بتوفیق مالک الملک برحق و تائید بادشاه مطلق از ترصیف شریف و تالیف لطیف
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد مالک الملک واجب الوجود و نعت حضرت احمد محمود و منقبت آل و اصحاب با جود سامعین کو اہل استیاز ہو کہ یہ دوسرا دفتر ہے کتاب تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال کا مشتمل آٹھ فصل پر

فصل اول ذکر مین نیابت میان فوجدار محمد خان اور ارتقا صدارت اس نیابت سے سند درگاہ الہی سے اور ذکر جنگ کلیا کھیری اور استعفا میان معز کا کار نیابت سے اور حاصل ہونا اختیار نظم و نسق ریاست کا جناب والدہ خلد نشین کو ❊

فصل دوم بیان مین ہماری شادی کے ❊

فصل سوم بیان مین بند و بست زمانہ غدر اور صدارت خلد نشین کے ❊

فصل چہارم ذکر مین سفر جبل پور اور ملنے پرگنہ بیرسیہ کے سرکار انگلشیہ سے ❊

فصل پنجم بیان مین سفر الہ آباد اور حاصل ہونے تمغا و سیر بلاد کے ❊

فصل ششم ذکر مین سفر اکبرآباد کے ❊

فصل ہفتم بیان مین سفر مکہ معظمہ کے ❊

فصل ہشتم بیان مین سفر ثانی اکبرآباد و سیر بعض بلاد اور ذکر رحلت والدہ مرحومہ خلد نشین کے

فصل اول ذکر مین نیابت میان فوجدار محمد خان کے

بعد وفات نواب نظیر الدولہ جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ مغفور ہنری ٹرولین صاحب بہادر
پولٹکل اجنٹ بھوپال نے صورت حال نواب گورنر جنرل بہادر کو لکھی اور اسد علیخان نائب
ریاست سے فرمایا کہ تا آنے حکم صدر کے کام ریاست کا تم کرتے رہو بارھوین محرم سنہ ۱۲۶۱
ایک ہزار دوسو اکسٹھ ہجری کو پولٹکل اجنٹ بہادر نے ارکان ریاست کو بلا کر کہا کہ حکم صدر
اسطرح آیا ہی کہ نواب شاہجہان بیگم رئیسہ بھوپال ہین اور میان فوجدار محمد خان نائب ریاست
تم انکی اطاعت کرو ہر ایک نے حکم صدر کو مانا اور اسد علیخان رخصت ہوکر باسودہ جاگیر
اپنی کو چلے گئے میان صاحب نے مسند نیابت پر بیٹھکر اپنے نوکرون کو عمدہ خدمات ریاست
پر مقرر کر کے اپنے طور پر بندوبست ریاست کا شروع کیا اور آخر اسی ماہ مین نواب قدسیہ بیگم
و نواب سکندر بیگم صاحبہ اور مین اسلام نگر سے بھوپال مین آئی نواب گورنر جنرل بہادر نے
گیارھوین اپریل سنہ ۱۸۴۵ ایکہزار آٹھ سو پینتالیس عیسوی مطابق تیسری ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۱ ایکہزار
دوسو اکسٹھ ہجری کو خریطہ میری والدہ کے نام بھیجا کہ انتقال نواب جہانگیر محمد خان بہادر سے
حزن و ملال ہوا موافق رسم بھوپال کے مسند نشینی شاہجہان بیگم کی جسطرح آن مشفقہ کے لیے
بعد انتقال نواب نظر محمد خان بہادر باتفاق رؤسا و امراے بھوپال اور رضامندی کار انگلشیہ
قرار پائی تھی منظور ہوئی جسوقت شاہجہان بیگم کتخدا ہونگی اونکا شوہر رئیس ہوگا تا بلوغ
کتخدائی اونکے امورات ریاست تحت حکومت صاحب پولٹکل اجنٹ بہادر کے انجام
پاوینگے اور فوجدار محمد خان پسر کوچک نواب غوث محمد خان کا اونکی لیاقت و امانت پر
دوستدار کو اعتماد ہی ریاست کے کام کو سرانجام دینگے اور بڑے کام ریاست کے جو پیش آوینگے
صاحب اجنٹ بہادر انجام دینگے اور جن مین وہ آپ سے بھی مشورہ لینگے اور خبرداری شاہجہان بیگم
کی آپ سے متعلق رہیگی فقط بعد چند ماہ کے عہدہ نوکر ریاست کم توجہی میان صاحب اپنی نسبت
پاکر اٹھائیسوین شوال سنہ ۱۲۶۱ ایک ہزار دوسو اکسٹھ ہجری کو مثل میر آل علی اور احمد خان

سیر آتش وغیرہ بھوپال سے سیہور گئے اور بنام تورٹ کالی ہملٹن صاحب بہادر ریزیڈنٹ اندور
عرضداشت لکھی کہ حسب الحکم صدر ہم لوگ مطیع میانصاحب بہادر کے ہین مگر میانصاحب ہمکو
کبھی دربار ریاست مین نہین لیجاتے کہ ہم اپنے آقا کو سلام کرین بلکہ بوجہ نوکران عہد نواب
جہانگیر محمد خان بہادر کو موقوف کرکے بجاے اونکے اپنے نوکرون کو بڑے منصبون پر مامور
کیا ہی اور باقی لوگون کے نکالنے کی فکر رکھتے ہین ہملٹن صاحب بہادر نے انکی تسلی کی اور ولیم
فریڈرک ایڈن صاحب بہادر اور منشی شہامت علی خان میر منشی اپنے کو بھوپال بھیجا تاکوئی
مفسدہ نہ اوٹھے پندرھوین ذیحجہ سنہ ۱۲۶۱ ایک ہزار دوسو اکسٹھ ہجری کو بتقریب عید الضحی ملازمان
ریاست میرے دربار مین آئے اور نذرین گذرانین اور بعد عطر وپان رخصت ہوئے اس اثنا مین
ترولین صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ کی بدلی ہوگئی بجاے اونکے جوزف ڈیوی کننگم صاحب بہادر رہنے والے لاہور سے
اونھی بھوپال پر آئے اونکے آنے تک ایڈن صاحب بہادر قائم مقام رہے میری والدہ کی مداخلت انتظام ریاست مین
برابر دخل میانصاحب کے ہوئی میرے دادا میان امیر محمد خان بہادر نے بمشورہ بعض ناسمجھ لوگون کے کہنے سے
روہیلے نوکر رکھے اور اونسے زر بند لیکر صرف کرڈالا صاحب اجنٹ بہادر بھوپال نے مختار ریاست کو
حکم دیا کہ انکے نوکرون کو برطرف کردو اور روپیہ اونکی تنخواہ کا قرض لیکر دیدو اور آمدنی
جاگیر انکی سے قرض ادا کرو میان امیر محمد خان نے نمانا اور کلیا کھیڑی مین جو بھوپال سے
بارہ کوس طرف جنوب کے ہی جاکر مخالفت اختیار کی کننگم صاحب بہادر فوج کنٹنجنٹ سیہور اور
فوج بھوپال لیکر اونکی تنبیہ کو گئے چودھوین شوال سنہ ۱۲۶۲ ایک ہزار دوسو باسٹھ ہجری کو
دادا صاحب مع شیر محمد خان اور اکبر محمد خان دونون لڑکون اپنے اور دوسو ولایتی افغان
کے زندہ گرفتار ہوئے اور تین چار سو ولایتی توپ اور بندوق فوج مذکور سے مارے گئے
میان صاحب بحکم صدر مع دونون لڑکون کے قلعہ آسیر مین زندگی تک قید ہوئے تیرھوین
تاریخ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۷۰ ایک ہزار دوسو ستر ہجری کو اونکا انتقال ہوا نعش تابوت مین
بھوپال آئی اور نور باغ مین دفن ہوئی اسی سال مین پچیسوین رمضان کو نواب سیر محمد خان بہادر نے

پھر مرض وبا بھوپال میں رحلت کی اور نواب اسد علیخان رئیس باسودہ جو ماموں نائب میری
والدہ ماجدہ کے تھے اور مخفی مشورہ بدذاتی صاحب کو دیتے تھے مورد عتاب سرکار انگلیسیہ ہو کے
اور دس برس تک شہر بنارس میں قید رہے اور چھتیس ہزار روپیہ چہرہ دار بحکم صدر [illegible] دیکے
رہا ہوئے غرضکہ بعد چندے کپتان کننگھم صاحب بہادر ایجنٹ نے کلکتہ کو لکھا کہ بھوپال میں
میاں فوجدار محمد خان اور نواب سکندر بیگم صاحبہ مشترک حکومت کرتے ہیں اور دو حاکم کا ایک
ملک میں ہونا موجب خرابی و نقصان کا ہے اختیار ریاست ایک شخص کو چاہیے صدر والوں نے
میری والدہ کو ذی حق اور بیدار مغز و مستعد و مطلع دولت کا پایا کر خلعت مسندنشینی بھیجے
لیے اور خلعت مختاری ریاست اونکے لیے کلکتہ سے بھیجا اور پندرھویں ماہ محرم سنہ ۱۲۶۳ ایکہزار
دو سو تریسٹھ ہجری کو ایجنٹ صاحب بہادر نے میاں صاحب سے استعفا لیا اور خلعت مذکور دیا
سپاہ حضرت والدہ نے چھٹی صفر سنہ ۱۲۶۳ ایک ہزار دو سو تریسٹھ ہجری کو راجہ خوشوقت رائے کو جو عہد
حکومت نواب قدسیہ بیگم صاحبہ میں نائب ریاست تھے خلعت نیابت دیا اور اپنی جان پر محنت
رات دن کی گوارا کی اور فوج و محکمات کا انتظام کیا اور آرایش و پیرایش شہر پر توجہ کی اور
ادای قرض ریاست پر کمر ہمت کی باندھی اور آبادانی ملک و رفاہ رعایا میں کوشش کی اور
تمام ملک بھوپال کو تین حصے کیا اور تین طرف اوسکے تین نائب کے مقرر کیے اور لقب اونکا
ناظم ضلع مغرب و ناظم ضلع مشرق و ناظم ضلع جنوب رکھا اور انکے زیر دست عملہ
تھانہ دار اور ضلع کے مقرر کیے سنہ ۱۲۶۵ ایک ہزار دو سو پینسٹھ ہجری سے سنہ [illegible] ایکہزار
دو سو [illegible] ہجری تک چار بار دورہ ضلع جنوب کا اور تین بار دورہ ضلع مغرب کا اور تین مرتبہ
دورہ ضلع مشرق کا فرمایا اور ایک ایک محال کو بچشم خود دیکھا اور جریب سے پیمایش کرایا اور
قاعدہ لینے محصول اراضی کا پیداوار سے ٹھہرایا اور تمام نقصان مالی و ملکی رفع کیے اور
ہر ایک کا قانون کو درست کیا اور اونکی حد بندی مناسب بنائی اور حسابات تمام [illegible] زمین بندی کو
مرتب کیا اور کتابیں قانون دیوانی و فوجداری و مال کی تالیف کیں اور منشی جمال الدین خان

ساکن کوٹانہ مضافات صوبہ دہلی کو خیرخواہ و دوراندیش پاکر راجہ خوشوقت رائے کے مرنے کے بعد
خطاب خانی و مدار المہامی سے ممتاز اور عہدۂ جلیلۂ نیابت اول پر سرفراز کیا اور لالہ کشن رام
ساکن سرونج کو لائق دیوانی و متصدی گری ریاست پاکر خطاب راجگی اور عہدۂ معتمد المہامی
دیکر منصب نیابت دوم کا بخشا اور گیارھوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۱ ایک ہزار دوسو اکھتر ہجری کو
نکاح میر بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ بن بخشی بہادر محمد خان بہادر سے مطابق شرع
شریف کردیا اور اونکو خطاب نواب نظیر الدولہ امراؤ دولہ بہادر دیا اور مبلغ اونیس لاکھ
چھہتر ہزار سات سو تینتیس روپیہ سوا نو آنے زر قرض عہد والد مرحوم کے اور تین لاکھ بیاسی ہزار
ایک سو ستر روپیہ آٹھہ آنہ قرض عہد نیابت میان فوجدار محمد خان مرحوم جملہ تیئیس لاکھ
اٹھاون ہزار آٹھہ سو اکتالیس روپیہ سوا آنہ ادا کیے اور ریاست کو قرض سے پاک کیا اور سنہ ۱۲۷۴
ایک ہزار دوسو چوہتر ہجری مین جب فوج جنگی سرکار انگلشیہ باغی ہوگئی اور غدر ہوا اوسوقت
مدد سرکار انگریزی کی اوسکے جلدو مین خطاب اسٹار آف انڈیا و جاگیر بلکہ معظمہ لندن سے پائی
اور جبلپور و الہ آباد اور شہر آگرہ مین جاکر ملاقات نائب السلطنت فرمانفرماے ہند سے کی
اور بہت تحسین و آفرین کی ہوئین اور بڑے بڑے شہرون کی سیر کی اور عمارات عالیہ یہانکی
اور مکہ معظمہ مین جاکر سعادت حج حاصل کی یہ خوش کلام بلند آواز میانہ قد باریک اندام معاملہ فہم
قیافہ شناس حساب دان فارسی خوان حنفی المذہب تھین اٹھائیسوین شوال سنہ ۱۲۳۳ ایک ہزار
دوسو تینتیس ہجری مین پیدا ہوئین اٹھارھوین ذیحجہ سنہ ۱۲۵۰ ایک ہزار دوسو پچاس ہجری کو
اونکا نکاح ہوا پندرھوین محرم سنہ ۱۲۶۰ ایک ہزار دوسو ساٹھہ ہجری کو مختار ریاست ہوئین
نوین شوال سنہ ۱۲۷۶ ایک ہزار دوسو چھہتر ہجری کو برضامندی میری اور منظوری نواب گورنر
جنرل بہادر نائب السلطنت فرمانفرماے ہند مسند نشین ریاست بھوپال ہوئین اور رئیس
مستقل ٹھہرین تیرھوین رجب سنہ ۱۲۸۵ ایک ہزار دوسو پچاسی ہجری کو اس دار فانی سے سرای جاودانی
کو گئین اب انکو خلد نشین لکھا جاتا ہے اس لفظ سے جہان آوے گا اب یہی مراد ہوگی

نصرت جنگ سے کہ لائق و شریف اور ساکن قدیم بھوپال اور رکن ریاست سے ہین مناسب معلوم
ہوتی ہے اوس پر اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے لکھا کہ موافق ارشاد نواب گورنر جنرل
بہادر کے اطلاع دیتا ہون کہ انتظام ریاست کا نواب شاہجہان بیگم کی اکیس برس کی عمر تک تمہارے
ہاتھ رہیگا پھر اگر وہ بلحاظ سن بلوغ اپنے کے استدعا سے حکومت کی کرینگی اوس حالت مین برخلاف
خلاف مرضی اونکی مشکل ہوگی اوسکا جواب والدہ ماجدہ نے یہ لکھا کہ مستحق ریاست بھوپال کا میرے سوا
کوئی دوسرا نہین ہے اور محنت و مشقت میری بندوبست امور ریاست مین پسند حکام انگلشیہ ہوئی مین
اپنی زندگی تک مستحق مختاری ریاست کی ہون غرضکہ چوتھی جولائی سنہ ۱۸۵۹ ایک ہزار آٹھ سو انسٹھ
پولٹکل اجنٹ بہادر آئے اور خریطہ نواب گورنر جنرل بہادر کا لائے کہ آپ کا مہربانی نامہ مشعر پسند
کرنے بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ کو واسطے کتخدائی نواب شاہجہان بیگم کے آیا اور جو سبب
طرح سے اونکو آپ نے لائق اس کام کے دیکھا دستور کے نزدیک بھی مناسب ہی بعد آنے اس
منظوری کے اٹھائیسوین شوال سنہ ۱۲۷۵ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری کو رسم [illegible] کی ہوئی اور
ذیقعدہ کو اشتہار محکمہ انشی ملک بھوپال مین پہنچایا گیا کہ شاہجہان بیگم مسند نشین اور والدہ اونکی
مختار ریاست اور شوہر اونکے برائے نام نواب ہین چوتھی ذیقعدہ کو رسم منگنی کی ادا ہوئی اور باقی محمد خان
کو خطاب نواب نظیر الدولہ امراؤ دولہ بہادر کا منظوری صادر دیا گیا پانچوین ماہ مذکور کو بتقریب شادی
اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے منجانب لارڈ صاحب بہادر کیطرف سے نواب صاحب کو
خلعت پہنایا اکیس ضرب توپ سیہور سترہ ضرب توپ سلامی کی سرکار انگریزی کیطرف سے استقبال
وغیرہ مین مقرر ہوئی گیارھوین تاریخ ماہ مذکور کو بموجب شرع شریف مولوی عبد القیوم پسر مولوی
عبد الحی مرحوم نے خطبہ نکاح کا پڑھا اور دو کرور روپیہ کا مہر قرار پایا لیکن اونھون نے ایک حبہ نہین
ادا کیا اور پانسو روپیہ ماہوار بابت نان نفقہ وجیب خرچ کیا تھا وہ بھی نہ دیا اور نہ اونکے ترکہ سے
کچھ مجکو اور نواب سلطان جہان بیگم انکی دختر کو ملا بلکہ سب اونکے بیٹون کے قبضہ مین آیا
صاحب بہادر نے نواب ممدوح کو مدت حیات تک آٹھ سنہ ۱۲۸۶ ایک ہزار دو سو

سنہ ۱۲۷۲ ایک ہزار دو سو بہتر ہجری سے جاگیر پنچانوین موضع چونسٹھ ہزار تین سو ستاون و پیر جمع کامل کی ریاست سے دیگئی اور اس کار خیر مین سات لاکھ اکہتر ہزار تین سو باسٹھہ روپیہ سوا سات آنہ اس تفصیل سے خرچ ہوئے

سامان جہیز جو ہمارے توشکخانے مین پونہچا	سامان جہیز جو نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر کے توشکخانے مین پونہچا
ایک لک [illegible]	دو لکھ [illegible]

اخراجات شادی

یک لک [illegible]

اور میری جاگیر جو ستاون ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ روپیہ ساڑھے چودہ آنہ کی پیشتر سے مقرر تھی ہی قائم رہی وقت شادی کے کوئی جاگیر جدید ریاست سے علیحدہ کر کے سپرد نہین کی گئی ۞

فصل سوم بندوبست زمانہ غدر اور خلد نشین کی مسند نشینی اپنی ولیعہدی کے بیان مین

سنہ ۱۲۷۳ ایک ہزار دو سو تہتر ہجری مین نئے کارتوس سلاح خانہ لندن سے ہندوستان مین آکر چھاؤنیون مین تقسیم ہوئے فوج کے ہندو و مسلمانون نے ایک زبان ہو کر کہا کہ کاغذ ان کارتوسون کا روغنی ہی یقین ہی کہ یہ مردار جانورون کی چربی سے بنے ہونگے ہندوؤن کے مذہب مین گائے کے گوشت اور چربی سے اور مسلمانون کے مذہب مین خنزیر اور دوسرے جانور حرام کے گوشت و چربی سے پرہیز ہی اور قاعدہ ہی کہ بوقت کام کارتوس کا دانتون سے کاٹ کر بندوق کی نال مین ڈالا جاتا ہی ہم یہ کام نہین کرینگے ہنوز یہ گفتگو تھی کہ ماہ رمضان سنہ مذکور مین اول سپاہ میرٹھ نے اونکے لینے سے انکار کیا حکام نے عہدہ داران سپاہ کو تہدیداً نظر بند کیا تمام سوار و پیادہ سپاہ انگریزی کے باغی ہو گئے اور اپنے افسرون کو مع زن و بچہ اونکے مار کر گھرون کو جلا کر سولھوین ماہ مذکور کو دہلی چلے گئے وہان کی فوج بھی باغی ہوگئی بہادر شاہ دہلی کے بادشاہ کو جو نوے برس کے مسن تھے

اور ایک لاکھ روپیہ ماہانہ سرکار انگریزی سے پاکر شاہجہان آباد کے قلعے میں رہا کرتے تھے
تخت پر بٹھلایا حکام فرنگ نے ہندوستان کو چار حصہ کیا ہے بنگالہ مبئی مدراس پنجاب
چند روز میں یہ فساد تمام احاطہ بنگالہ میں پھیل گیا اکثر پلٹن اور کئی رجمنٹ سواروں نے اپنے سرداروں کو
مار کر خزانہ و سلاح خانہ لوٹ لیا اور رعیت کو برباد کر کے دہلی میں جمع ہوئے اور فساد برپا کیا اس سبب
اس ہنگامے کا غدر ہے اسکا حال حکام فرنگ اور ہند کے ارباب فرہنگ نے زبان فارسی و انگریزی میں
مفصل لکھا ہے اس تاریخ میں اس کے لکھنے کی کچھ حاجت نہیں ہے تاریخ محاربہ عظیم جو لاہور و لکھنؤ میں
مکرر چھپی ہے وہ اوس زمانے کے ہنگامہ و تفرقہ کے بیان حال کو کافی ہے اوس زمانے میں مہاراجہ گوالیار
و اندور نے جو فوج بہت رکھتے ہیں اور ملک بھی اونکا بہت بڑا ہے بخوف باغیان اور شورش
اپنی سپاہ کے انگریزوں کی مدد سے پہلو تہی کی حتی کہ خاص چھاونی مہو کو لٹوا دیا اور چھاونی
رزیڈنسی اندور میں بہت صاحب بہادر مارے گئے اور بہت خرابیاں پیش آئیں لیکن والدہ ماجدہ
نے جو بڑی مدبرہ تھیں ایسے وقت نازک میں شہری و لشکری کو پابند اپنے حکم کا رکھا با اطمینان تمام
مدد سرکار انگریزی کی اور لشکر فرنگ کے لیے رسد کا پہونچانا سرد غلہ وغیرہ بھیجی اور اپنی سپاہ واسطے
حفاظت بعض قصبات و پرگنات کے ساگر و بندیل کھنڈ تک مقرر کی نوکران ریاست بھوپال اپنی
بدل و جان سرگرم اطاعت سرکار انگلشیہ تھے اور کارہائے نمایاں بجا لا کر مورد تحسین و آفرین ہوئے
اور جنہوں نے سر سرکشی کی وہ اوسی وقت اپنی سزا کو پہنچے جب فاضل محمد خان و عادل محمد خان
جاگیرداران ریاست باغی ہوئے نواب سکندر بیگم نے جاگیر انکی ضبط کر لی فاضل محمد خان رہت گڈھ میں
سپاہ انگلشیہ سے قلعہ بند ہو کر لڑے اور زندہ گرفتار ہو کر سولی دیے گئے اور عادل محمد خان ایسے
گم ہوئے کہ اونکی کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوئے اور کدھر گئے سپاہ کنٹنجنٹ سیہور نے بھی بغاوت اختیار
کی والدہ ماجدہ نے فوج معقول افسروں کی سرکوبی کو مقرر کی اور بہت ہوشیاری و احتیاط سے چھاونی
سیہور کو باغیوں کے ہاتھ سے بچایا باغی لوگ صاحبان بہادر کے ہاتھ گرفتار ہو کے قتل ہوئے اور
مارے گئے اور جو لوگ باغوائے سرزمین ساکن احاطہ بھوپال کے باہر جا کر شامل حال ان کے

ہو گئے تھے اور انھون نے عامل بیرسیہ کو جو اوس زمانے مین ملک انگریزی کے شامل تھا مار ڈالا
تھا وہ ایسے کھوئے گئے کہ پھر بھوپال کو نہ دیکھا بعد زمانہ غدر حکام فرنگ والدہ ماجدہ سے بہت
راضی و خوشنود ہوئے پانزدہم دسمبر ۱۸۵۸ء ایک ہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی مطابق ہشتم
جمادی الاولی ۱۲۷۵ھ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری ہملٹن صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر جنرل
صاحب بہادر سنٹرل انڈیا نے خریطہ لکھا کہ آپ اس امر کو اپنے اقارب کے دلون پر جمادین کہ
قیام ریاست کا ایک حکومت مستحکم سے ہوتا ہی جداگانہ حکومت سے آپکے ماموں نواب معز محمد خان
کے قریب تھا کہ فساد و انقلاب ہووے جو ریاست کا قیام حکومت کی درستی پر منحصر ہی پس نہین ہو سکتا
کہ جو امور مقتضای ریاست ہین اونکے اختیار کرنے مین خیال اونکی اقارب کا ہو اور یہی مراتب
بعینہ معاملات آپکی والدہ ماجدہ نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی نسبت صادق آتے ہین انتظام اونکی جاگیر کا
ایسے شخص کو سونپنا چاہیے جو اونکے نام نیک پر لوث نہ آنے دے فقط باوصف اسکے آپنے ایسی شائستہ
جناب مرحومہ نے دلشادی اونکی بخیال پیرانہ سالی روا رکھکر صرف اختیارات مقدمات فوجداری
سنگین کو اونسے سلب کرلیا خلد نشین نے حکام فرنگ کو خوش پاکر مقدمہ اپنی مختاری کے
تا دم زیست کہ اثنای گفتگو شادی میری مین گفتگو اس امر کی بھی شروع ہو گئی تھی بہت کوشش
کی اور ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا اور نواب گورنر جنرل بہادر لارڈ ریٹ
انریبل چارلس جان ویکونٹ کیننگ صاحب بہادر نایب السلطنت فرمان فرمای کشور ہند کو پچیسوین شعبان
۱۲۷۵ھ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری مطابق سی و یکم مارچ ۱۸۵۹ء ایک ہزار آٹھ سو انسٹھ عیسوی
کو لکھا جس سے کہ ملک ہندوستان قبضے مین جناب ملکہ معظمہ کے آیا مجکو بھی توفیق اظہار
اپنے بقیہ حق کی ہوئی کہ جو نقصان میرے ایفای استحقاق مین باقی ہی وہ اونکی نظر انصاف سے
زائل ہو جائے آپکو بخوبی معلوم ہی کہ زمانہ سابق مین اس ریاست مین ایسی وضع پڑی تھی کہ
بعد انتقال رئیس کے ریاست بنام اوسکی اولاد کے مقرر کر دیتے تھے چنانچہ مجکو بعد انتقال میرے
والد کے رئیسہ اس ریاست کا کر دیا یہ بات مطابق عہدنامے کے تھی جب مین جوان ہوشیار ہوئی

اور نیک و بد کو سمجھنے لگی تب نواب جہانگیر محمد خان بہادر کو بسبب میری شوہری کے رئیس اس ریاست کا
جو میرے نام پر مقرر تھی ٹھہرایا یہ خلاف عہدنامے کے ظہور مین آیا کیونکہ اگر آج میرے والد مجکو
اور میرے شوہر اور بیٹی کو زندہ چھوڑ کر انتقال کرتے تو ہم تینون مین سے ریاست کسکو سپرد کی جاتی
اگر مجکو سپرد ہوتی تو وفای مضمون عہدنامہ کا برابر تھا اور اگر میرے شوہر کو ہوتی تو خلاف اوسکے
عمل مین آتا اور تیسری شکل اسطور پر تھی کہ بعد وفات رئیس کے ریاست بنام اوسکی بیٹی کے زمانہ
طفولیت تک مقرر کردین جب وہ بالغ و ہوشیار و صاحب شعور ہو جس سے کہ اوسکا نکاح ہوا اوسکو
ریاست سپرد کرین اگرچہ جب اس قاعدہ بندوبست جدید کے میرے والد مجکو اور شوہر میرے کو جوان
و صاحب تمیز چھوڑ کر رحلت کرتے تو اوس وقت لازم تھا کہ اول مجکو یہ ریاست کا کرتے پھر
شوہر کے ہاتھ مین بسبب میری زوجیت کے زمام حکومت ریاست کی دیتے یہ بات لائق پسندیدگی
عہد پرور انصاف پسند کے ہوتی پس اسی خوف سے درخواست میری بواسطہ تمہارے اور
پولٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کے اوس مدہ مین گذری کہ داماد کو جو مطلق استحقاق نہین رکھتا ہو ریاست
ندیجاوے یہ درخواست میری جو مطابق عہدنامے کے تھی صدر مین قبول ہو گئی الحمد للہ جس جگہ سے
کہ یہ نقصان شروع ہوا تھا اوسی جگہ سے اوٹھ گیا اب کہ پھر وہی صورت دوسرے قالب مین نظر
پڑتی ہے اسواسطے بحکم ضرورت اظہار اپنے استحقاق کا کیا گیا اب مین امید واثق رکھتی ہون جیسا کہ
سرکار انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر نے بعد سماعت میری درخواست کے نقصان سپرد کرنے ریاست کا
داماد کو اس ریاست سے دور کردیا اوسیطرح نقصان ثانی بھی بدرخواست میری عدالت شاہی سے
اوٹھ جاوے آپ جو اس ریاست کے حال و بیان کی ماجرے و استحقاق سے بخوبی واقف ہین اب
ولایت کو تشریف لیے جاتے ہین اسلیے خریطہ میرا واسطے ملاحظہ جناب مستطاب معلی القاب نواب
گورنر جنرل صاحب بہادر کے ارسال کردین تاکہ بنا اس ریاست مین جو بتائید الٰہی و آپکی توجہ سے
اچھی پڑی ہے کسیطرح رخنہ و زوال نہ آوے اور مضمون خریطہ نامی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
مورخہ تاریخ صدر یہ ہے بہزار شکر اوس خدا کا جو ملک ہندوستان کو ظالمون کے پنجے سے چھڑا کر

سرکار انگلشیہ کے قبضہ حکومت میں لایا اور جس کسی رخنہ انداز نے فتنہ و فساد اوٹھایا اوسکو
ہلاک و معذب فرمایا جناب ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ نے ہندوستان کو جو سرکار انریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی بہادر کے سپرد تھا اوسنے نکالکر عدالت خاص میں لائین اور نوید داد خواہی حقوق یابی
خاص و عام کو دی تاکہ زمانہ تفویض ملک کو میں اگر حق تلفی کسیکی ہوئی ہو تو وہ عدالت شاہی میں
رجوع لائے اور وہان سے اپنا حق پائے اسلیے مجھکو بھی توقع فیض ہوئی کہ اپنے استحقاق کو ظاہر کرون
اور اگر اوسکے اثبات پر دستاویز و تمسک قوی لاؤن تو محروم نرہون یہ استحقاق محض واسطے
استحکام بنیاد ریاست بھوپال کے ہے کہ اوسمین تزلزل نہ آوے اور ایفا اوس عہد کا جو درمیان حضور
سرکار کے ہے اور اوسکو ملکہ معظمہ نے اشتہار مشتہرہ میں قبول فرمالیا ہے ہم پہنچے تفصیل اوسکی یہ ہے
کہ بیچ زمانہ تفویض میں ایفای عہد نہونے سے اس ریاست میں دو نقصان پائے ایک یہ کہ خاوند
رئیسہ کو والی ریاست کرتے تھے دوسرے یہ کہ بعد انتقال میرے والد کے میں ایک برس
تین مہینے کی تھی مطابق عہدنامے کے مجھکو رئیسہ اس ریاست کا کیا جب میں لائق حفاظت ریاست
اور امتحان فراست کے ہوئی تو ریاست جو میری زندگی تک دوسرے کو نہیں مل سکتی تھی بغیر
امتحان و خلاف دین عامین اور مضمون عہدنامہ کے میرے شوہر کو دیدی بلکہ اونکے مرنیکے
بعد بھی مجھکو نہ ملی باوجود ہونے میرے کے میری ہشت سالہ دختر کو رئیسہ کرکے یہ خریطہ مجھکو
لکھ بھیجا کہ سرکار انگلشیہ نے صدر نشینی شاہجہان بیگم کی جو بیٹی آپکی اور نواب صاحب بہادر مرحوم کی
ہین جسطرح کہ تمہارے لیے بعد انتقال نواب نظر محمد خان بہادر کے باتفاق رؤسا اوس ریاست
باستصواب سرکار انگلشیہ وہانکی صدر نشینی قرار پائی تھی منظور و قبول کرلی پھر مقدمہ اونکی شادی
کے حسب پسند تمہاری اور رئیسوں بھوپال و سرکار انگلشیہ کے بندوبست ہوگا اور اوسکا شوہر
ٹھہریگا فقط بیٹی بعد دریافت اس مضمون کے جب اختیار پایا تو قبل شادی نواب شاہجہان بیگم
کے یہ درخواست کی کہ جس لڑکے سے شادی اونکی قرار پاوے وہ رئیس اس ریاست کا نہو یہ درخواست
جو مطابق عہدنامے کے تھی سرکار میں قبول ہوگئی اور وہ نقصان جو بسبب رئیسی داماد کے تھا

اوٹھ گیا اب پھر وہی صورت دوسری بار نظر آتی ہے اور ایفای عہد مین نزدیک مضمون کے اتفاق
راے رئیسون اور خاندان وغیر خاندان اور دخل اونکی رای کا اور منظوری اوسکی عدالت شاہی مین
ملحوظ نہین ہوتی ہے اور بحیات وارث کے ریاست اوسکی اولاد کو سپرد نہین کیجاتی ہے اگر قید نسل
و بطن جو عہدنامے مین مکرر مندرج ہے عدالت شاہی مین گواہی دیوے تو میرے لیے وہی حکم
میری زندگی تک کہ مجھکو بعد انتقال والد کے رئیسہ کردیا تھا موافق ایفاے عہد کے بحال رہے
اور جو مینے انتظام ریاست بڑی محنت جانفشانی سے کیا ہے وہ خراب نہوجاوے اور سب حال
زمانہ غدر کا میجر ہنری رکارڈس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال ورکرنیل ہرن ڈینڈ صاحب
بہادر قائم مقام اجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا اور سر رابرٹ ہملٹین بارونیٹ صاحب بہادر
اجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کو لکھا گیا ہے لارڈ صاحب بہادر نے اوسکے جواب مین
ششم جمادی الآخر ۱۲۷۶ ایک ہزار دوسو چھہتر ہجری مطابق سی ویکم دسمبر ۱۸۵۹ ایک ہزار
آٹھ سو انسٹھ عیسوی کو لکھا ہے کہ سر رچمنٹ سکسپیر صاحب بہادر اجنٹ تعینہ سنٹرل
انڈیا نے بقدر امداختیار ریاست کے آپکے اور نواب شاہجہان بیگم کے ہین اطلاع اونکی
بھیجدی ہے کہ شاہجہان بیگم صاحبہ بذاتہ وارث ریاست ہین اور اولاد اونکی مستحق اونکی
جانشینی کی ہے اور وہ خواہش منظوری اس بات کی رکھتی ہین کہ آپ رتبہ رئیسی ریاست اونکی
نیابت پر مقرر رہین اسواسطے مینے آپکی درخواست کو قبول کرکے صاحب اجنٹ بہادر ممدوح
کو لکھ بھیجا کہ آپکو مسند نشین کرکے اشتہار اسمضمون کا وہان جاری کردین کہ حکومت ریاست
بھوپال کی بنام نواب سکندر بیگم کے سرکار انگریزی بہادر سے منتقل ہوگئی فقط چونکہ انگریزی بہادر
پابند اپنے عہد و پیمان کے ہین اور اونھون نے اول مجکو مسند نشین کیا تھا اسلیے ہچنسن صاحب
بہادر پولٹکل اجنٹ سیہور نے عندیہ میرا الیا پیشتر رضای خاطر مادر معظمہ کو مقدم رکھا اونھون
نے یہ حال سکسپیر صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کو لکھ بھیجا صاحب بہادر ممدوح نے مجکو لکھا کہ
کپتان ہچنسن صاحب بہادر نے ہمکو اوس مضمون سے جو آپنے براہ دانشمندی و سعادتمندی

کہا اطلاع دی الحق تمھارے جواب نے بڑے مقدمے کو اچھی طرح سے ختم کردیا جب تک کہ نواب
سکندر بیگم صاحبہ زندہ ہین اختیار ریاست بھوپال کا اونکے قبضے مین رہیگا سرکار انگریزی اونکی
خدمتون سے جو زمانۂ غدر مین اونھون نے کی ہین نہایت ممنون ہی اور ہمیشہ اونکی مدد کریگی
جب یہ معاملہ طی ہوا رزیڈنٹ صاحب بہادر نے والدۂ مرحومہ کو لکھا کہ ۱۸۵۵ء ایک ہزار آٹھ سو
پچپن عیسوی مین کپتان ایڈن صاحب بہادر نے بوقت شادی نواب شاہجہان بیگم کے بنام
رعایای بھوپال یہ اشتہار جاری کیا تھا کہ سرکار انگریزی نے نواب شاہجہان بیگم کو رئیسہ اور اونکی
والدہ کو اونکی صغر سنی تک مختار ریاست مقرر فرمایا ہی اب بستم جولائی کو اس سال مین زمانہ اونکی صغر سنی کا
ختم ہوگیا اور نواب شاہجہان بیگم نے کپتان ہچنسن صاحب بہادر سے کہا کہ اختیار ریاست کا میری والدہ سے
متعلق رہے سو نواب گورنر جنرل بہادر نے اس امر کو منظور فرماکر مجھکو ہدایت کی ہی کہ آپکو منصب
رئیسی کا دون اعلام اسکا تمام رعایا و امرا کو کیا جاوے لہذا نقل اشتہار کی بھیجی جاتی ہی آپ
مطابق اوسکے اشتہار ریاست بھوپال مین جاری کردین اور جب تاریخ صدر نشینی آپ مقرر کرینگی
مین بذات خود بھوپال مین آکر حسب رسم مقررہ تمکو مسند پر بٹھلاؤنگا جو خدمتین کہ آپنے زمانۂ غدر مین
کی ہین گورنمنٹ انگریزی کبھی اوسکو فراموش نہین کریگی نہم شوال ۱۲۷۶ء ایک ہزار دوسو چھہتر
ہجری دن صدر نشینی و ولیعہدی کا مقرر ہوا اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا
اندور سے اور پولٹکل اجنٹ بہادر سیہور سے تشریف لائے اور اونکو مسند ریاست پر
بٹھاکر اور مجھکو ولیعہد قرار دیکر جناب ممدوحہ کو خلعت مفصلۂ ذیل دیا ٭

کنٹھہ مروارید	دست برنجن مرصع	دوشالہ	سیلہ برہانپوری
کمخواب	مال	قلمدان نقرہ	شمشیر
سپر	توپ کار ولایت سہ ضرب	اسپ با ساز و یراق دو راس	فیل با ہودج نقرہ و جھل زردوزی یک

اونھون نے دوسو ستائیس مہر نذر لارڈ صاحب بہادر حوالہ صاحب بہادر ممدوح کین ٭

فصل چوتھی بیان سفر جبلپور میں اور ملنے پرگنہ بیرسیہ کا سرکار انگریزی سے

ماہ جمادی الاولی ۱۲۷۷ھ ایک ہزار دو سو ستتر ہجری میں بانی میجر ہچنسن صاحب بہادر پولٹکل
اجنٹ بھوپال کے معلوم ہوا کہ لارڈ صاحب بہادر شہر جبلپور میں تشریف لاتے ہیں اس بابت کہ سرکار
جبلپور میں اونکی ملاقات کو جاوینگے والدہ ماجدہ یہ خبر سنکر آمادہ سفر ہوئیں انتیسویں ۲۹ ماہ و سنہ
مذکور کو بخشی مروت خان بہادر نصرت جنگ کو مع فوج بھوپال جبلپور کیطرف روانہ کیا اور خود
باتفاق میرے اور نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر اور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ اور نواب عمر محمد خان
اور میان فوجدار محمد خان اور مدار المہام محمد جمال الدین خان بہادر وغیرہ ارکان ریاست سواران
ایک غرہ جمادی الآخرہ ۱۲۷۷ھ ایک ہزار دو سو ستتر ہجری روز شنبہ کو کوچ کیا بعد طے منازل و مراحل
بست و پنجم جمادی الآخرہ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی کو سہ شنبہ کے دن
جبلپور میں داخل ہوئیں دوسرے روز سواری لارڈ صاحب بہادر کی بھی آگئی پندرھویں جنوری ۱۸۶۱ء
ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی مطابق سوم رجب ۱۲۷۷ھ ایک ہزار دو سو ستتر ہجری روز سہ شنبہ کو
گیارہ بجے ملاقات حاصل ہوئی تمام سرداران بھوپال آرائش و پیرایش کے ساتھ ہاتھیوں پر سوار
ہوکر خیمہ صاحب بہادر ممدوح کیطرف چلے جب متصل خیام پہنچے سوار و پیادہ کھڑے ہوگئے سر
خیمہ گاہ میں فیلان سواری نے قدم رکھا اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا و
سکتر اعظم نے سواری فیل سر خیام گورنری تک استقبال کیا لارڈ صاحب بہادر کے خیمے کے روبرو
شامیانہ کھڑا تھا جب سواری وہاں پہنچی سکتر بہادر نے ہاتھ والدہ ماجدہ کا اپنے ہاتھ میں
لیکر اور رزیڈنٹ صاحب بہادر نے ہاتھ نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کا اپنے ہاتھ میں لیکر ہودج فیل سے
اوتارا اور پولٹکل اجنٹ بھوپال متصل فیلان سواری نواب عمر محمد خان و نواب امراؤ دولہ صاحب
بہادر وغیرہ کے گئے یہ سب لوگ ہاتھیوں سے اوترے جب شامیانہ کے نیچے پہنچے کمپنی گورہ کھڑی
تھی اوسنے سلام ادا کیا ہم سب خرگاہ گورنری میں آئے اور جن کرسیوں پر نام ہمارے لکھے تھے
باشارہ سکتر صاحب بہادر بیٹھ گئے پھر دوسرے سرداروں کی ملاقات اوسی دن مقرر تھی اپنی اپنی

کرسیون پر بیٹھے ایک دوسرے سے ملتفت نہین ہوتا تھا اور نہ بات چیت کرتا تھا جب سب سردار
آگئے لارڈ صاحب بہادر مع چار مصاحب تشریف لائے کمپنی گورہ نے اونکا سلام ادا کیا اور کرسی نشینان
تعظیم کو کھڑے ہوے لارڈ صاحب بہادر اپنی کرسی پر بیٹھے اور چارون مصاحب جانب راست
صف مین بیٹھ گئے جانب چپ سب سردار ہندوستانی تھے توپین سلامی لارڈ صاحب بہادر کی سر
ہوئین جناب ممدوح نے کھڑے ہوکر جو کچھ انگریزی مین فرمایا سکٹر صاحب بہادر نے اوسکا ترجمہ
اردو مین سب حاضرین دربار کو سنایا کہ سکندر بیگم اس دربار مین بہت خوش آئی ہو مجھکو مدت سے آرزو
تھی کہ جو تمنے خدمت سرکار ملکۂ معظمہ کی فرمائی ہو شکر اوسکا کرون تم ایسی ریاست پر حکمران ہو
کہ تواریخ مین ناموری اوسکی ہو کبھی سرکار انگریزی سے تمنے مقابلہ نکیا اور تعجب ہے ان ہنگامون مین
کہ ریاست مذکور دشمن کے محاصرے مین تھی تمنے عورت ہوکر دلیری سے ایسی کارروائی کی کہ
شایان مرد مدبر و دانشمند کی ہو علاوہ رفع بغاوت گرد و پیش بھوپال نربدا نمدرا اور محفوظ رکھنے صاحبان
انگریز بہادر کے کہ اونمین پولٹکل اجنٹ بہادر بھی تھے تمنے حتی المقدور امداد سرکار انگلشیہ مین
کمی نکی اب مناسب نہین ہو کہ ایسے خدمات بے انعام رہین مین آپکے ہاتھ مین سند تملیک پرگنہ
بیرسیہ کی دیتا ہون یہ پرگنہ سابق مین ضمیمہ ریاست ہاے کے تھا مگر بسبب بغاوت کے قبضہ ہمارا اوس
سے جاتا رہا اور اب دوام کے لیے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بھوپال مین دیا جاتا ہو بطور یادگار وفاداری
کہ وقت امتحان کے دلیری و دانشمندی تمھاری ظہور مین آئی مجھکو بہت خوشی ہو کہ یہ سند اپنے ہاتھ سے
دربار عام مین تمکو سونپتا ہون کہ یہان ملازمان ملکہ معظمہ اور رؤسا جبلپور اور شرفا ساگر و عمائد دربار جمع ہین

ترجمہ سند تملیک پرگنہ بیرسیہ ازانجا کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ حکمران بھوپال نے
ایام بلوہ مین جادۂ خیرخواہی و اطاعت سرکار انگریزی پر ثابت قدم رہکر مراتب حسن خدمات
نسبت اس سرکار کے اور انتظام امور ریاست بھوپال کا بخوبی سرانجام کیا اور یہ امر موجب رضامندی
و خوشنودی سرکار دولتمدار انگریزی کا ہوا لاجرم سرکار ذوی الاقتدار کیطرف سے ازراہ مزید
عنایت و شفقت پرگنہ مع بیرسیہ اسلئے دوام کے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن مع حقوق ریاست

ملک قدیم بھوپال سے شامل و لاحق اوس وقت ہوا یعنی یہ پرگنہ عطیہ حال کا بشرائط ملک قدیم
مشروط رہیگا فقط بعد اس گفتگو کے لارڈ صاحب بہادر کرسی پر بیٹھے اور والدہ ماجدہ نے کرسی سے
اوٹھکر کہا شکر گزار ہوں میں اوس خدا کی جس نے میرے دلکو آپکی فرمانبرداری میں بمانند
میرے باپ کے مضبوط کیا پھر شکر کرتی ہون آپ کا کہ آپ نے مجھکو بجائے میرے باپ کے
رئیس مستقل ٹھہرایا آپ کی اطاعت سے مجکو فخر ہی جبتک زندہ ہون فرمانبرداری سے نہ پھرونگی
اور مجکو اپنی اولاد سے بھی یقین ہی کہ وہ بھی ایسا ہی کریگی سکتر صاحب بہادر نے ترجمہ اس
تقریر کا زبان انگریزی میں لارڈ صاحب بہادر کو سنایا پھر لارڈ صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے اونکو
خلعت و عطر و پان دیا اور منشی بھوانی پرشاد وکیل ریاست بھوپال کو ایک گھڑی مع خلعت
بجلدوی خیرخواہی زمانہ غدر عطا کی اور ایکسو روپیہ ماہانہ کی پنشن اونکی زندگی تک سرکار
انگریزی سے معین ہوئی پھر بعض اشخاص ساکرد چاکر کو خلعت دیے اور دربار برخاست ہوا
والدہ ماجدہ رخصت ہو کر واسطے ملاقات لیڈی صاحبہ لارڈ صاحب بہادر کے گئیں اور اونکے برابر
کوچ پر بیٹھیں اور لیڈی صاحبہ نے بڑے اخلاق و مہربانی سے گفتگو کی اور ایک کتاب اور دو گلدستے
عنایت کیے دوسرے روز چہارم رجب سنہ مذکور کو گیارہ بجے تیرہ صاحبان عالیشان کے
ساتھہ لارڈ صاحب بہادر ہمارے خیمے میں آئے اخوان و ملازمان ریاست سے ایک سو
نفر کرسی نشین تھے پہلے نواب جعفر خان اور نواب امراؤ دولہ بہادر اور میان فوجدار محمد خان
اور مدار المہام صاحب بہادر استقبال کو خیمہ تک گئے اور وقت رخصت بھی آخر فرش تک
بھی پہونچانے گئے اور والدہ ماجدہ بھی تک لانے کو تشریف لیں اور درباریوں نے ہاتھ سینے پر رکھکر
سر جھکا کے سلام کیا اور کئی فیر توپ سلامی کی سر ہوئی پھر الکیس کشتی پیش کرکے اونھون نے
عرض کیا کہ آپ اس پیشکش مختصر کو براہ مہربانی قبول فرمائیں کل جو کچھ لطف دربار عالم
آپ نے میرے حال پر فرمائی ہے وہ میں اپنی زندگی تک نہ بھولونگا اور ایسی خوشی کبھی کسی
اور اس ریاست کو اوس سے وہ مرتبہ ملا جو کبھی نہ تھا آپ کی نوازش ہمیشہ ایسی ہی رہے جو بیانی

اپنی اولاد کو ایسی تعلیم کرونگی کہ وہ بھی جانین کسقدر عزت میری کی گئی بعد اس گفتگو کے کشتیہاے
نذر پیشکش کین اور ایک مالا مروارید کا اپنے ہاتھ سے گذرانا پھر نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کیطرف سے
کشتیہاے نذر لائی گئین مالاے مروارید اونھون نے اپنے ہاتھ سے دیا بعدہ لارڈ صاحب
بہادر رخصت ہوئے اور اکیس فیر توپ کی سلامی سر ہوئی دوسرے روز پانچوین جب کو لیڈی صاحبہ
لارڈ صاحب بہادر رونق افروز ہوئین استقبال و اہتمام دربار کا مثل دربار لارڈ صاحب بہادر کیا گیا
لیڈی صاحبہ نے والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ مجکو تمھاری ملاقات سے بہت خوشی ہوئی اونھون نے
کہا آپ ہماری بادشاہ ہین آپکے تشریف لانے سے ہمکو فخر و عزت ہی پھر وہ دوسرے کمرے مین
جہان مین بیٹھی تھی تشریف لائین اور ملاقات کی پھر مجلس عام مین آکر رخصت ہوئین اور لشکر روانہ بھوپال
ہوا اور نوین رجب سنہ ۱۲۷۷ ایک ہزار دو سو ستتر ہجری مطابق بیست و یکم جنوری سنہ ۱۸۶۱ ایک ہزار
آٹھ سو اکسٹھ عیسوی روز دوشنبہ کو خود کوچ کیا دوم شعبان سنہ صدر مطابق سیزدہم فروری
سنہ مذکور روز چہار شنبہ بھوپال مین داخل ہوئین اس سفر مین بابت پیشکش لارڈ صاحب بہادر
بتیس ہزار ایک سو چھیاسی روپیہ دو آنہ اور بابت اصراف سفر تئیس ہزار تین سو دو روپیہ
پونے چھ آنہ جملہ مبلغ پنجاہ و پنجہزار چہار صد و ہشتاد و ہشت روپیہ ہفت آنہ سہ پاؤ بالا خرچ ہوئے

فصل پنجم سفر الہ آباد و حصول تمغا و سیر بلاد کے بیان مین

سنہ ۱۲۷۸ ایک ہزار دو سو اٹھتر ہجری ماہ ربیع الاول مین پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر بھوپال نے
جناب ممدوحہ سے فرمایا کہ نواب گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر الہ آباد مین تشریف لاوینگے اور
مہاراجہ جیاجی راو سیندھیہ بہادر اور آپکو اور راجہ صاحب پٹیالا اور نواب صاحب بہادر رامپور
کو تمغاے نیٹی اور خطاب اسٹار آف انڈیا عطیہ ملکہ معظمہ دینگے اوسپر سامان سفر مہیا کیا اور
یکم اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی مطابق بیست و پنجم ربیع الاولی سنہ مذکور کو
باتفاق میرے اور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ و نواب نظیر الدولہ باقی محمد خان بہادر و میان
فوجدار محمد خان اور مدار المہام صاحب بہادر وغیرہ ارکان ریاست و سوار و پیادہ و اہل عملہ

جملہ دو ہزار دو سو اکتالیس نفر کے بھوپال سے سمت الہ آباد کوچ کیا دوسری ربیع الآخر کو ساگر
پہنچے سولہوین کو داخل ریوان ہوئے راجہ صاحب بہادر رئیس ریوان نے استقبال کرکے باخلاق
تمام ملاقات کی اور مہمانداری مین کوئی دقیقہ باقی نرکھا تھا وہین لکہ وہان سے چلکر چوبیسوین
ربیع الآخر دن منگل کو الہ آباد مین داخل ہوئے نواب مستطاب لارڈ صاحب بہادر نے اوسیدن
اول وقت جناب ممدوحہ کے خیمے مین قدم رنجہ فرمایا اور اپنے حسن اخلاق کا ممنون کیا عصر کو
وہ مع نواب بیگم صاحبہ قدسیہ میان فوجدار محمد خان مدار المہام صاحب بہادر لارڈ صاحب بہادر
کی ملاقات کو گئین اور قرین مسرت ہوئین اوس وقت آمد و رفت نوزدہ ضرب توپ سلامی سر ہوئین
بیست و پنجم ربیع الآخر روز چہارشنبہ وقت عصر لارڈ صاحب مع کرنیل ڈیورنڈ صاحب بہادر
سکتر اعظم اور دو صاحب بہادر دیگر اونکی ملاقات کو براہ مہربانی آئے بیست و ششم ربیع الآخر
روز پنجشنبہ جناب ممدوحہ نے قلعہ الہ آباد و میگزین کو دیکھا یہ قلعہ نامی جہان گنگا جمنا ملی ہین
وہان پر جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی نے تعمیر کیا ہوا ہے ہندو اوسکو پراگ کہتے ہین یکم نومبر ۱۸۶۱
ایکہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی مطابق بیست و ہفتم ربیع الآخر ۱۲۷۸ ایک ہزار دو سو اٹھہتر ہجری
روز جمعہ بعد دس بجے دن کے جناب ممدوحہ بارگاہ گورنری مین لینے حصول تمغات ستارۂ ہند کے تشریف لے گئین
اس بارگاہ کا اسطور پر اہتمام ہوا تھا کہ چارون شخص سابق الذکر مع عہدہ داران ملکی و جنگی سرکار
انگریزی وغیرہ جنکو شریک جلسہ ہونے کا ایما تھا خیمہ دربار مین دس بجے پہونچکر اپنی اپنی جگہہ مقرر پر
بیٹھ گئے صاحبان بہادر عہدہ دار کو تخت نشست گورنری کے بائین طرف اور سرداران
ہندوستانی مع صاحبان بہادر پولٹکل اجنٹ کو تخت کی داہنی طرف کرسیان ملین متصل خیمہ
دونون طرف سٹرک رسالہ گورہ اور رسالہ ہندوستانی صف آراستے تھے اور خیمہ پر چند سپاہ
کمپنی کھڑی تھی مہاراجہ گوالیار اور نواب سکندر بیگم صاحبہ کی سلامی انیس ضرب توپ اور
مہاراجہ پٹیالہ کی سلامی سترہ ضرب توپ اور نواب رامپور کی سلامی تیرہ ضرب توپ سر ہوئین
گیارہ بجے جناب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر ہمراہی صاحبان سکرٹری گورنمنٹ اور اے ڈی کانگ

اور صاحبین خاص کے رونق بخش دربار ہوئے اکیس ضرب توپ سلامی توپخانہ شاہی سے سر ہوئی جناب موصوف تخت پر بیٹھے سکتر اعظم نے اشتہار مورخہ پنجم جولائی سنہ ۱۸۶۱ ایکہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی جو بمقدمہ قاعدہ اشتار آف انڈیا کے ملکہ معظمہ نے مقرر کیا تھا انگریزی و اردو میں پڑھا پھر کمانڈر انچیف صاحب بہادر اول والی گوالیار پھر والیہ بھوپال پھر والی پٹیالہ پھر والی رامپور کو تخت کے سامنے لیگئے سکتر اندر اور دوسرے سکتر مقابل اور بڑے سکتر صاحب بہادر داہنے طرف تمغا لیے ہوئے کھڑے تھے نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے اوٹھکر علی الترتیب چاروں سردار مذکور سے زبان انگریزی میں کہا کہ ملکہ معظمہ نے آپ کو نیٹ مقرر فرمایا ہی میں بحکم ملکہ معظمہ یہ بڑی عزت و افتخار کا تمغا آپ کو دیتا ہوں پھر حلقہ تمغے کا گلے میں ڈالکر اشتار دیا اور سکتر صاحب بہادر نے اوسکو زبان ہندی میں ترجمہ کیا اور کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے چاروں رئیسوں کو درجہ بدرجہ کرسی پر بٹھایا پھر نواب گورنر جنرل بہادر نے کھڑے ہوکر ہر چہار رئیس کو مبارکباد حصول تمغائے کو روی اور کہا آپ اس مرتبہ بزرگ کے بھائی بندوں میں شامل ہوئے اور یہ رتبہ حسب ارشاد ملکہ معظمہ اسلیے مقرر ہوا ہی کہ سرداران ہند کو جناب ممدوحہ کی شفقت علانیہ ثابت ہو بنظر رفاہ رعایا کشور ہند کو جو اجارہ کمپنی میں تھی اپنی ذات خاص سے متعلق فرمایا اوسکا انتظام بادشاہی کیا تا مہربانی شاہانہ اونکی ہمیشہ منقوش خاطر رعایا رہے یقین ہے کہ اشتہار اس امر کا ہر جگہہ کشور ہند میں دیا گیا تھا اب بطریقہ سلاطین یوں منظور ہوا کہ جو بڑے درجے کے خیر خواہ ہیں اونکو ممتاز کرنا مناسب ہی اسلیے یہ عنایت ظاہر ہوئی اور آپنے کمال خیر خواہی اور ثابت قدمی اور بجا آوری خدمات عمدہ سے جناب ممدوحہ کی مہربانی کا استحقاق پیدا کیا ہی ہمکو یقین ہی کہ آپ صاحبوں کیطرف سے ہمیشہ اس رتبہ بزرگ کی حق شناسی ملحوظ رہیگی اور جو یہ رتبہ سب سے بہلے تمکو ملا ہی امید ہی کہ ہند کے باشندوں میں آپ ایسا طریقہ اختیار کرینگے کہ اوسکو دیکھکر سرداران باج گزار کو ملکہ معظمہ کے ساتھ محبت دلی پیدا ہوگی پھر صاحب بہادر سکتری نے اس تقریر کا ترجمہ ہندی میں اہل دربار کو سنایا پھر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر ہر چہار سردار مذکور کی کرسیوں تک تشریف لائے اور درجہ بدرجہ

مصافحہ کر کے خیمہ وزارت اپنے خیمہ خاص میں چلے گئے شلک شاہانہ سرحوئی دربار برخاست ہو گیا
اور اسی روز وقت شام شب بست وہشتم ماہ مذکور والدہ ماجدہ بموجب الطلب ہم کو نمائش میں
تشریف لیگئیں اور آتشبازی کا تماشا کہ پھول پتے اوسکے برنگ یاقوت و زمرد و نیلم و الماس نظر
آتے تھے ملاحظہ کیا لارڈ کیننگ صاحب بہادر دوم نومبر ۱۸۶۱ ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی کو
طرف دیار شرقی ہند راہی ہوئے اور تمغے والے اپنے اپنے ملک کیطرف گئے اس تمغے کے تین عدد تھے
پہلا عدد طلائی آفتاب نما نگینہ دار سے الماس سے مرصع اور اوسمین بخط انگریزی لکھا تھا کہ آسمان
کا نور ہمارا رہنما اور دوسرا عدد تصویر ملکہ معظمہ کی تھی نگین سرخ عقیق کلان تقطیع پر کندہ اور
وہ نگینہ ایک پھندے میں آویزان تھا تیسرا عدد ایک ہار تھا کلماسی طلائی مینا کار کہ بالا تصویر
تاج ملکہ معظمہ دامت عزہا و مینا رنگ نقش تھا اور یہ تینوں عدد بشنبہ بعد انتقال خلد نشین
سوم نومبر ۱۸۶۲ ایک ہزار آٹھ سو باسٹھ عیسوی مطابق ہفدہم ربیع ۱۲۷۹ ایک ہزار دو سو
انچاسی ہجری کو حکم اجنٹی سے واپس بھیجے گئے اور جب تک تھا خلد نشین کو عنایت ہوا تھا
بخیال تصویر کی وضع استفتا اوسکا اہل علم سے کیا قاضی ریاست شیخ زین العابدین عرب نے
لکھا کہ عورتون کو استعمال چاندی سونے کا جائز ہے اور استعمال تصویر بادشاہ و غیرہ بدل کے
مکروہ تحریمی ہے در مختار میں لکھا ہے مکروہ ہے کہ انا تصویر پہنا یا کسی آدمی کا نگینہ مہر اور
پہننا تصویر دار کا مشمول ہے لیکن کفر نہین جب تک بقصد عبادت و تعظیم
مثل تصویر پرستون کے نہ پہنے بحر الرائق و فتاوی ابراہیم شاہی میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے نماز
پڑھی اور اسکے پاس درم تھے جسمین تصویر بادشاہ کی ہے اور دور سے نظر نہین آتی تو کچھ حرج نہین
اور فتاوی تاتارخانی و طحاوی میں لکھا ہے کہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مہر پر دو مکھیوں کی نقش تھی
اور زمانہ خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں مہر دانیال پیغمبر کی ملی اوسکے نگینہ پر نقش شیر
و شیرنی کی اور بیچ میں ایک تصویر لڑکے کی تھی جسکو وہ دونوں شیر چاٹتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اوس مہر کو دیکھکر روئے اور ابی موسی الاشعری کو وہ مہر دیدی اور ابن عباس کے پاس ایک

انگشتری تھی جسکے آس پاس چھوٹی چھوٹی تصویرین بنی تھین ان ذایات سے یہ نکلا کہ استعمال
تصاویر کا زیور یا انگشتری وغیرہ مین علی الاطلاق کفر و شرک نہین ہاں بلکہ بسبب مشابہت کفار تصویر پرست
قریب حرام ہی مسلمان کو جہانتک بنے ایسے امور مکروہہ سے بچنا چاہیے تاکہ ممنوعات شرعیہ
مین نہ پڑے اور اسی کے قریب مولوی عبد القیوم وغیرہ علمانے بھی لکھا ہے بہرحال الارادہ حضرت بہادر
نے پیشے دربار عطای تمغا سے اجازت سیر شہرہای نامی ہندوستان کی حسب درخواست والدہ ماجدہ
دی تھی اور حکام بلاد کو لکھ بھیجا تھا کہ بیگم صاحبہ والیہ بھوپال بطور سیر تشریف لاوین گی اونکی
تعظیم و تکریم کرنا سو غرہ جمادی الاولی سنہ ۱۲ ایک ہزار دوسو اٹھتر ہجری کو وہ الہ آباد سے
روانہ ہو کر ہشتم ماہ مذکور کو بنارس مین پہونچین راجہ ایشری پرشاد نراین سنگہ بہادر والی رامنگر
معروف راجہ صاحب کاشی نے ملاقات کی اونکی تہذیب اخلاق سے طبیعت نہایت خوش ہوئی
شہر بنارس بہت آباد اور معبد کلان ہنود ہی لیکن آب و ہوا وہان کی خوب نہین ہندو لوگ آدھ جلے
مردون کو دریای گنگ مین ڈالدیتے ہین گوشت اوسکا پانی مین گلجاتا ہی تمام نجاست شہر کی
موریون کی راہ سے گنگا مین پڑتی ہی لطافت پانی کی سلب ہو کر بخار متعفن پیدا ہوتا ہی چودھوین ۱۴
ماہ مذکور کو بنارس سے کوچ کر کے ستر ہوین ۱۷ کو شہر جونپور پہونچین وہان دریا پر ایک پل بہت مضبوط
اور بڑا ہی فہیم نام غلام منعم خان خانان نے اوسکو بنایا تھا صراط مستقیم اوسکی تاریخ ہی وہانسے
چلکر بیست و ششم کو فیض آباد اودہ مین وارد ہوئین یہ شہر کنارہ دریای سرو جسکو گھاگرا بھی کہتے
ہین آباد ہی پانی اس دریا کا بہت اچھا ہی جانور دریائی اسمین بہت ہین عرض و عمق بھی بہت ہی
آبادی شہر کی متوسط ہی ہندو اس جگہ کو بہت متبرک جانتے ہین یہان سے پھر کوچ لشکر جانب
لکھنؤ ہوا دوم جمادی الآخرہ اثنای راہ مین بمقام دریاباد مزار سید امیر علی شہید پر فاتحہ پڑھا اور
صحیح حال اونکی شہادت کا یون سنا کہ اودہ اگلے زمانے مین پای تخت راجہ سری رام چندر مقتدای
ہنود کا تھا بحکم ظہیر الدین بابر بادشاہ سید موسی عاشقان نے سنہ ۹۲۳ نوسو تئیس ہجری مین
آثار باقی مقامای راجہ مذکور و مطبخ سیتا زوجہ اوسکے کو برابر کر کے مسجد تعمیر کی خیر باقی مادہ تاریخ

مسجد مذکور ہے اور اسی شہر مین مکان ہنومان مقرب راجہ مذکور بھی تھا محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
بادشاہ نے اوسکو منہدم کر کے مسجد بنائی تھی یہ دونون مسجدین بسبب کہنگی جابجا سے شکستہ و ریختہ
تھین راجہ درشن سنگھ زمیندار نائی اودھ نے گرد مسجد بابری حصار بنا کر نام اوسکا ہنومان گڑھی رکھا
اور بیراگیون کو وہان آباد کیا بیراگیون نے آہستہ آہستہ بنیاد مسجد کی مٹا دی اور مندر بنایا غریب
مفلس مسلمان جمع ہوئے بیراگیون نے عامل فیض آباد کو اپنا دوست بنا کر اونپر حملہ کیا اور مارا اور
انکے سرگروہون نے جو بنام مہنت مشہور ہین نواب علی نقی خان وزیر واجد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ
اور راجہ بالکرشن دیوان ریاست سے سازش کی اونھون نے چشم پوشی کر کے کچھ تدارک نکیا
سید امیر علی نے بحمیت اسلام بدلا اونکا چاہا بہت مسلمان اونکے رفیق ہوئے شہر لکھنؤ مین تہلکہ پڑ گیا
علمای لکھنؤ نے بایمای وزیر مذکور اہل اسلام کو رفاقت سید امیر علی سے باز رکھا بہت لوگ پھر گئے
وہ ساڑھے چار سو آدمی کے ساتھ فیض آباد کو گئے کپتان بارلو ملازم سرکار شاہ اودھ بحکم وزیر
فوج کثیر لیکر روانہ ہوا بست و ششم صفر روز چہارشنبہ ۱۲۷۲ ایک ہزار دو سو بہتر ہجری بمقام
شجاع گنج جس میدان مین سالار مسعود غازی اور ہندوون سے بڑی سخت لڑائی ہوئی تھی
کپتان مذکور اونسے مقابل ہو کر لڑا توپ و بندوق سے اونکو مع رفیقون کے مار ڈالا بعد ماہ
بست و ششم جمادی الاولی سنہ مذکور حکام فرنگ نے شاہ اودھ کو عشرت دوست غافل فرض
پاکر ریاست کو شامل ملک انگریزی کر لیا اور اونکی تنخواہ مقرر کر دی المختصر ششم جمادی الآخرہ کو
مع الخیر سواری لکھنؤ مین پہنچی بادشاہ باغ مین نزول ہوا حکام انگریزی نے استقبال و سلامی
و جملہ مراتب مقرریہ تعظیم کو ادا کیا بعد ہنگامۂ غدر اگرچہ قریب نصف شہر کو بسبب جرم بغاوت
حکام فرنگ نے کھود ڈالا اور عمارات عالی کو ڈھا دیا اس خرابی پر بھی جو دیکھا تو بڑا شہر تو عمارات
اچھے بازار دلچسپ مین اشیای خورد و نوش و اسباب نفیس ہر دیار بکثرت میسر ہوئی مکانات
بادشاہی کو بچشم عبرت دیکھا مختصر حال اونکا یہ ہے بادشاہ باغ جسمین ہم سب فروکش
ہوئے تھے نہایت وسیع و فسیح باغ ہے محل عشرت و فراغ ہے اس باغ مین ایک نہر کی بارہ دری ہے

خوش قطعی وسادہ کاری مین روکش گلبرگ تری ہی **قیصر باغ** تعمیر واجد علی شاہ اودھ
بہت عریض وطویل ہی اپنی وضع مین بےعدیل ہی انواع اشجار میوہ دار واقسام گلہای رنگا رنگ
اوسمین موجود ہین موقع کے ساتھہ عمارات عالیشان باکلسہای زر اندود ہین درودیوار پر
تصاویر مختلف الاشکال کشیدہ ہین اگر کوئی بچشم غور دیکھے تو اپنے بانی کے حال پر آبدیدہ ہین
اس باغ کی گلگشت مین کسیقدر دیر ہوئی تین ساعت نجومی مین چہارم باغ کی سیر سے طبیعت
سیر ہوئی **حسین آباد** امام باڑہ محمد علی شاہ اودھ کا بنایا ہوا ہی اوسمین دو تعزیے جسکو
اہل لکھنو ضریح کہتے ہین سونے چاندی کی سادہ کاری ہوئی دھری ہین اور مکان بہت نفیس
سنگ مرمر کا ہی اور فرش وشیشہ آلات سے آراستہ ہی صحن مین ایک بڑا حوض پرآب ہی اوسمین
ایک بجرہ پڑا ہی اوس بجرے مین ایک گھوڑے کی مجسم تصویر گھوڑے کے برابر ہی دروازہ بھی
اس مکان کا عالیشان اور ایک حمام سنگ مرمر کا بہت نفیس ہی احسن الدولہ برادر نواب
محسن الدولہ غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ کے نواسے مہتمم اس امام باڑے کے ہین ہمارے
آنے کی خبر سنکر تشریف لائے بہ تعظیم واخلاق ملے اور وقت رخصت گوٹے کے ہار اور پان کی
گلوریان دیے گئے **فرنگی محل** ایک محلے کا نام ہی اوسمین بیشتر علمای اہل سنت وجماعت
رہتے ہین وہان مولوی عبد الحکیم سے ملاقی ہوئی مولوی صاحب کو فاضل نیک رویہ
متواضع پایا **کوٹھی مارٹین** اس عمارت کو جیسا سنا تھا ویسا نہ دیکھا ہان کچھہ شیشہ آلات وعمدہ
فرش واسباب ولایتی اوسمین موجود ہی **امام باڑہ ومسجد ورومی دروازہ** نواب آصف الدولہ
بہادر مرحوم کا دیکھا اس مکان کو جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا ایسی مستحکم لداو چونہ وخشت کی عمارت
عالی ہندوستان مین کم ہی **دریای گومتی** پاٹ اس دریا کا بڑا اور گہرائی تھوڑی اور پانی سبک
وباطعم وشیرین ہی طرح طرح کی سیکڑون کشتیان اس دریا مین پڑی ہین پل آہنی جو اس دریا پر بنا ہی
بہت عمدہ قابل تعریف ہی **چھتر منزل** عمدہ ودلکش عمارت ہی کنگرے طلائی ہین درودیوار
تصاویر سے منقش ہی **کمپنی باغ** یہ بہت بڑا باغ ہی اس باغ مین خوشرنگ پھولون کے

اور اقسام میوہ ہای ولایت کے درخت لگے ہوئے ہین ایک مکان وسیع مین صدہا قسم کی
چڑیان نہایت خوشرنگ و خوبصورت اور جانور کمیاب پنجرون مین بند ہین خورشید خواجہ سرای
شاہ اودھ جو ہمارا نوکر تھا اوسنے عرض کیا کہ انکے سوا اور چند مکانات ذیل قابل ملاحظہ ہین
قصر فرح بخش دلکشا دلآرام دولت پورہ موتی باغ الماس باغ باغ محسن الدولہ
باغ منور الدولہ مجلسرای امین الدولہ کوٹھی روشن الدولہ استری منجن وزیر باغ
نگینہ کی بارہ دری بنارسی باغ مقبرہ نواب یمین الدولہ سعادت علیخان بہادر باغ مکا خیاط
عیش باغ نمونہ درگاہ حضرت عباس شبیہ نجف اشرف نقل کاظمین کربلای خدا بخش خان
کربلای عاشق علی کربلای عظیم اللہ خان چونکہ فرصت زائد نہ تھی اور سیر اکبر آباد بھی کرنا منظور
تھا اسلیے دوازدہم جمادی الآخرہ کو لکھنؤ سے کوچ کیا سولہوین تاریخ کانپور مین کنارہ دریای گنگ پر
لشکر پہونچا حکام کانپور نے پل دریای گنگ پر جو کشتیون سے مرتب تھا بڑا اہتمام اور چھڑکاو کرایا تھا
اور اکثر اہل کار استقبال کو آئے تھے بہت آسانی سے مع لشکر عبور کرکے کانپور مین ورود ہوا
میدان ریت پر خیمے استادہ کیے پہلے روز سیر نہر جو شعبہ نہر گنگ ہی فرمائی وہانکے کارپردازون نے
دروازے چھالون کے جو نہر مین نصب ہین اونکا کھولنا اور بند کرنا اور پانی کا چڑھانا اور کشتی کا
لانا اور نکالنا اور پانی کو پنچکیون کیطرف جاری کرنا اور بند کرنا سوا اسکے اور جو صنائع جو اوسکے
متعلق ہین بہت چستی اور چالاکی سے دکھائے حقیقت مین ایک صنعت عجیب نکالی ہے کہ پانی کو
اختیار مین کر لیا ہے بعد ملاحظہ کارپردازون کو انعام دیا اور بہت خوش کیا اکثر عمائد کانپور کے
مستدعی اور متکلف ضیافت ہوئے از انجملہ محمد عبد الرحمن خان شاکر مہتمم مطبع نظامی کی درخواست
بنظر محبت و خلوص پذیرا ہوئی اور صاحبون کو جواب ہوا دوسرے روز دربار عام کیا احکام اور
عمائد شہر آکر اور مشرف بملازمت اور اخلاق رئیسانہ سے خرم اور خوشنود ہوئے آٹھ بجے
سے گیارہ بجے تک دربار عام رہا وقت رخصت عطر و پان عنایت ہوا بعد ادای نماز ظہر کوچ
کیا وہانسے بکوچ متواتر سوم رجب کو اکبر آباد پہونچے باغ نور افشان مین اوترکر کھانا کھایا بعد

نورجہان بیگم نورالدین جہانگیر بادشاہ کی بی بی کا ہی فی زمانا اوسمین بجز روشہای سنگین اور
دو تین حوض اور کوئی عمارت سابق نامی نہین ہی لیکن نورجہان بیگم کا نام مشہور ہی اسلیے مختصر حال
اونکا لکھا جاتا ہی خواجہ غیاث اکبر بادشاہ کا نوکر تھا اوسکی بیٹی مسماۃ مہرالنسا نہایت جمیلہ شاعرہ
تھی خواجہ نے اوسکی شادی علی قلی خان جاگیردار شہر بردوان واقع صوبہ بنگالہ سے کردی تھی
زمانہ شاہزادگی مین جہانگیر نے اس خوبصورت عورت کو ناگہان دیکھا تھا اوسدن سے اس
عورت پر عاشق تھا مگر اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہا بستم جمادی الآخرہ سنہ ۱۰۱۴ ایکہزار چودہ
ہجری کو جب بادشاہ ہوا مخفی شوہر مہرالنسا کے قتل پر آمادہ ہوا علی قلیخان کو بردوان سے
اپنے پاس بلایا یہ شخص ایرانی شجاع و زورآور تھا ایک روز ایک شیر گرسنہ قوی ہیکل کو میدان مین
چھوڑوادیا اور علی قلیخان کو حکم دیا کہ بے شمشیر و تیر شیر سے مقابلہ کرو خان مسطور نے براہ
مردانگی شیر سے مقابلہ کیا اور پیش قبض سے اوسکو مار ڈالا اونھون نے بظاہر خوش ہوکر خطاب
شیرافگن خان دیا پھر ایک فیلبان کو خفیہ حکم دیا اوسنے مست ہاتھی کو اونپر ہول دیا اس بار بھی
بچ گئے اور تلوار سے ہاتھی کو مارا پھر رخصت لیکر بردوان کو چلے گئے سنہ ۱۰۱۵ ایک ہزار پندرہ
ہجری مین جہانگیر نے قطب الدین خان کو بظاہر خدمت صوبہ داری بنگالہ دے کر پوشیدہ
شیرافگن خان کے قتل کے لیے بھیجا یہ چند بہادر آدمی لیکر شیرافگن خان کے پاس گیا اثنای
گفتگو مین خانہ جنگی ہوئی شیرافگن خان و قطب الدین اور چند آدمی مارے گئے جہانگیر نے خبر
پاکر مہرالنسا کو طلب کیا اور اشرف النسا نورجہان بیگم کا خطاب دیکر نکاح کرلیا اور اسدرجہ
تعشق ہوا کہ تمام کاروبار سلطنت حوالہ نورجہان بیگم کردیا یہانتک کہ فرمان شاہی پر بھی
مہر نورجہان بیگم کی ہوتی تھی سجع مہر یہ ہی ؎ نورجہان گشت بفضل الٰہ ٭ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ
اور سکہ جہانگیری پر ایک طرف جہانگیر و نورجہان کی تصویر اور ایک رخ پر یہ شعر لکھا تھا
بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ٭ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ٭ خواجہ غیاث والد نورجہان
وزیر ہوئے اونکے بھائی مرزا ابوالحسن کو یمین الدولہ آصف خان خطاب ملا ارجمند بانو دختر

آصف خان مخاطب بہ ممتاز محل جنکا مزار تاج گنج آگرہ مین ہے شاہجہان بادشاہ پسر جہانگیر
بادشاہ سے منسوب ہوئین سنہ ۱۰۵۵ ایک ہزار پچپن ہجری لاہور مین نورجہان بیگم کا انتقال ہوا
باغ شالامار لاہور مین جہانگیر کی قبر کے برابر انکی قبر ہے یہ بیت طبع زاد نورجہان بیگم ہے بیت
کشادہ غنچہ اگر از نسیم گلزار است * کلید قفل دل ما تبسم یار است * اور اکبرآباد کا پرانا نام آگرہ ہے آگرہ
زبان یونانی مین قلعہ کو کہتے ہین اب جو قلعہ لب دریای جمنا موجود ہے وہ اکبر بادشاہ کا بنایا
ہوا ہے حکام فرنگ نے اوسمین سامان جنگ اقسام اسلحہ و توپ گولہ بہت آراستگی و سلیقے سے رکھا ہے
ایک ہفتہ اس شہر مین مقام ہوا باغ و مقبرہ تاج گنج اس شہر مین بے مثل عمارت ہے جتنی کوئی اوسکی
تعریف کرے سچ ہے دروازے پر سورہ والفجر بخط طغرا کندہ ہے خط کی جودت لکھنے سے متعلق ہے
چالیس بیگھہ زمین باغ کی ہے روشین مرمر کی ہین حوض کلان پانی سے لبالب ہوا مین ایک سو
بیس فوارے ہین غرب مسجد عالیشان شرق سو نقل مسجد موسوم بجماعت خانہ خوش قطع
بلند ارکان چارون گوشہ باغ پر چار منارے بلند ہین مقبرے کی عمارت مثمن سنگ مرمر کی ہے
ہر پہل پر منارہ جملہ آٹھ منارے اوسکے بیچ مین بڑا گنبد عالیشان ہے مقبرے کے اندر چار طرف چار
دالان کلان اور چار خورد اوسکے بیچ مین حجرہ مربع اور سب اندر باہر در و دیوار پر گلکاری ہے آیات
قرآن مجید اس خوبی سے منقوش ہین کہ زبان اوسکے وصف مین قاصر ہے ضریح مزار بیچ بالا سنگہای
رنگارنگ سے آراستہ اور قبور اصلی تہ خانے مین ہین ایک قبر ارجمند بانو ممتاز محل کی دوسری
قبر شاہجہان بادشاہ کی تعویذ بادشاہ پر یہ عبارت رقم ہے مرقد منور و مضجع مطہر پادشاہ رضوان جایگاہ
خلد آرامگاہ اعلی حضرت علیین مکانی فردوس آشیانی صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی
طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ در شب بیست و ششم شہر رجب سنہ ۱۰۷۶ ایک ہزار و ہفتاد و شش ہجری
ازین جہان فانی بہ منزلگاہ جاودانی انتقال کردند اسکو دیکھکر پھر عمارت قلعہ کو دیکھا دیوان عام
دیوان خاص تخت گاہ مثمن برج نگینہ مسجد جھول بھلیان خوش آب مچھی بھون شیش محل
زنانہ باغ یہ سب مکانات سنگ سرخ و سنگ مرمر کے بنے ہوے ہین در و دیوار سب دلخواہ

بارہ دری جواہر سے مرصع تھی اب صرف جواہر کے نگون کے نشان پتھرون پر عیان ہین
کہتے ہین کہ سورج مل جاٹ کا تصرف جب مکانات شاہی پر ہوا اوسکے اہل فوج نے نگینے
اوکھاڑ لیے موتی مسجد کی سادہ کاری و شفافی سنگ مرمر کی تعریف نہین ہوسکتی اس عمارت
بیمثل کو دیکھکر باغ سکندرہ کو دیکھا یہ باغ آگرے سے تین کوس کے فاصلے پر ہے زمین باغ
دو صد و ہشتاد و چہار بیگھہ ہے گرد باغ فصیل پختہ بارہ گز بلند ہے چہار گوشہ پر چار منارہ بلند اور
روشین باغ کی بیس گز عریض سنگ سرخ کی ہین اور نہرین پانی کی ہر چمن مین جاری ہین وسط
باغ مین اکبر بادشاہ کا مقبرہ ہے اور قریب مقبرہ ایک حوض کلان ہے یہ مقبرہ عالی سنگ سرخ
و مرمر اور سنگ ابری و موسی اور سنگ زرد سے بکمال لطافت و استحکام بنا ہے گنبد مثمن ہے
اندر باہر بخط طغرا کتابے نقش ہین اور درون پر اشعار فارسی کندہ ہین ازانجملہ یہ ایک رباعی
اور چند بیت مثنوی کی ہین رباعی

روشن ز سایہ آتش رخ تابندہ اخترست
از روضہ منورہ شاہ اکبر است

طاقیکہ از رواق نہم چرخ برترست
این طاق زیب نہ فلک و ہفت اخترست

مثنوی

بنام شہنشاہ ملک قدم

کہ ذاتش مبرا بود از عدم
دو عالم ز فیض ازل آفرید
بشاہان با افسر تاج و گنج
رہ داوری را چو گیرند پیش
بود سایہ ذات پروردگار
ببالای زرینہ مسند نشست
دل اہل عالم از و گشت شاد
چو از عدل آباد کرد این جہان
از دو عالم قدس آباد باد

ہمہ بادشاہان روی زمین
یکے گردیہان و دیگر پدید
کہ از عدل ایشان شود روزگار
شناسند بیگانہ را ہمچو خویش
ز نہ صد فزون بود و ہشت و دو سال
بتخت ادگشت افلاک پست
بگیتی دو افزون پنجاہ سال
سوا انجہان رفت فرخنده وار

از و صاحب تاج و تخت و نگین
بخشید آنکہ سرای سپنج
شگفتہ تر از باغ در نو بہار
شہے کو چنین نیست در روزگار
کہ اکبر شہ آن سایہ ذوالجلال
جہان را ابیار است از عدل و داد
چنین کرد شاہی نہ روی جلال
روانش ہمیشہ ز حق شاد باد

اس مقبرے مین بھی مثل مقبرہ تاج گنج درجہ بالا مین نقل قبر کی

اور تہ خانہ مین اصل اور سواے قبر اکبر بادشاہ کے آرام بانو شکر النسا بیگم اصالت بانو شہزادہ خانم
دختران اکبر اور رقیہ سلطان بیگم زوجہ اکبر اور قبر سلیمان شکوہ اور چند قبر لامعلوم الاسم ہین
بعد سیر اماکن نامی آگرہ نوین رجب کو کوچ اور گیارھوین کو شہر متھرا مین مقام کیا سیکڑون بتخانے
دیکھے ازانجملہ منی رام سیٹھ کے مندر کو بہت آراستہ پایا بتخانون کی نقاشی قابل تعریف ہی
پتھرون پر ایسی نقاشی کی ہی کہ موقلم کی معلوم ہوتی ہی اور ایسا ہی حال بندرابن کا ہی جس وقت
سواری وہان پہونچی منی رام سیٹھ کے گماشتے حاضر ہوے اور مندرون مین سیر کو لیگئے یہ مندر
بہت کلان اور دروازہ اسکا عالیشان ہی تمام در و دیوار پر بت بشکل گاو و شیر و بندر و مرد
و زن و مار و ماہی بنے ہوے ہین اور اس بتخانے کے احاطے مین ایک باغ پر فضا ہی حوض
و فوارے سلیقے کے ساتھ ہین ایک نہر ہی چھوٹی تالاب کی طرح گرد اوسکے سنگ مرمر کی چھوٹی
چھوٹی محرابون کی عمارت ہی بعد سیر و تماشا راستے مین ایک انبوہ ملا وہ سب گاتے بجاتے ہوے
ایک بت سیاہ کو تخت روان پر لیے جاتے تھے اور دو آدمی برہنہ سر بت کے دونون طرف
ایک چھتری لیے ہوے دوسرا پنکھا لیے ہوے چلے جاتے تھے معلوم ہوا کہ ٹھاکر جی سیر
باغ کو جاتے ہین ایک آدمی نے کہا چھتری کو اپنے ٹھاکر کے چہرے سے علحدہ کرو ہماری
سرکار تمھارے ٹھاکر کو دیکھینگی اونھون نے کہا ٹھاکر جی پر دھوپ آویگی یہ کہکر پھر تخت روان
کو کھڑا کر دیا اور کہا نذرانہ ٹھاکر جی کا لاؤ جناب ممدوحہ نے جواب دیا کہ مقیم مسافر کی تواضع
کرتا ہی ٹھاکر جی ہمکو نذر دین یہ کہکر وہان سے چلے پھر بستم ماہ رجب کو شاہجہان آباد پہونچے
یہ شہر زمانہ دراز سے پایہ تخت ہندوستان ہی تواریخ ہند مین اسکا حال تفصیل سے لکھا ہی
چند بار آباد ویران اور چند نام سے موسوم ہوا پہلا نام اسکا ہستنا پور تھا پھر دہلی پھر تغلق آباد
پھر شیر منڈل اور اخیر مین شاہجہان آباد ہوا فصیل شاہجہان آباد کی باہر ہر طرف کوسون تک
نشان آبادی پایا جاتا ہی چنانچہ موضع فرید آباد سے شاہجہان آباد تک کہ بارہ کوس کا فاصلہ ہی نشان
مکانات منہدم کے اب تک موجود ہین کتاب آثار الصنادید مین اس شہر کا حال مفصل لکھا ہی

مزار سلطان نظام الدین اولیا و خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی اماکن متبرک سے ہین احاطہ
ان مزارون مین اکثر صلحی و اولیا اور شہزادون کی قبرین ہین ان دونون مزارون پہ
فاتحہ پڑھکر جھرنے کی سیر کی یہ بہت فضا کی جا ہے زیر کوہ ایک بہت بڑا حوض بنا ہوا ہے
اوسمین پہاڑ پر سے پانی گرتا ہے لب حوض دالان بنے ہوتے ہین جو کوئی سیر کو آوے
آسایش پاوے آنب کے درخت بھی وہان بہت ہین پھر سیر کنان خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی کے مزار پر جانا ہوا وہان منارۂ مسجد قوۃ الاسلام جسکو سلطان شمس الدین التمش نے
بنایا تھا اور اب وہ منارہ بلند بنام لاٹ قطب صاحب مشہور ہے اوسپر بہت کتابی نقش ہین صدہا
مقابر امرا و سلاطین سواد دہلی مین سر بفلک افراشتہ ہین از انجملہ مقبرۂ ہمایون بادشاہ
و منصور علیخان لاثانی ہین لال قلعہ دہلی کو بھی دیکھا دیوان عام و خاص اور فصیل و بروج
پہلی عمارت سے موجود باقی منہدم ہے اینٹ چونہ پتھر کے ڈھیر بچشم عبرت دیکھکر
سلیم گڈھ کو گئے ریل کے لیے جو پل دریای جمنا پر تعمیر ہوتا تھا اوسکو دیکھا اور زینت المساجد
کیطرف سے جامع مسجد شاہجہانی کے دیکھنے کو روانہ ہوئے مسجد کا دروازہ بند تھا ہمارے
لیے حکام انگلسیہ نے کھلوا دیا مسجد دیکھکر اپنی فرودگاہ کو روانہ ہوئے ستائیسوین رجب کو بطرف
سمت جیپور کوچ کیا یازدہم شعبان مع الخیر پونہچے مہاراجہ صاحب والی جیپور نے
[illegible]
دروازہ شہر تک بطرح استقبال کیا کہ جب سواری کا ہاتھی باتفاق پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر
بھوپال شہر پناہ کے دروازے پر پہنچا قریب دو سو سوار و پیادہ رنگین جھنڈیان ہاتھون مین
لیے ہوئے ادب کے تفاوت سے [illegible] موجود تھے اونکے پیچھے قریب تیس آدمی کے
برادری راجہ صاحب کے گھوڑون پر سوار آکر دروازے کے برابر پرا باندھکر کھڑے ہوگئے
دروازے کے باہر گولہ اندازون نے توپون کی سلامی سر کی راجہ صاحب بہادر باتفاق
اجنٹ صاحب بہادر جیپور سواری فیل نمودار ہوئے ہودج فیل سواری راجہ صاحب طلائی
ہندوستانی تھا اجنٹ صاحب بہادر جیپور کے ہاتھی کا ہودا انگریزی نقرئی تھا راجہ صاحب بہادر

سفید انگرکھہ پہنے اور سرخ پگڑی باندھے تھے گلے مین ایک کنٹھا زمرد کا کمر مین کٹار پٹکے مین تلوار
تھی دوسری تلوار مرصع سامنے ہودے مین دھری تھی ادھر سے جناب ممدوحہ و ایجنٹ صاحب بہادر
بھوپال نے ہاتھی سواری کا بڑھا کر مہاراجہ صاحب سے ہاتھ ملایا طرفین سے مزاج پرسی ہوئی باہم
روانہ ہوئے کمپنی و رسالہ وردی پوش نے قاعدے کے موافق سلام کیا تمام راہ سپاہ کا ہجوم تھا
آہستہ آہستہ راجہ صاحب کے محل تک سواری پہونچی محلسرا کے دروازے اور صحن مین متعدد توپین دروازے
جب طے ہو گئے اور ہر دروازے پر فوج نے سلام کیا چوتھے دروازہ محل پر سواری پہونچی راجہ صاحب
ہاتھی پر سے اوتر کر بڑا دالان پہنچکر پانچوین دروازہ محل پر آکر کھڑے ہوئے جب ہم سب ارکان ریاست
و صاحبان انگریز بہادر وہان پہنچے خدم و حشم و سپاہ کا ازدحام بہت تھا مہاراجہ صاحب بہادر
بارہ دری مین لیگئے شامیانہ زرقی چوب کے نیچے دو کرسیان بچھی تھین ایک پر راجہ صاحب بہادر
دوسری کرسی دست راست پر جناب ممدوحہ تھین دست چپ پر بھوپال و جیپور کے ایجنٹ بہادر
کرسیون پر بیٹھے اور اونکے برابر برادران راجہ صاحب بیٹھے اس مجلس مین قریب تین سو کرسی بچھی
ہوئے تھے شیو دین کامدار بغل کرسی راجہ صاحب پر بیٹھے جناب ممدوحہ کے دست راست پر
ارکان دولتخواہان ریاست بھوپال بیٹھے قوال آئے اور گانے پھر سلام کر کے رخصت ہو گئے پچیس طائف
لباس تکلف سے مع ایک طبلہ نواز و دو سارنگی نواز آئین اور ناچنے لگین تھوڑی دیر کے بعد مہاراجہ صاحب
نے عطر و پان و حمائل گل اپنے ہاتھ سے جناب ممدوحہ اور ہر دو ایجنٹ صاحب بہادر اور میان
فوجدار محمد خان اور نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر مدار المہام صاحب بہادر کو دیا باقی اہل مجلس کو
نائب ریاست جیپور نے تقسیم کیا پھر رخصت ہو کر اپنی فرودگاہ کو آئے دوسرے دن راجہ صاحب
بہادر نے ملاقات کا عزم کیا اور بارہ دری رام باغ ملاقات کے لیے مقرر ہوئی جناب ممدوحہ نے
مع مدار المہام صاحب بہادر و دو بنفس نفیس [illegible] تک استقبال کیا جب سواری راجہ صاحب بہادر
رام باغ کے دروازے پر پہونچی توپون کی سلامی سر ہوئین چونکہ ریاست ہمراہ توپین نہ تھین راجہ صاحب نے
براہ اخلاق اپنے توپخانہ کو حکم دیا تھا کہ نواب بیگم صاحبہ جسقدر توپین چاہین طلب فرمالین

اسیطرح جسدن سے جےپور کی عملداری مین ہم سب داخل ہوئے تھے جاگیرداران ریاست جیپور
کو حکم تھا کہ سلامی کی توپین سر کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور علاقہ خاص راجہ صاحب بہادر مین
راجہ صاحب بہادر کیطرف سے توپون کی سلامی سر ہوتی تھی غرضکہ جب سواری اونکی داخل رام باغ
ہوئی بارہ دری تک حافظ محمد حسن خان نائب بخشی اور میر دبیر ریاست نے استقبال کیا دوسری
بارہ دری تک میان فوجدار محمد خان اور نواب امراؤ دولہ بہادر گئے لب فرش تک خود جناب محمد وجیہ
نے استقبال کیا اور جس سامان سے راجہ صاحب نے ملاقات کی تھی اوسیطرح ادہر سے بھی کی گئی
اور کشتیان تحفجات و فیل و اسپ وغیرہ پیش ہوئین پھر راجہ صاحب بہادر رخصت ہوئے سیزدہم
شعبان روز پنجشنبہ کو راجہ صاحب بہادر نے لشکر کے لیے سامان خشک و دعوت کا بھیجا اور ہمکو
اذن کھانا کھانے کا اپنی محلسرا مین دیا بعد مغرب برادران و مقربان ستّرہ (۱۷) آدمی کے ساتھ
محل سرا کو گئے کیونکہ راجہ صاحب بہادر وہان موجود تھا خود نہ تھے جناب محمد وجیہ نے راجہ صاحب بہادر کو
سلام کہلا بھیجا اونھون نے بھی جواب سلام بھیجا جس مکان مین کھانا کھایا وہان ایک
بڑا حوض پانی سے لبالب تھا اوس حوض مین ایک چبوترہ تھا جسمین فوارہ لگا ہوا تھا حوض کے
چارون طرف دالان تھے اونمین کسبیان ناچتی تھین تھوڑی دیر کے بعد ناچ موقوف ہوا
دسترخوان بچھایا گیا کھانا آیا سب نے کھایا ایک سو پچیس قسم کا کھانا دسترخوان پر چنا گیا تھا
سب لذیذ و پر تکلف تھا متصل اوس مکان کے دوسرا کمرہ تھا اوسمین دعوت صاحب ایجنٹ
جےپور و بھوپال تھی میزون پر انگریزی کھانا چنا ہوا تھا کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے سیر آتشبازی
کے لیے ایک چھت مکان وسیع مین پہنچے اوسمین کرسیان بچھی ہوئی تھین پنڈت شیودین
مختار ریاست اوس جگہہ بیٹھے تھے ہمکو دور سے دیکھ کر تعظیم کے لیے اوٹھے اور بڑی تکریم سے
بٹھایا سامنے اوس دالان کے ایک حوض بہت لنبا چوڑا بنا تھا اوسمین چالیس پچاس فوارے
چلتے تھے وہان کشتی سجنے کی آئین آتشبازی سر ہوئی پھر وہان مہاراجہ صاحب بہادر رونق بخش
تھے ہم سب مع دونون ایجنٹ صاحب بہادر گئے مہاراجہ صاحب بہادر سے ملاقات ہوئی قریب دو سو

آدمی کرسی نشین اس محفل مین تھے کسبیان زرین لباس پہنے ہوئے ناچتی تھین جب
طرفین سے مراسم عرفیہ ادا ہو چکے تھوڑی دیر اوس محفل مین ٹھہر کر رخصت چاہی مہاراجہ
صاحب بہادر نے ایک ایک حمائل زرتار اور ایک ایک پھولون کا ہار اور ایک ایک بیڑہ پان
حسب معمول سب کو دیے جناب ممدوحہ نے کہا آپ نے بہت اخلاق و تواضع جو سردارون
کو سردارون کے ساتھ چاہیے ہے کیا اس مخلص نوازی سے مین بہت خوش ہوئی
پھر رخصت ہو کر فرودگاہ کو آگئے دوسرے روز پنڈت شیودین ہمارے دربار مین آئے
اور کہا ہم نے حضور و مہاراجہ صاحب بہادر کی ملاقات کے باب مین بہت سعی کی
برادران ریاست نہین چاہتے تھے کہ ملاقات ہو اور وجہ کوشش یہ تھی کہ مین دل سے
چاہتا تھا کہ دو رئیس بزرگ مین اتحاد کا ہونا بہت اچھا ہے پھر ذکر بندوبست زمانہ غدر کا
کیا اور کہا ایجنٹ صاحب بہادر بار بار آپ کی تعریف کرتے تھے جناب ممدوحہ نے پوچھا
ریاست جیپور مین کتنی فوج ہے اور حاصل ملک کا کس قدر ہے کہا فوج بیس ہزار ہے ملک ایک
کروڑ کا ہے چھتیس لاکھ روپیہ کے جاگیردار ہین چھتیس لاکھ روپیہ خیرات مین جاتا ہے چھتیس لاکھ
روپیہ ریاست مین خرچ ہوتا ہے پھر پنڈت مذکور رخصت ہوئے جیپور شہر اوسکا اچھا ہے عمارت
دلچسپ راستے چوڑے صاف سیدھے ہین باغات سرسبز و دلکش ہین امیر کی عمارت
منقش دیدنی کہ خوش چہرہ و شادمان کی ہی ہے یازدہم شعبان کو جیپور سے کوچ کیا بست و پنجم
شعبان کو شہر اجمیر مین پہونچے خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر فاتحہ پڑھا اس مزار کے گرد بہت
حجاوین خلاف شرع شریف مرقد کی تعظیم بیحد کرکے اونکی روح کو آزار دیتے ہین سلخ شعبان کو
وہان سے کوچ کیا بارھوین رمضان کو چھاونی نیمچ مین اور بیسوین کو چھاونی آگر مین اور
انتیسوین کو چھاونی سیہور مین و تیسری شوال کو بھوپال مین پہونچے القصہ چہار شنبہ
شش ماہ و ہشت یوم مین سیر کرکے اپنے گھر آئے علاوہ مصارف معمولی اور قیمت اشیای خرید
شصت و ہشت ہزار و یکصد و پنجاہ و چہار روپیہ دو آنہ پاؤ بالا اس سفر مین خرچ ہوا

فصل ششم بیان مین سفر اکبر آباد کے

جناب ممدوحہ نے حال اس سفر کا یون ضبط کیا ہی کہ جسوقت تحریر ہجنس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ
بھوپال سے ظاہر ہوا کہ ماہ فروری سنہ ۱۸۶۱ یکہزار آٹھہ سو اکسٹھ عیسوی مین نواب گورنر جنرل بہادر
ولیسرای کشور ہند اکبر آباد مین تشریف لاوینگے اور تمامی سرداران ہند اونکی ملاقات کو جاوینگے
ششم جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۷۷ ایک ہزار دوسو ستتر ہجری کو مین ارکان و اخوان اور خدم
و حشم کے ساتھ کہ سب دو ہزار چار سو ستر آدمی شمار مین آئے تھے بھوپال سے کوچ کر کے
قصبہ بیرسیہ کو گئی اور وہان سے غرہ رجب کو سمت اکبر آباد راہی ہوئی چہارم رجب کو شہر
سرونج مین اور بارہوین کو چھاونی گنا اور انیسوین کو چھاونی شیوپوری اور اٹھائیسوین
روز دوشنبہ کو گوالیار مین پہونچی پھول باغ کے میدان مین فروکش ہوئی جا سردار نامی
مہاراجہ صاحب سیندھیہ بہادر نے استقبال کیا اور سامان ضیافت کا تمام لشکر کو دیا مہاراجہ
صاحب شہر جہانسی مین تھے خبر سنکر تشریف لائے اور خوب ملاقات ہوئی پنجم شعبان
روز دوشنبہ آٹھ بجے دن کو مع ہیجدہ ارکان بھوپال اور صاحب کلان بہادر سیہور کے
مہاراجہ صاحب کے مکان پر گئی اونیس ضرب توپ کی سر ہوئین اور ہسٹولیہ صاحب نے بگھی تک
استقبال کیا دو کمپنی تلنگانے سلامی ادا کی جسوقت جلسہ مین گئی ایک کمرے مین کہ بہت
مکلف و آراستہ تھا اور جسمین اوسکے ایک شامیانہ باناتی مع چوبہای نقرہ کھڑا تھا داخل ہوئی
مہاراجہ صاحب نے دس قدم بڑھکر مصافحہ کیا کرسی پر بیٹھایا اس جلسہ مین قریب پچاس آدمی کے
کرسی نشین تھے بعد گفتگوی عرفی و رسمی کے مہاراجہ صاحب بہادر نے اول مجکو عطر دیا پھر
صاحب کلان بہادر و منشی عبد الحی خان و نواب معز محمد خان اور نواب عمراؤ دولہ کو دیا اور
بیڑہ پان کا صرف مجکو اور صاحب کلان کو اپنے ہاتھ سے دیا اور باقی آدمیون کو اوسکے
نائب نے تقسیم کیا اسیطرح تقسیم ہار پھولون کی ہوئی پھر ایک کشتی مین دو دو رومال ضیف
عرق گلاب سے تر کیے ہوئے آئے مہاراجہ صاحب نے ایک مجکو اور دوسرا صاحب کلان کو دیا

پھر رخصت ہوئی مہاراجہ صاحب نے لب فرش تک مشایعت کی دوسرے دن ششم ۶ شعبان
سنہ ۱۲۷۹ ایکہزار دوسو اوناسی ہجری مطابق بست و ہفتم جنوری سنہ ۱۸۶۳ ایکہزار آٹھ سو تریسٹھ
عیسوی روز سہ شنبہ مہاراجہ صاحب بہادر خیمے مین آئے وہی مراسم ادھر سے بھی ادا کیے
گئے وقت آمد و رفت کے اکیس ۲۱ فیر توپ کی سر ہوئین سوار و پیادہ رسم سلامی بجا لائے
انتظام سواری مہاراجہ صاحب بہادر اسطرح پر تھا کہ آگے آگے ناقہ سوار تھے پھر جوق جوق
پیادگان میواتی پھر گروہ قرابین برداروں کا پھر حلقہ ہاتھیوں زردوزی جھولوں والے درباریوں
نہ ہودج ہای مکلف سے آراستہ پھر اسپ کوتل ساز و یراق طلائی و نقرئی سے آراستہ پھر گروہ
چوبداران با عصاہای نقرئی شیر دہان عقب انکے ہرکارے پھر بان بردار پھر علم بردار پھر پلٹن
ترپ سواران رجمنٹ لین پھر چار سرداران ریاست پھر مہاراجہ صاحب بہادر خود اسپ
سبز پر سوار تھے پیچھے انکے افسران فوج و سواران سرخ وردی یازدہم ۱۱ شعبان کو گوالیار سے
متوجہ اکبرآباد کی ہوئی بستم ۲۰ شعبان مطابق دہم فروری روز سہ شنبہ اکبرآباد مین داخل ہوئی
آگرے کے کلکٹر صاحب بہادر نے استقبال کیا شلک توپوں کی حسب دستور سر ہوئی بائیسوین ۲۲
شعبان دیورنڈ صاحب بہادر سکتر اعظم مع چند صاحبان عالیشان لارڈ صاحب بہادر کیطرف
سے تشریف لائے جانب جناب ممدوح سے سلام کہا مزاج پوچھا تھوڑی دیر بیٹھے رسم عطر
و پان عمل مین آئی شانزدہم فروری روز دو شنبہ کو لارڈ صاحب بہادر کے دربار خاص مین مع اعزہ
اخوان و ارکان ریاست فیل سواری کی ایک سکتر اور ایک صاحب لارڈ صاحب بہادر
پولٹکل اجنٹ بھوپال نے پانسو قدم تک پیشتر جا کے اور دیورنڈ صاحب بہادر سکتر اعظم
اور سیٹن صاحب بہادر سکتر انڈیا نے مسند تک استقبال کیا انیس ۱۹ توپ سلامی کی سر ہوئی
لارڈ صاحب بہادر نے لب فرش تک تعظیم دی سکتر صاحب بہادر نے کہا لارڈ صاحب بہادر
فرماتے ہین کہ لارڈ کیننگ صاحب بہادر جسوقت لندن کو گئے تھے تعریف جناب عالیہ معظمہ
سے بہت کی وہ خوش و مشتاق ملاقات کی ہوئین مینے کہا مین انکے ادنی تابعین مین ہون

یہ اونکی مہربانی ہے کہ مجکو یاد فرماتی ہین سکتر نے کہا تمھارا ارادہ مکہ شریف جانے کا ہے
مینے کہا ہان وہانکا جانا ایکبار فرض ہے انشاء اللہ جب جاؤنگی آپ کو لکھون گی بیٹی میری
شاہجہان بیگم آپکے زیر سایۂ عاطفت ہے کہا ہمکو اونکا بہت پاس و خیال ہے پھر سکتر صاحب بہادر
نے کہا تم سیر فتحپور سیکری وغیرہ کی چاہتی ہو لارڈ صاحب بہادر اس ارادے سے خوش ہین
کیونکہ اونکو خود شوق دیکھنے بلاد کا بہت ہے مینے کہا اونکی سیر پادشاہانہ ہے اور ہمارا جانا تفریح خاطر
و تیزی عقل کے لیے ہے کیونکہ سفر سے بہت تجربہ حاصل ہوتا ہے پھر رخصت ہوکر اپنی فرودگاہ کو
آئی ہفدہم فروری مطابق بست و ہفتم شعبان دربار عام گورنری مین گئی لارڈ صاحب بہادر نے
جو تقریر کہ سر دربار کی یہ ہے آی سرداران ہند مینے یہ مجلس بتقریب دو غرض ایک ملاقات تمھاری
دوسرے تبلیغ حکم ملکہ معظمہ کی منعقد کی ہے ملکہ معظمہ کو سرداران ہند کی رعایت و بہبود
منظور ہے اور مین بہت شکر کرتا ہون کہ تم سب میرے حسب الطلب فوراً یہان آگئے جو کہ ہماری
تمھاری اول دربار خاص مین ملاقات ہوئی ہے اسواسطے اسوقت ضرورت گفتگوی طویل کی
نہین ہے مختصراً بمقدمہ حال ہند چند مراتب بیان کرتا ہون کہ اونکی بجا آوری سب پر فرض ہے
بالفعل ہندوستان مین فساد نہین ہے اور سرداران زمانہ مغلوب اور قوت و شوکت ملکہ سے
بخوبی واقف ہین منظور ہے کہ ایسے وقت مین خیال فتح غیر ملک سے باز رہکر جسقدر ممکن ہووے
راحت و ترقی دولت ہند کے لیے کوشش کیجاوے ریل و تار برقی عجائبات سے ہے تمام
کشور فرنگ نے اس سے فائدہ پایا ہے اور صاحب دولت ہوگئے ہین تم بھی اس کام مین ہمت
مصروف کرو اور فائدہ اوٹھاؤ اور تعلیم رعایا و تقرر مدارس و تعمیر رستون و استعمال ہنر مین
مشغول ہو کہ تمکو اور تمھاری رعایا کو فائدہ و راحت پہونچے اور مین بہت خوش ہوا اکثر سردارون
نے اپنی ریاستون مین محصول بیفائدہ کو کہ موجب نقصان تجارت کا تھا موقوف کردیا جو کہ سرکار
انگلیسیہ والی تمام ہند کی ہے لہذا پیشگاہ ملکہ سے ایک فوج قاہرہ پر ہماری حکومت ہے کہ اگر کسی جگہہ
فساد دیکھون سزا دون اور جو آدمی کہ ہند کی بہبودی مین کوشش کرین اونکی حمایت کرون پس

ای سرداران اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون تم امن وامان سے اپنے اپنے ملک کو جاؤ بعد
اس کلام کے دربار برخاست ہوا ہیجدہم [18] فروری کو حسب قاعدہ لارڈ صاحب بہادر میرے خیمے مین
تشریف لائے مدارج تعظیم مقررہ اس طرف سے ادا ہوے نوزدہم [19] ماہ مذکور کو لارڈ صاحب
بہادر آگرے سے تشریف لے گئے نہم [9] رمضان مطابق ہشتم فروری مین آگرے سے طرف
بھوپال کے روانہ ہوئی گیارھوین شوال مطابق یکم اپریل روز چہارشنبہ داخل بھوپال ہوئی اس
سفر مین زائد مصارف معمولی سے اکتالیس ہزار چھ سو چھتیس روپیہ پونے چار آنہ صرف ہوئے

نذر لارڈ صاحب بہادر	خرچ سفر
[illegible]	[illegible]

لارڈ صاحب بہادر سے خلعت قیمتی سترہ ہزار ایک سو روپیہ کا مجھکو عنایت ہوا

ساتوین فصل سفر مکہ معظمہ کے بیان مین

جب والدہ ماجدہ نے ریاست کے انتظام سے فراغت پائی مکہ معظمہ کے جانے کا قصد کیا
اونکی مان وماموں نواب قدسیہ بیگم ومیان فوجدار محمد خان بھی اونکے ساتھ ہوئے تاریخ
بائیسوین [22] جمادی الاولی سنہ ۱۲۸۰ ایک ہزار دوسو اسی ہجری مطابق پنجم نومبر سنہ ۱۸۶۳ ایک ہزار
آٹھ سو ترسٹھ عیسوی روز پنجشنبہ کو بھوپال سے نکلکر تین روز شہر کے باہر باغ فرحت افزا مین
قیام کیا قافلہ مرد وزن کو کہ قریب ہزار نفر کے تھے بمبئی کو روانہ کر کے چوبیسوین [24] تاریخ ماہ
وسنہ مذکور روز شنبہ کو خود مع ملازمان خاص اور مان وماموں کے کوچ کیا تا بہ گانون تک
متصل شہر برہانپور کے کہ ریل وہان تک آگئی تھی منزل بمنزل گئین وہان سے ریل پر سوار
ہوکر دوم رجب کو خیر و عافیت سے بمبئی مین پہنچین وہان تین جہاز کرایہ کیے دو جہاز
ہوائی پر تمام اپنے ملازمون کو اسباب سمیت بٹھلایا اور خود دخانی جہاز پر مع اپنی مان اور ماموں
اور مدار المہام محمد جمال الدین خان نائب اول ملک محروسہ ریاست بھوپال ودوسرے ملازمان
خاص کے پچیسوین [25] رجب سنہ ۱۲۸۰ ایک ہزار دوسو اسی ہجری مطابق ششم جنوری سنہ ۱۸۶۴

ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی کو سوار ہوئین عنایت ایزدی سے بعافیت تمام تاریخ تیرھوین [۱۳]
شعبان سنہ ۱۲۸۰ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق تیئیسوین [۲۳] جنوری سنہ ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ
عیسوی جدہ مین پہنچین سترھوین [۱۷] ماہ مذکور روز چہارشنبہ کو وقت عشا مکہ معظمہ مین پہونچکر اعمال
عمرہ بجا لائین نہم [۹] ذیحجہ سال مذکور کو مناسک حجۃ الاسلام ادا کیے چونکہ رستہ مدینہ منورہ کا بسبب شورش
دیہاتے بدویون کے پرخطر تھا اسلیے وہان کا جانا ملتوی رکھکر چہاردہم [۱۴] ذیحجہ سنہ مذکور مطابق
اکیسوین [۲۱] مئی سال مذکور بندر جدہ مین آکر وہان سے دخانی جہاز پر مع اپنی مان و ماموں و نوکران
خاص کے سوار ہوکر تاریخ پنجم محرم سنہ ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری روز جمعہ مطابق دسوین [۱۰]
جون سنہ ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی بمبئی مین پہونچین وہان کے گورنر صاحب بہادر
وغیرہ اکابر سے ملاقات کی سولھوین [۱۶] ماہ صفر سنہ ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق
اکیسوین [۲۱] جولائی سنہ ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی ریل پر سوار ہوکر جی آباد پونا کو گئین
تھوڑے روز وہان ٹھہر کر غرۃ ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق سوم [۳] ستمبر
سنہ ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ عیسوی روز شنبہ کو وہان سے کوچ کرکے بروز چہارشنبہ
تاریخ سوم جمادی الاولی سنہ ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق پنجم اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ ایکہزار
آٹھ سو چونسٹھ عیسوی بھوپال مین داخل ہوئین استقبال سکندر آباد تک گیا کسی تاریخ سے
دریافت نہین ہوتا ہی کہ کوئی بادشاہ یا رئیس اہل اسلام ہند سے حج کو گیا ہو اب جو رئیس مسلمان
حج کو جاویگا وہ مقلد اوسکا ہوگا اس سفر مین سواے کپڑے اور زیور گران قیمت کے جو شریف
صاحب مکہ اور خادمان حرم محترم اور فقیرون اور مساکین کو لوجہ اللہ دیے مبلغ ایک لاکھ نو دو نہ
ہزار آٹھ سو باسی روپیہ آٹھ آنہ صرف ہوے اسیقدر نواب بیگم صاحبہ نے بھی خرچ کیا جناب ممدوحہ
نے روزنامچہ اس سفر کا مجلد کلان مین لکھا ہی جسکو لیڈی صاحبہ ولیم ولبی اسبرن صاحب بہادر
سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال نے انگریزی مین ترجمہ کرکے چھپوایا ہی خلاصہ اوسکی تقریر کا یہ ہی
کہ جدہ دریاے شور کے کنارے پر آباد ہی ایک منزل سے ہفت منزل تک اوسکی عمارت ہی

دور سے خوش وضع دکھائی دیتی ہے بنیاد دیوار مکانات پختہ ہے چھت کچی ہے ہر گھر میں پاےخانے
اور چینی کے غسلخانے پکے بنے ہوئے ہیں ساکن وہاں کے عرب ترک حبشی تھوڑے ہندستانی
ہیں جو تجارت کرتے عربی لباس پہنتے عربی میں گفتگو کرتے ہیں وہاں کے باشندے خوش خوراک
خوش پوشاک ہیں شہر میں آب شیرین نہیں ہے باہر شہر کے بڑے بڑے حوض بنے ہوئے ہیں
اونمیں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے وہ پانی اہل جدہ سال تمام پیا کرتے ہیں اس جگہ تین قنصل یعنی
وکیل ملکہ معظمہ اور شاہ فرانس و شاہ ایران رہتے ہیں باہر شہر کے قبر حضرت حوا کی ہے اوسکی پائین
کی دو دیوار تخمینا تین سو قدم درازی تک باہم بنی ہوئی ہیں اس شکل پر
بیچ سے سر کے ایک قبہ چھوٹا سا سطح بنا ہے پاؤن سے کے سر تک جو درمیان میں ناف کے جاے
ایک بڑا قبہ بنا ہوا ہے گرد قبہ کے احاطہ کلان ہے اور بہت قبریں ہیں ہم شہر جدہ میں چار روز رہے
سید عبد اللہ شریف مکہ معظمہ اور عزت پاشا حاکم پاس خبر پہونچی کی ملک بنگالہ کے
جب جدہ سے مکہ کو روانہ ہوئی قریب جدہ کے سلیمان بیگ پسر پاشا اور برادر شریف
تخمینا پچاس ساٹھ سوار ترک ہمراہ لے کے استقبال کو ملاقی ہوئے ۱۶ شعبان کو قریب شام
مکہ معظمہ میں داخل ہوئی سر راہ قریب ایک سو پیادہ وردی پوش تیار کھڑے تھے برادر شریف جو
استقبال کو کھڑے تھے اونھون نے سلامی اوتاری آواز توپون خوشی کی کان میں آئی باب السلام
سے حرم شریف میں جا کر طواف قدوم ادا کیا پھر سعی کی اور جو رباط حاجیون کے لیے بنے
ہوئے تھے وہان جانے کا ارادہ کیا شریف صاحب کے غلامون نے آ کر کہا کہ شریف صاحب
نے تمھارے اوترنے کے لیے جدا مکان اپنے گھر میں مقرر کیا ہے وہان چلیے جب دروازہ مکان
پہونچی اونکے بھائی استقبال کر کے بعد سلام علیک ایک مکان عالیشان میں لے گئے وہاں تمام
دالانون میں فرش زردوزی مخمل کا شاہانہ بچھا تھا چند غلام حبشی نے جو بالا باب فرش کھڑے تھے
کہا کہ کھانا تناول فرمائیے مجھکو تامل ہوا احمد افندی ترجمان ہندی نے کہا یہان کی رسم یہی
ہے تب میں دسترخوان پر بیٹھی طرح طرح کے کھانے پانسو رکابیون میں چنے ہوے تھے بعد کھانے

خوابگاہ مین گئی شریف صاحب نے دوسرے دن بھی صبح وشام خوان طعام بھیجے تیسرے دن نیچے
متصل عمر بن عقیل ایک مکان کرایے کا لیا مکہ معظمہ بہت آباد ہی وہان کے مکانات بھی اکثر
ہفت منزلہ عالیشان ہین ہفت کشور کی چیزین یہان میسر آتی ہین باشندے وہان کے اکثر
دولتمند ہین سب سے زیادہ آسودہ شریف مکہ ہین گرد شہر کے پہاڑ بہت ہین اور سب بے درخت
وسبزہ وبے آب اسلیے دن مین وہان گرمی سخت ہوتی ہی ہوا تند وگرم چلتی ہی رات کو کچھ
ٹھنڈ ہوتی ہی چاندنی وہان کی بہت صاف وروشن ہی ابر کبھی ہو جاتا ہی بجلی بھی چمکتی ہی
بادل بھی گرجتا ہی لیکن پانی کم برستا ہی رقص سرود کا چرچا نہین ہی اگر کچھ ہی بھی تو وہ نہایت
نامطبوع ہی فوج ترک مثل فوج انگریزی کے ہی لیکن قواعد ووردی مین کچھ فرق ہی کھانا وہانکا
گوشت اونٹ ودنبہ ہی قہوہ وچاے وحقہ کا بہت چرچا ہی مردم عرب بڑے جفاکش ومضبوط
ہین اگرچہ رنگ سب حبشیون برابر مردم ہند کے ہین ایسے حمالون کو دیکھا دو من کا بوجھہ کاندھے پہ
اوٹھا کر بے توقف زینے پر چڑھ جاتے ہین آواز وبال اہل مکہ اچھی نہین عورتین مردون سے
قوی سواے اہل اسلام دوسرا مذہب والا وہان نہین ہی زبان اہل مکہ عربی غیر فصیح ہی سواے
شیبی کلیدبردار کعبہ معظمہ اور خانہ شریف مکہ اور دو ایک گھر اور کوئی اصل عرب وہان نہین ہی
اب یہ شہر مردم ہند وبخارا اور افغانستان وغیرہ سے آباد ہی یہ لوگ بسبب توطن وگذرنے
ایک دو پشت کے بصورت عرب ہو گئے ہین اطراف سے ہر سال مردم مختلف زبان کے
حج کے لیے آتے ہین اس سے خلل فصاحت زبان مین آگیا ہی اہل بادیہ کہ ہنوز عرب محض ہین زبان
اونکی کچھ صحیح ہی تنخواہ لیکر نوکری خدمتگاری کرنے کی وہان رسم نہین ہی لونڈی غلام
حبشی گرجی چرکس علانیہ فروخت ہوتے ہین اونسے خدمت لیتے ہین جب چاہتے ہین بیچتے
ہین ہر محلے مین غسل کے لیے بڑے بڑے حمام تکلف سے بنے ہوئے ہین ہر عورت جدا جدا نہاتے دھوتے
ہین پانی زبیدہ خاتون کی نہر کا بہت لطیف وشیرین ہی اکثر آدمی اوسی نہر کا پانی پیتے ہین
انار تربوز ککڑی وغیرہ ترو تازہ طائف سے آتے ہین نہایت لذیذ ہوتے ہین گھوڑے عربی

اور ساز و یراق رومی کی تعریف نہین کیجاتی دیکھنے سے تعلق ہے رات دن انواع و اقسام کے
کھانے بازار مین بکتے ہین لیکن قلیہ و قورمہ وغیرہ مین نمک نہین ہوتا ترکون کی عادت ہے نمک
پیسکر رکھ لیتے ہین کھاتے وقت بقدر رغبت ڈال لیا کرتے ہین مسجد الحرام مین اذان پنجگانہ
اور بعد نیم شب اذان تہجد اور بنگام سحر ترحیم اور وقت نماز ظہر تکبیر باواز بلند پڑھی جاتی ہے ترحیم
یہ ہے کہ ایک شخص بلند آواز سے جو کہ منارہ بلند پر چڑھکر آیات قرآن شریف جسمین ذکر عظمت و
جلال خدا اور توحید کبریا اور مضمون رحم و عفو و مغفرت ہوتا ہے با لحان خوش پڑھتا ہے اور درود
پیغمبر اور آل و اصحاب پر بھیجتا ہے ترحیم اسوقت بہت دلچسپ خوب معلوم ہوتی ہے مکانات
گرد حرم کعبہ معظمہ کو مدرسے اور حجرون کو خلوے کہتے ہین وہان حاجی لوگ اوترتے ہین چودہوین ۱۴ ماہ
رمضان ۱۲۸۰ ایک ہزار دو سو اسی ہجری کو بیگم شریف صاحب کے گھر گئی بعد استقبال
حرم سرا تک پہونچی وہان سے بیگم خواجہ سرا درجہ اول تک لیجا کر کیسے ہوئے کنیزکان کہ جو
پاکیزہ لباس پہنے ہوئے روبرو آئین وہ درجہ دوم بالاخانے تک ہمراہ رہکر جدا ہو گئین زنان
مصریہ جو صف باندھے کھڑی تھین بغل مین ہاتھ دیکر باہستگی زینہ درجہ سوم تک لے گئین
وہان سے دو بیبیان شریف صاحب کی استقبال کرکے ایوان نشست مین لے گئین شریف صاحب
کی ماں جلد جھک کر اونھین لب فرش تک آ کر ملاقات کی پھر اونکی دونون بی بی نے مصافحہ کرکے
دونون جانب گردن پر اور دونون رخسار اور لب تخت پر بوسہ دیا اور بڑی تواضع و خلاق
سے مسند مجلس مین بٹھایا تمام مکان شیشہ آلات اور فرش مکلف سے آراستہ تھا یہ بیبیان بہت
خوبصورت و جوان سر سے ناف تک الماس کے زیور مین غرق تھین سر پر بال لٹکی جسکو عربی
مین شمامہ کہتے ہین بندھے ہوئے تھے اوپر مانند کلاہ کے حلقے جواہرات کے پھولون کے
رکھے ہوئے تھے اونکی نزاکت و خوبی بیان سے باہر ہے اونکی جنبش مین وہ تکلف سے وقت رفتار
و گفتار ہوتا تھا بعد ایک ساعت شریف صاحب نے اجازت آنے کی چاہی پھر وہ آئین جس
اخلاق سے انکی قہوہ و شربت اور گلاب پاش و بخور عود و [illegible] مین جلتا ہوا سامنے رکھا

بسبب قبول عرب بیٹھے قہوہ و شربت پی لیا بخور سے دامن و آستین کو خوشبودار کرکے رخصت
ہوئی بیچون نے دولت ترک شایعت کی سلیمان بیگ پسر پاشا مکہ سے معلوم ہوا کہ تنخواہ پیادگان
ترک سے فی آدمی کی تنخواہ مہینے میں قرش ہین جسکے ساڑھے تین روپیہ کلدار نقد ہوئے اسکے سوا
پوشاک و طعام سہ وقتہ اور چائے و قہوہ اور وردی سرکار سلطانی سے ملتی ہے تمام خرچ ملکر
ایک آدمی کا تخمیناً اکیس روپیہ کلدار ہوتا ہے محمد حسین ترجمان نے کہا مردم معزز جب مجلس
شریف صاحب میں آتے ہیں پشت دست کا بوسہ لیکر بیٹھ جاتے ہیں بدو وغیرہ کم عزت
لوگ بوسہ دامن کرتے کا اور نوکر غلام بوسہ گوشہ مسند کا لیتے ہیں لیکن شرع شریف سے
یہ طریقہ ثابت نہیں بلکہ مکروہ یا حرام ہے عرفات بیت اللہ شریف سے نو کوس ہے
آٹھوین ذیحجہ کو احرام باندھتے ہیں نوین کو روز حج ہے صبح سے احرام باندھے برہنہ سر
لبیک اللہم لبیک ادا کرتے ہوئے اوس میدان میں جمع ہوتے ہیں خیمے میں ٹھہرتے
ہیں خود نوشی کی کچھ روک نہیں جسکے دل میں جو آوے کھانے پکاتے لیکن حد عرفات
سے باہر نہ جاتے خطیب ظہر کے وقت ناقہ سوار آتا ہے بالائی جبل رحمت ایک چبوترے پر
کھڑا ہو کر خطبہ پڑھتا ہے عصر کو ختم کرتا ہے وہی وقت وقوف کا ہے وقوف فرض ہے اور خطبہ پڑھنا
سننا سنت ہے یہان سے کسی کو جانا نہیں قریب شام ہونے بعد غروب اوسیدن
عرفات سے پھر کر رات کو مزدلفہ میں ٹھہرتے ہیں توپخانہ سلطانی سے فیر آواز سر ہوتی
ہیں تیجھ مزدلفہ سے پہاڑ کو لیجاتے ہیں اوسی وادی میں ہین توپچی توپین سر کرتے
چلے جاتے ہیں یہ کام شرعاً بدعت ضلالت ہے دسویں ذیحجہ اول وقت صبح مزدلفہ سے طرف
منا کے چلے جاتے ہیں پھر وہان سے مکہ شریف میں آکر طواف زیارت کرتے ہیں پھر اوسیدن
منا میں پھر آکر تین روز وہان رہکر رمی جمار کرتے ہیں یہ تین دن تشریق کے کہلاتے ہیں
بارھوین یا تیرھوین ذیحجہ کو مکہ میں آکر بعد طواف وداع قافلے اپنے اپنے ملکون کو روانہ
ہوتے ہیں حج کا دن عجیب دن ہوتا ہے میدان عرفات میں ہزارون لاکھون زن و مرد دیکھے

بوڑھے جاہل عالم امیر فقیر مقیم مسافر ایک صورت پر احرام باندھے عاجزی کرتے گناہون
سے ڈرتے مغفرت مانگتے جمع ہوتے ہین کوسون تک خیمہ نگاہ بیک نظر آتے ہین طرح طرح
کی چیزین بازار عرفہ مین ملتی ہین شتر و دنبے بے شمار قربانی ہوتے ہین سلطان روم کیطرف سے
ہر سال ہمراہ قافلہ مصری کے غلاف سیاہ حریر کا واسطے پوشش کعبہ کے محمل مین بڑی دھوم سے
آتا ہے سلطانی فوج باتزک و حشم ساتھ ہوتی ہے شتر محمل نہایت عمدہ ہوتا ہے اسپر جھول زردوزی
مخمل سبز کی پڑی ہوتی ہے اوسکے سواے اور کئی شتر مکلف جھولون سے سجے ہوئے اوس
شتر محمل کے ساتھ چھٹتے ہین اگر شتر محمل کشتہ ہوجاوے تو بہ شتر سجائے اوسکے محمل کھینچین حج کے دن اس محمل کو
نیچے جبل رحمت کے کھڑا کرتے ہین بعد حج کے مکہ معظمہ مین لیجا کر غلاف سال گذشتہ کا اوتار کر نیا سال حال کا غلاف چڑھاتے ہین غلاف
سال گذشتہ کو نصف شیبی کلید بردار کعبے لیتا ہے اور نصف خواجہ سرایان خادمان حرم باہم تقسیم کرکے
پارہ پارہ حاجیون کو عوض چند روپیے تبرکاً بیچتے ہین دروازے کا پردہ اور کمربند زردوزی کا ہے
شریف صاحب کے حصے مین آتا ہے غلاف اندرونی کعبے سرخ حریر کا ہوتا ہے مگر ہر سال بدلا نہین جاتا
جب کوئی بادشاہ روم جدید تخت پر بیٹھتا ہے تب وہ غلاف آتا ہے جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے
جس محمل مین کعبے کا غلاف آتا ہے اوسکو تبرکاً مصر مین پھراتے ہین اور اوس دن مثل عید کے
خوشی کرتے ہین یہ رسم بدعت ۶۷۵ چھ سو پچھتر ہجری مین نکلی اول کعبے کو لباس سفید
پہناتے تھے ناصر الدین اللہ خلیفہ عباسی نے اوسکو لباس سیاہ پہنایا وہی اب تک مرسوم ہے
سواری شریف صاحب کی حشم و خدم کو دیکھا ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی ہجری مین دھوم سے نکلتی ہے پہلے مین
بائیس گھوڑے عربی مع ساز و سامان طلائی و نقرئی مرصع کے کوتل نکلتے ہین جھولین زربفت کا
جھولین زردوزی پڑی ہوئین اونمین دو ناقے خاص شریف صاحب کی سواری کے ہوتے ہین
اونکی گردن موتیون کی لڑیون سے آراستہ ہوتی ہے قیمت چار لاکھ روپیے سے کم نہوگی اونکے
پیچھے دو تین سو سوار لباس حبشی پہنے ہوئے پھر ترکی پلٹن پھر چار سو غلام شریف صاحب کے
مسلح و خوش لباس پھر عزیز و بیٹے اونکے گھوڑون زرین زین پر سوار اونکے پیچھے بزرگان

وشیوخ عرب و اکابر اتراک و غلامان حبشی گرجی اونکے بعد اعراب قبائل مختلف و شرفاے
بادیہ نشین جملہ شتر سوار قریب ایک ہزار کے شریف صاحب ایک اسپ مرصع ساز پر سوار ہوتے
ہین ہمراہ سواری کے روشن چوکی بھی ہوتی ہے بعد حج کے تین دن تک دستر خوان اونکے گھر مین
مہیا رہتا ہے جو آدمی ملاقات کے لیے آتا ہے وہ کھانا بھی کھاتا ہے یلملم نام ایک پہاڑ کا ہے جسکے
مقابل سے دریاے شور وغیرہ مین ہندو مین کے حاجی احرام باندھتے ہین احرام یون ہوتا ہے
کہ غسل کرکے سفید کپڑے کا تہبند باندھتے ہین ایک چادر سفید کاندھے سے اوڑھتے ہین
عورتین جو لباس پہنے ہوتی ہین وہی پہنے رہتی ہین مگر یہ قید ہے کہ کپڑا ریشمی نہو بیداری مین
دامن منہ پر نہ ڈالین عطر نہ ملین سرمہ نہ لگائین زیور نہ پہنین مرد و عورت باہم نہون بالون مین
تیل خوشبودار نہ ڈالین کنگھی نہ کرین کسی جانور کو نہ مارین یہانتک کہ طواف کعبہ معظمہ کا کرکے درمیان
[illegible]
صفا و مروہ کے سعی کرین اور قربانی و حلق بجا لائین سارے سر کے بال مونڈنے کو حلق کہتے ہین
تھوڑے بال مقراض سے کاٹنے کو قصر کہتے ہین عورتین چار انگل قینچی سے کاٹ لیتی ہین یہی جائز
قربانی کو کہتے ہین شتر ہو یا بکری یا دنبہ اوسکی جھول کو خیرات کردیتے ہین قربانی کے گوشت کو
جو چاہے کھاوے حرم سے تین کوس پر کوہستان مین ایک جگہہ ہے جسکو تنعیم کہتے ہین جو وہان سے
عمرہ لاتے ہین اسطرح پر احرام باندھکر دو رکعت نماز نفل پڑھکر لبیک گویان مکے مین آکر بعد
طواف دو رکعت مقام ابراہیم مین پڑھکر سعی صفا و مروہ کرکے سر منڈا کر یا کترا کر احرام کھول
ڈالتے ہین بیر ذی طوی نام ایک کنوے کا ہے داخل حد حرم باہر شہر کے حاجی وہان سے
غسل کرکے مکہ معظمہ کو آتے ہین یہ غسل سنت ہے اس چاہ کے پاس اب ایک مسجد بھی بنادی ہے
مسجد جعرانہ کعبے سے نو کوس پر ہے اس جگہہ سے بھی حاجی عمرہ لاتے ہین اوسکو عمرہ کلان
کہتے ہین جبل نور و غار حرا حد حرم کے اندر مکے کے باہر ہے اول وہین پیغمبر خدا پر وحی نازل
ہوتی تھی یہ کوہ تخمیناً دو میل بلند ہے غار حرا کے منہ پر قبہ بنایا ہے وہان دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہین
اور کوہ نور کے نیچے ایک مسجد ہے جبل ثور داخل حد حرم باہر شہر مکہ کے واقع ہے وہان بھی پیغمبر خدا نے

عبادت کی ہی حاجی وہان جاکر دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے ہین لیکن ان پہاڑون پر جانا
سنت نہین جنت المعلیٰ نام قبرستان مکہ معظمہ کا ہی یہان بہت قبرین بزرگان اسلام کی ہین
حاجی وہان زیارت کو جاتے ہین زیارت وہی سنت ہی خصوصًا ایسے صلحا و اولیا کی مسجد جن
جو بیرون شہر مکہ کے ہی اور وہان جنات آکر پیغمبر خدا پر ایمان لائے تھے اور مسجد شجرہ مین مسلمان
جاکر دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہین جبل ابو قبیس متصل حرم کے ہی پیغمبر خدا وہان جاکر عبادت
کیا کرتے تھے اب اس پہاڑ پر آبادی ہی صفا مروہ دو پہاڑ ہین اب ونکے بیچ مین بازار ہی
متصل کعبہ کے ایک گوشے مین محرابی دروازے بنے ہوئے ہین اوسکا نام صفا ہی اوسکے
روبرو ڈھائی سو قدم پر دوسرا پہاڑ ہی اوسکا نام مروہ ہی صفا سے مروہ تک سات دفعہ آتے
جاتے ہین دعا مانگتے ہین ان دونون کے بیچ مین دو میل ہین جنکو میلین کہتے ہین مرد وہان دوڑکر
چلتے ہین عورتین اپنی چال سے چلی جاتی ہین اس دوڑنے کا نام سعی ہی حرم مبارک کعبہ کے
بائیس دروازے ہین بیچ درہ دو درہ و یکدرہ اس تفصیل سے سمت مغرب باب عمرہ باب ابراہیم
باب الوداع اور جانب جنوب باب ام ہانی باب حاکم الحدید باب شریف باب العتقہ
باب الصفا باب البغلہ باب الرب اوسکو باب الغوش بھی کہتے ہین اور طرف مشرق
باب علی باب عباس باب النبی باب السلام اور شمال رخ باب دریبہ باب مدرسہ سلیمانی
باب المحکمہ باب الزیادہ باب قطبی باب باسطی باب مدرسہ زمانیہ باب عتیق چاہ زمزم
اندر حرم کعبہ کے ہی پانی اوسکا شور ہی رات و دن ہزارون ڈول پانی اوسمین سے نکالا جاتا ہی
لیکن کسی موسم مین کم نہین ہوتا اس پانی کو تبرکًا دور دور لیجاتے ہین کھڑے ہو کر پیتے ہین
غسل و وضو اوس سے درست ہی استنجا منع ہی کعبہ معظمہ کے چارون طرف چارون مذہب کی
نماز ہوتی ہی چار مصلے ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی یہ چارون مصلے خلفای عباسیہ کے زمانے
بنائے گئے ہین پہلے ایک نماز ہوتی تھی عمارت کعبہ جو اب موجود ہی وہ عہد حجاج بن یوسف
ثقفی کی ہی مقام ابراہیم سامنے حجرہ کعبہ کے ہی نماز نفل بعد طواف وغیرہ وہان پڑھتے ہین

منبر پر روز جمعہ و عید الفطر کو خطیب چڑھکر خطبہ پڑھا کرتا ہے قبہ کتب خانہ یہان ہزارون کتابین
علم کی وقف ہین الماریون مین مرتب کرکے رکھی ہین اہل علم وہان بیٹھکر سیر کرتے ہین
لکھتے پڑھتے ہین لیکن کتاب باہر نہین لیجاتے قبہ ساعت خانہ وہان طرح طرح کی گھڑیان
عمدہ روم و فرنگ کی رکھی ہین ساعت شناس بیٹھے ہین وقت نماز اوس سے معلوم کرتے ہین
یہ بدعت بھی آخر زمانے مین نکلی ہے گرد حرم کے ایک سو باون کلس چھت پر لگے ہوئے ہین
طواف حجر اسود کو کہ گوشہ خانہ کعبہ مین نصب ہے بوسہ دیکر گرد خانہ کعبہ کے سات مرتبہ
پھرتے ہین یہ ایک طواف ہوا ہر گردش کو شوط کہتے ہین رکن یمانی گوشہ ہے حجرہ کعبہ کا اوسکو
چھوکر ہاتھ چوم لیتے ہین حطیم کے گرد بشکل کمان ایک احاطہ سنگ مرمر کا ہے یہ جگہہ داخل کعبہ
تھی اگرچہ اب جدا ہے یہان نماز نفل پڑھتے ہین بعضے احرام باندھکر حج کے لیے عرفات کو
جاتے ہین میزاب رحمت نام ناودان ہے جو بارش مین پانی سقف کعبہ کا اوس سے گرکر حطیم مین
پڑتا ہے اسپر طلا ہے ہر سال ۱۰ محرم کو تمام دن ۱۲ ربیع الاول رمضان کے تمام جمعے مین صبح سے پہر دن
چڑھے تک اندر حجرہ کعبہ کے جمع ہوا کرتی ہین دوازدہم ربیع الاول و جمعہ اول رجب اور ستائیسوین ۲۷
رجب اور پندرھوین ۱۵ شعبان اور جمعہ اول رمضان اور ستائیسوین ۲۷ و پندرھوین ۱۵ ذیقعدہ ان
تاریخون مین بھی صرف مرد جایا کرتے ہین عورتون کے لیے اور تاریخین مقرر ہین ہر سال تین مرتبہ
بیسوین ۲۰ ربیع الاول بیسوین ۲۰ ذیقعدہ بارہوین ۱۲ محرم کو شریف و پاشا بذات خود اور شیبی کلید بردار کعبہ
دو تین خواجہ سرا کو ہمراہ لیکر کعبے کو دو مرتبہ پانی سے اور تیسری مرتبہ گلاب سے دہوتے ہین صندل
سودہ و عطر دیوار و زمین پر ملتے ہین یہ حکم شرعی نہین ہے صفائی کے لیے کرتے ہین سال کی بیسوین ذیقعدہ کو
غلاف بیت اللہ کو زمین سے قد آدم اوٹھا کر سفید کپڑے سے باندھتے ہین اسکو عوام احرام کعبہ کہتے ہین کل غلام حرم
دو سو ساٹھ نفر ہین چار پائیں والے بارہ گنبد کلان ایک سو بیس کلس طلائی فرش کعبے کا تین لاکھ [illegible]

فصل ہشتم بیان سفر ثانی اکبرآباد و سیر بعض بلاد و ذکر حالات والدہ ماجدہ خلد نشین کے

کرنیل جیمز جان سیٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے صاحبہ موصوفہ کو خط لطیفہ

چہاردہم اگست ۱۸۶۶ء ایک ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ عیسوی انگریزی سے بایں مضمون لکھا کہ
نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر گرینڈ ماسٹر آف دی موسٹ اکسلنٹ آرڈر آف دی
اسٹار آف انڈیا کے حضور سے دوستدار کے پاس حکم پہنچا ہے کہ جناب ممدوح دسویں نومبر کو
بمقام آگرہ میں دربار فرماوینگے اور موسٹ اکسلنٹ آرڈر مذکور کے نئے نائٹوں کو خلعت دینگے
آپ کو تکلیف دیجاتی ہے کہ آپ بھی دربار مذکور میں تشریف لاویں ایسے دربار میں ملاقات ہونے
سے مسرت حاصل ہوتی ہے اور آپ کا تشریف لیجانا بطور گرینڈ کمینڈر آرڈر کے گرینڈ ماسٹر
کے دربار میں خصوصیت کے ساتھ بہت زیبا و مناسب ہے اسکے جواب میں لکھا گیا کہ مخلص بہت خوشی
سے حاضر دربار ہوگی پھر حسب قاعدہ بیعت مع لیم ولیم اسپرن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ کے
عازم آگرہ ہوئیں نوزدہم جمادی الاولی ۱۲۸۳ھ ایک ہزار دو سو تراسی ہجری کو پیش خیمہ بھیجا
اکیسویں کو خود مع ارکان و اخوان ریاست وارد ہوئیں بست و یکم جمادی الآخرہ کو آگرے پہنچیں
دوم رجب مطابق دہم نومبر روز شنبہ وقت شام لارڈ صاحب بذریعہ ریل کلکتے سے
آگرے میں آئے بارھویں نومبر کو رؤسا سے جناب لارڈ صاحب بہادر نے ملاقات خاص
فرمائی نوزدہم نومبر جملہ رؤسا کو دربار عام میں بلایا جب سب رئیس جمع ہوئے لارڈ صاحب بہادر
مجلس میں تشریف لائے بمخاطبہ جملہ امرا گفتگو کی کہ اے مہاراجگان و راجگان و سرداران ہمکو
نہایت خوشی اس امر کی ہے کہ آپ سب آج ہمارے روبرو موجود ہوئے ہم تمکو اس جگہ آنے کی
مبارکباد کہتے ہیں زمانہ سابق میں یہ شہر دارالخلافت تھا تم سب کو بطور یہ باہم ملاقات کرنا ایک
امر عمدہ ہے بلکہ ملکہ معظمہ نے منصب میری کا عنایت کیا ہے ہمکو رؤسا ذی رتبہ سے ملاقات
کرنا مناسب ہے آپ سب کے لیے واجب ہے کہ ہمارے ساتھ گفتگو کریں اور اپنی اپنی ریاستوں کے
انتظام میں ہمارے مطالب و مقاصد کو بگوش دل سنیں حکومت کا کرنا فن دانائی و خوش سلوکی
ایک امر دشوار ہے اور توجہ خاطر و ہوشیاری سے حصول اسکا ممکن ہو لیا تھیں لیکن اس امر اہم کا ہونا
ضرور ہیں ہندوستان میں تمہارے سرداروں کو خیال ہیں اسلئے کہ انھوں نے شروع سن شعور سے

خود شناسی و سلیقہ کار فرمائی حاصل کرنے مین عاقبت اندیشی کو ملحوظ نہین رکھا اور نہ یہ فکر کی
کہ اپنی اولاد کو جو اونکی جانشین ہونے والی تھی تربیت و تعلیم شایستہ سے مہذب کرتے اسوجہ
سے بیشتر ایسا ہوا کہ جب کوئی رئیس اس جہان سے گذرا کسی نے اوسکو نیکی و دانائی کے ساتھ
یاد نہین کیا امراے ہند کی زندگی مین اکثر اونکے دوست و رفیق اون صفات کے ساتھ
جو فی الواقع اونکی ذات مین نہین ہین اونکی تعریف کرتے ہین اور اصل حقیقت اونکے مرنے کے
بعد بیان کرتے ہین بہادرون کے نام صفحہ روزگار سے محو ہو جاتے ہین مگر حاکمان نیک کار
عاقل کے نام براے دوام زندہ رہتے ہین ایام جنگ و غارتگری کے ہندوستان سے ایسے
چلے گئے ہین کہ پھر نہ آوینگے لیکن شاید بعض سرداران موجودہ دربار کو وہ وقت یاد ہوگا اور
سب نے اون ایام کا حال سنا ہوگا کہ جب بادشاہ کا محل و نہ غریب کا جھونپڑا نہ ہندوون کے مندر
نہ مسلمانون کی مسجدین غارتگرون کے ہاتھ سے محفوظ تھین اون دنون مین ملک ہند مین
ویرانی و پریشانی نظر آتی تھی حکومت انگریزی نے یہ سب ظلم مستاصل کر دیے بیشتر ہر طرف
آبادی نظر آتی ہے اور رعایا بہ نسبت سابق امن و امان مین ہے یہ صورت جو ہمنے بیان کی اسکے
تاہم اس ملک کے اقطاع جداگانہ کی حالت کو جو بغور ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ ہنوز ظلم و تعدی
کی تکلیف لوگون پر گذرتی ہے اور بہت جرمون کی سزا مجرمون کو نہین ہوتی ہین جو امن رعایا کے
انگریزی کو حاصل ہے چاہیے کہ آپ بھی اپنی رعایا کی نسبت ملحوظ رکھین اور یہ امر والیان ملک سے
ہو سکتا ہے سردارون کو اپنے حظ نفسانی و سیر کے لیے فرصت بہت ہے اگر سردار خبرگیری ملک
مین تغافل کرے امید نہین کہ نائب اوسکا کما حقہ اوس خدمت کو بجا لاوے انتظام کیواسطے
واجب ہے کہ قوانین معقول مقرر کیے جاوین اہلکاران پولیس کا پرداز اور عہدہ داران مالی
منتظم و واقف کار کا ہونا بدرجہ مساوی بہت ضرور ہے تا رعایا کو امن ہو اور نوعمرون کی تعلیم کے
لیے مدرسے اور بیمارون کے لیے شفاخانے مقرر ہونے چاہیے مطلوب خاطر ہمارا صرف یہ ہے
کہ ہر والی ملک اپنے اپنے مقدور کے موافق اوسپر عمل کرین سرکار انگریزی اوس عمل کی عزت

زیادہ کرینگی جو اپنی رعایا و ملک کے انتظام مین فضیلت حاصل کرینگے بعض سرداران دیار ہند مین جو دو ہین
جنھون نے اس طریقہ شایستہ مین شہرت حاصل کی ہے مثل سیندھیہ صاحب بہادر اور نواب
بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال نواب غوث محمد خان والی جاورہ کے فوت سے ہمکو تاسف ہے ہمنے
سنا ہے کہ وہ عاقل صاحب مروت تھے جس وقت ہم کسی سردار کا حال لائق تحسین سنتے ہین نہایت
خوشی ہوتی ہے اور اوسکے اظہار مین اسقدر توجہ کرتے ہین تا دوسرے سردارون کو وہ طریق اختیار
کرنے مین رغبت ہو زمانہ سالف مین بادشاہ اور سرداران ملک کو خیال اپنے ملک مین کی آمدورفت
جاری کرنے کا مطلق نہ تھا ہمیشہ مقامات دشوار گذار مین رہا کرتے تھے اور کسی ملک مین سیر کو
جانا اونکے خیال مین بھی نہین گذرتا تھا زمانہ حال مین سرداران ہند کو تھوڑا تامل بھی ایک مقام
سے دوسرے مقام تک جانے مین جو کسیقدر فاصلے پر اونکے ملکون سے ہے نہین ہوتا اور بعض
سردارون نے اسقدر عقل حاصل کی ہے کہ اپنے علاقجات مین رستے بنائے جانے پر راضی ہوئے
اور بعض نے اس غرض کے لیے زر کثیر سالانہ سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے امید کہ دوسرے
سردار بھی پیروی اونکی کرینگے اور اپنی اپنی ریاست مین رستون و نہرون و کنوون کی تعمیر مین
سعی کرتے رہینگے بصورت اونکی اور اونکی رعایا کی دولتمندی کی ہے اب ہم اپنی تقریر کو آگے
مین آپ صاحبون سے تشریف لانے کی مبارکباد پر ختم کرتے ہین ہمارا مقصود صرف یہ ہے
کہ آپ بطرز شایستہ حکومت کرتے رہین تا آپ کی نیکنامی ہو اور رعایا آسایش سے رہے بعدہ
پھر دربار برخاست ہوا بائیسوین [۲۲] نومبر سنہ ۱۸۶۶ع ایک ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ عیسوی روز پنجشنبہ
لارڈ صاحب بہادر اکبرآباد سے گوالیار کو روانہ ہوئے رؤسا اپنے اپنے ملک کو تشریف لیگئے
پانزدہم [۱۵] رجب مطابق بست و سوم [۲۳] نومبر خلد نشین بسواری ریل گاڑی سیر شاہجہان آباد کو گئے
تئیسوین [۲۳] کو دہلی سے اگرے مین واپس آکر چھبیسوین [۲۶] تاریخ سیر فتحپور سیکری کی فرمائی تیسوین [۳۰] تاریخ
فتحپور سے بھرتپور دوسری [۲] شعبان کو ایک بگھی کو گوبردھن ساتوین کو متھرا جاکر دسوین
شعبان کو پھر اگرے مین آئے اٹھارھوین تاریخ اگرے سے کوچ کیا انیسوین [۱۹] کو دھولپور تئیسوین [۲۳]

گوالیار اونتیسوین کو دتیا دوم رمضان شہر جہانسی پنجم رمضان قصبہ سیوہنس ششم علاقہ بھوپال
مین پہونچکر بخیر و عافیت سوم شوال مطابق نہم فروری ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھ سو سٹھ عیسوی کو
بھوپال مین داخل ہوئین اس سفر مین شاید مصارف معمولی سے نذر لارڈ صاحب بہادر مین ستائیس ہزار
ایک سو چھتیس روپیہ پون آنہ اور خرچ سفر مین پچھتر ہزار ستتر روپیہ پاو آنہ جملہ ایک لاکھ دو ہزار
دو سو پانچ روپیہ ایک آنہ صرف ہوئے آگرے سے فتح پور تک بارہ کروہ وہانسے ڈیگ پچیس
کروہ وہانسے گوبردھن شش کروہ ہی ان تینون جگہ کا حال مختصر یہہ کہ فتح پور سیکری کے مکانات
سنگین بہت عمدہ اکبر بادشاہ کے تعمیر کیے ہوئے ہین قلعے کے اندر ایک مسجد سنگین ہی
جسکے صحن مین مزار سلیم چشتی کا ہی اوسمین جالیان سنگ مرمر کی بہت نازک و عمدہ کٹی ہوئی
ہین مقبرے کے اندر سیپ کا کام بطور پچی کاری کے ہی صحن مسجد مین ایک ٹانکا پانی کا بھی
بنا ہوا ہی جانب جنوب مسجد ایک بڑا اونچا دروازہ ہی جسکے اوپر سے تاج گنج کا مقبرہ واقع آگرہ دکھائی دیتا ہی
اوس دروازے کے باہر بھی ایک ٹانکا پانی سے بھرا ہوا ہی سوا اسکے اور بہت مکانات امراء اکبری مثل راجہ بیربل وغیرہ
کے خراب پڑے ہین مکانات مین نہرین و حوض پانی کے بہت ہین مسجد و مقبرے پر یہ اشعار کندہ ہین اشعار

در زمان شہ جہان اکبر	کہ ازو ملک را نظام آمد	شیخ الاسلام مسجدی آراست
کہ صفا کعبہ احترام آمد	سال اتمام این بنای رفیع	ثانی المسجد الحرام آمد
دیگر بنیاد شد بطریق شیخ سلیم	کہ در کرامت قربت جنید و بسطور است	منور ست ز شمع خانوادہ چشت
فرید گنج شکر را اخلاف ہمین بوست	و چنین مسجدش خود فانی و حق باقی	کہ سال حالتش اندر زمانہ مشہور ست

ڈیگ مین محل راجہ بھرت پور کا ہی مکانات سنگین باغ نہایت رنگین بہت اچھے بنے ہوئے
ہین ایک مکان سنگ مرمر مین بیحد فوارے لگے ہین خزانہ سب فوارون کا ایک بڑے
حوض مین لگا ہوا ہی اوس حوض کے چارون طرف چار کنوے ہین اون کنوون سے پانی نکالکر
اوس حوض کو بھرتے ہین جب سارے فوارے چھٹتے ہین شعاع آفتاب سے پانی مین ایک
نیم دائرہ مثل قوس قزح معلوم ہوتا ہی وہان کے مکانات قابل دید ہین مگر وضع ہندوانہ ہی

چھپتین پست ہین تاریکی غالب ہی گوبردھن نام ایک پہاڑ کا ہی اوسکے گرد پھرنا جسکو پرکما
کہتے ہین مذہب ہنود مین موجب ثواب عظیم ہی پہاڑ کے گرد سڑک بنی ہوئی ہی بعضے ہندو
قدم قدم چلکر پرکما تمام کرتے ہین بعض لوٹتے ہوئے بعض ڈنڈوت کرتے ہوئے اوس دورے کو
طی کرتے ہین اس پہاڑ پر ایک چھوٹا سا تالاب پختہ بنا ہوا ہی اوسکے کنارے پر ایک پتھر قد آدم
زمین سے بلند جما ہوا ہی اوس پتھر کو اوس پہاڑ کی چوٹی تصور کرکے اوسکو پوجتے ہین گرد اس
تالاب کے بھرت پور کے راجونکی چھتریان بہت عمدہ بنی ہوئی ہین القصہ سفر کے بعد بیت جناب
ممدوحہ کسلمند ہوئی عارضہ دردگردہ لاحق ہوا اطبای یونانی و ڈاکتران انگریزی نے علاج
کیا فائدہ نہوا بیماری بڑھی ضعف کی شدت ہوئی حرارت غریزی جاتی رہی تا آنکہ بتاریخ [illegible]
ایکہزار دوسو چالیس ہجری بعد نماز مغرب بعمر پنجاہ و یکسال و ہشت ماہ و پندرہ یوم انتقال فرمایا
صبح کو آبہنے باغ فرحت افزا مین جو خاص اونکی تعمیر ہی مدفون ہوئین مطابق اونکی وصیت
کے جملہ مراسم موت موافق شرع شریف ادا ہوے قبر پر گنبد بنایا گیا خطبہ سنگ مرمر [illegible]
علامہ خطیب نے اونکی تعریف لکھی میر بہی تعزیت کی ولایت سے فرمان آیا عزت کا نشان آیا
جناب ممدوحہ نے کمال خوش نیتی سے معاش جاگیرداران ریاست کی بحال رکھی خیرخواہون کو
منصب و خطاب بخشے پاس لحاظ اقارب کا بہت کمال مہربانی سے انفصال بعد نسل جو
اسناد مین لکھا جاتا تھا بجاے اوسکے قید بین حیات مقرر کی اور نوادر اتفاق سے یہ ہے
کہ جس سال جناب ممدوحہ نے انتقال کیا اوس سال بہت نامی گرامی ہر فن کے اس
جہان فانی سے کوچ کر گئے جیسے اسد اللہ خان غالب دہلوی اعنی و نظیری وقت کے
پندرھوین ذیقعدہ سال مذکور کو مر گئے اور افضل الدولہ تہنیت علیخان ثانی حیدرآباد دکن
چہاردہم ماہ و سال مذکور کو عین شباب مین اس عالم فانی سے راہی عالم باقی ہوئے

دوسرا دفتر تمام ہوا

خاتمة الطبع

ہزاران ہزار شکر اوس خداوند جان بخش سخن آفرین کو جسنے اپنی عنایت و اعانت سے دفتر دوم فیض قوام تاریخ فرخندہ فال تاج الاقبال بھوپال تالیف منیف شاعرہ شعری رتبت ناثرہ نثرہ رفعت بلقیس سلیمان اقتدار نوشابۂ سکندر اشتہار برجیس اقبال دریا نوال خدا ترس و اورس عالم نیت علیہ اسلام مروجہ سنت سنیہ خیر الانام علیہ التحیۃ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ زید اللہ ملکہا و بقاؤہا اورنگ نشین دار الامارۃ بھوپال مرجع اہل کمال حرسہا اللہ عن الزوال وعین الکمال حسب الحکم حاکمہ ممدوحۃ الصدر باوائل ماہ جمادی الاول و اواخر جمادی الاخر سنہ ۱۲۸۹ الہجری الطاہرہ شہر کانپور مطبع نظامی میں باہتمام تمام و اہتمام تمام محمد عبد الرحمن خلف الحاجی محمد روشن خان مہر و ترتیب یافتہ برادر معظم محمد مصطفیٰ خان مغفور مطبوع طبائع سخنوران زمان و موجبان جہان ہوا +

قطعۂ تاریخ نتیجہ طبع وقاد پر فصاحت منشی عنایت حسین صاحب بلگرامی متخلص بعنایت

زہی رئیسۂ بھوپال ثانی بلقیس
بفہم نور جہان اسم پاک شاہجہان

تمام حال رئیسان کشور بھوپال
بعہد فصاحت و فہم رسا منور بیان

نہاد تاج الاقبال نام این تاریخ
نمود طبع ز حکمش چو عبد رحمان خان

بوقت فکر عنایت نوشت مصرع سال
کلام شاہجہان است بادشاہ جہان

۱۲۸۹ھ

وجہ ثبت مہر بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کیے گئے

محمد روشن خان حنفی ۱۲
محمد عبد الرحمن خان

العبد
محمد عبد الرحمن خان ابن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

صحیح نامہ دفتر دوم تاریخ بھوپال اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۵	نابلوغ	تابلوغ	۷	۱۱	مین	میں
۱۲	۱۴	لاریٹ	لارڈ	۱۳	۱۱	اصدر	صدر
۱۴	۱	جبن کسی	جس کسی	۱۷	۲	مسکموئن صاحب	میکموئن صاحب
۲۱	۲۱	اندرسکیرٹری	انڈرسکریٹری	۲۲	۲	سکتر	سکریٹر
۲۲	۵	سکتر انڈر	سکریٹر انڈر	۲۲	۵	دوسری سکتر	دوسری سکریٹر
۲۲	۵	بڑی سکتر	بڑی سکریٹر	۲۲	۸	اشتار	اسٹار
۲۲	۸	سکتر	سکریٹر	۳۵	۱۳	اسیر	امیر
۴۸	۲۱	خوایطہ	خریطہ				

تمت

انّ فی ذٰلک لاٰیٰت لاولی النهٰی
بتوفیق مالک الملک برحق و تایید بادشاه مطلق از تصنیف شریف و تالیف لطیف
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی واضح ہو خاص و عام پر لائح ہو کہ یہ دفتر سوم تاج الاقبال
تاریخ ریاست بھوپال کا ہے اس دفتر میں غرہ شعبان ۱۲۸۵ھ ہجری سے سلخ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری تک
مع بعض وقائع آغاز سال بارہ سو نواسی ہجری احوال ہمارے عہد حکومت کا لکھا گیا ہے
یہ دفتر بھی مثل دفتر اول و ثانی آٹھ فصل پر مرتب ہے ایجاز کلام و اختصار مرام سے فہرست یہ
فصل اول اس نیازمند بارگاہ الٰہی کی مسند نشینی کے حال میں روز پیدائش سے وقت
مسند آرائی تک بسبیل اجمال و کیفیت انتظام مہام ریاست تا اختتام دورہ نظامت ملک جنوبی ریاست بھوپال
فصل دوم ورود فرمان جناب ملکہ معظمہ انگلستان و ہندوستان و عنایت نامہ وزیر اعظم
کے ذکر میں مع کیفیت سفر کلکتہ اور حال دورہ نظامت ضلع مغرب بھوپال و ذکر بعض انتظامات جدید
فصل سوم دورہ نظامت ضلع مشرق ملک محروسہ ریاست بھوپال اور بعض انتظامہائے عمدہ کے احوال میں
فصل چہارم مشتمل ہے پانچ تذکرے پر تذکرۂ اول نواب سلطان جہان بیگم ولیعہد ریاست
کے احوال جشن نشرہ میں تذکرۂ دوم اپنے نکاح ثانی کی کیفیت میں تذکرۂ سوم دورۂ ثانی

فصل اول بیان میں اس نیازمند بارگاه الهی کے روز پیدائش سے وقت مسند آرائی تک بسبیل اجمال اور کیفیت انتظام مهام ریاست تا اختتام دور نظامت ملک غربی ریاست بھوپال

ششم ماه جمادی الاولی ۱۲۵۴ هجری و ۱۲۴۴ فصلی مطابق بستم جولائی ۱۸۳۸ع قلعه اسلام نگر میں پیدا ہوئی اور پانزدهم ماه محرم ۱۲۶۰ هجری و ۱۲۵۰ فصلی مطابق چهارم جنوری ۱۸۴۴ع یوم دوشنبه مسند ریاست بھوپال پر متمکن ہوئی نهم ماه جمادی الاولی سال مسطور مطابق بست و پنجم اپریل سنه مذکور روز یکشنبه بیری والا سے بتقریب گنجیدان اقدم بتکلف کے ساتھ جشن کیا اور بتاریخ پانزدهم ماه رجب ۱۲۶۶ هجری و ۱۲۵۶ فصلی مطابق بست و چهارم مئی ۱۸۵۰ع روز جمعه بتقریب ختم کلام مجید شادی نشره کو بصرف زر خطیر نهایت تکلف و تجمل کے ساتھ انجام دیا کتب فارسی درسی میں نے پڑھیں استعداد نوشت و خواند اور حساب معاملات فهمی حاصل کی یازدهم ماه ذیقعده ۱۲۷۱ هجری و ۱۲۶۲ فصلی مطابق بست و ششم جولائی ۱۸۵۵ع میرا عقد ہوا جیسا که فصل دوم دفتر دوم میں مسطور ہے اور بست و ششم ذیقعده ۱۲۷۴ هجری برابر ۱۲۶۵ فصلی مطابق نهم جولائی ۱۸۵۸ع روز جمعه نواب

سلطان جہان بیگم میرے شکم سے پیدا ہوئین اور نہم ماہ شوال ۱۲۷۵ سنہ ہجری مطابق یکم مئی ۱۸۵۹ سنہ ع کو مین اپنی خوشی سے ولیعہد اور میری والدہ رئیسہ بھوپال ہوئین جیسا کہ فصل سوم دفتر دوم مین مسطور ہے اور دوازدہم جمادی الاولی ۱۲۷۷ سنہ ہجری کو سلیمان جہان بیگم صاحبہ دوسری لڑکی مجھسے پیدا ہوئی تیرھوین محرم ۱۲۷۸ سنہ ہجری کو اونکا انتقال ہوا مزار اونکا نور باغ مین ہے اور مدرسہ و مسجد سلیمانی اونکے نام سے اس ریاست مین یادگار رہی بست و یکم صفر ۱۲۸۴ سنہ ہجری کو نواب باقی محمد خان بہادر میرے شوہر کا انتقال ہوا نواب صاحب موصوف مکہ معظمہ کو گئے تھے وہان بیمار ہوے اور عین بیماری مین بھوپال کو آگئے یہان ہر چند علاج یونانی و ڈاکتری عمل مین آیا مگر کچھ فائدہ نہوا بعد انتقال اپنے باغ مین دفن ہوے سیزدہم رجب ۱۲۸۵ سنہ ہجری کو میری والدۂ ماجدہ کا انتقال ہوا جیسا کہ فصل ہشتم دفتر دوم مین مرقوم ہے بعد رحلت خلد نشین کے تین روز تک حسب آئین جملہ کاروبار ریاست موقوف رہا اور مراسم تعزیت ادا ہوے صاحبان عالیشان بہادر کو بھی نہایت ملال ہوا چھاونی اجنٹی سیہور و ریذیڈنٹی اندور مین قاعدہ ماتمداری کا حسب ضابطۂ اہل یورپ مثل ہڑتال و تعطیل کچہریات وغیرہ عمل مین آیا جو کہ یہ دن ہر ذی روح کو ایک بار پیش آنا ہے اور بجز تسلیم و رضا کوئی چارہ نہین صبر و تحمل اختیار کرکے بیتے ہفدہم رجب سنہ مذکور سے کاروبار ریاست کا حسب دستور کرنا شروع کیا غرۂ شعبان ۱۲۸۵ سنہ ہجری مطابق شانزدہم نومبر ۱۸۶۸ سنہ ع روز دوشنبہ کرنیل جان ولیم ویلی اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال وغیرہ و میڈ صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا رونق افروز بھوپال ہوے اور سات بجے صبح کے مجکو خلعت صدارت اور میری دختر نواب سلطان جہان بیگم کو خلعت ولیعہدی جناب لارڈ صاحب بہادر کی طرف سے عنایت فرما کر مجھے مسند نشین فرمایا سلامی کی توپین سر ہوئین ارکان و اعیان ریاست نے نذرین گذرانین اور مینے اور ولیعہد ممدوحہ نے سر دربار سپیچ پڑھا صاحبان بہادر ممدوح نے بہت سے کلمات عنایات

وشفقت سے مطمئن فرمایا اور ریاست بھوپال میں اشتہار میری مسند نشینی کا جاری کیا اور
مجھے رخصت ہوکر سیہور روانہ ہوکر تشریف لیگئے آپ اسپیچ جو سر دربار بیٹھے پڑھا تھا وہ یہ ہے
اول میں شکر کرتی ہوں اپنے خدا کا جسنے مجکو نواب سکندر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے
پیدا کیا جو دانایان فرنگ کے امتحان میں وفادار و ثابت قدم اور مآل اندیش و منتظم
ثابت ہوئی ہیں اور شکر کرتی ہوں میں اپنی بادشاہ وقت ملکۂ معظمہ وکٹوریا صاحبہ بادشاہ
ہندوستان و انگلستان اور اونکے ارکان دولت کا کہ جنکے انصاف نے میری والدہ
نواب سکندر بیگم پر بڑے بڑے احسان کیے پہلے اونکو مطابق عہد کے اونکے
باپ نظیر الدولہ نواب نظر محمد خان بہادر کی جگہہ بٹھا کر بھوپال کی ریاست اونکو بخشی
دوسرے جب اونسے خیرخواہی و اطاعت کامل پائی بیرسیہ کا پرگنہ اور اشتہار اور
اونکا منصب درجہ اول کا اور ضمن دیگر اونکی عزت کو ترقی دی تیسرے جب
انتظام ریاست و آبادی ملک اونکی ذات سے معلوم ہوئی جناب ویسرائے گورنر جنرل
بہادر نے دربار آگرہ میں جہان بڑے بڑے رئیس جمع تھے اونکے بندوبست ملک
کی مثال فرمائی اور سب رئیسوں میں اونکی عزت کو زیادہ ترقی بخشی اور بعد اونکی وفات
کے مجکو میری والدہ کی جگہہ بٹھایا اور میں شکر کرتی ہوں جناب میڈ صاحب ایجنٹ
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کا کہ وہ میری درخواست قبول فرماکر
بھوپال میں تشریف لائے اور جیساکہ سکیچر صاحب بہادر نے نواب سکندر بیگم کو
رئیسہ بھوپال اور مجکو ولیعہد کیا تھا ویساہی اونھوں نے مجکو رئیسہ بھوپال اور میری
بیٹی نواب سلطان جہان بیگم کو میرا ولیعہد فرمایا اور میں شکر کرتی ہوں کرنیل ایورن
صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ بھوپال کا کہ اونھوں نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کی بیماری
میں معالجہ و غمخواری اپنی ذات سے بہت تکلیف اوٹھائی اور بعد اونکی وفات
فوراً صدر رفیع القدر میں حسب سررشتہ رپورٹ پہنچائی اور جیسے نواب سکندر بیگم کے

مددگار رہتے تھے ویسے ہی میرے مددگار ہین اور جتنے قاعدے قدیم میری والدہ کے
زمانۂ صدرنشینی مین جاری ہوے تھے وہ سب میری صدرنشینی مین جاری فرمائے تمام
عمر مین اپنی بادشاہ وقت کے اور ان ارکان دولت کے احسانون کی ممنون ہو چکی اب
آرزو کرتی ہون مین خداوند کریم سے کہ میری تمام عمر مثل میری مان کے خیرخواہی
سرکار انگریزی اور انتظام ریاست بھوپال اور رفاہ مخلوق مین گذرے اور جو
اسپیچ نورچشم بلند اقبال نواب سلطان جہان بیگم طال عمرہا نے پڑھا تھا اوسکی نقل یہ ہے
شکر ہے خدا کو کہ جسنے اپنی عنایت بیغایت سے مجکو اس رتبے پر پہونچایا اب شکر کرتی ہون مین
جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اور صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل
انڈیا اور پولٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کا جنھون نے بحکم صدر رفیع القدر مجکو ولیعہد و میری ماں کو
والیۂ ریاست بھوپال کیا اب مین امید کرتی ہون خداوند کریم سے کہ تمام عمر میری خیرخواہی سرکار انگریزی مین گذرے
نقل اشتہار جو بپیشگاہ کرنیل ارجی میڈ صاحب بہادر سی ایس آئی اجنٹ نواب
گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا سے بنام جمیع رعایا و امرای علاقۂ ریاست بھوپال جاری ہوا یہ ہے
واضح ہو کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ بعد انتقال نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر اپنے
والد ماجد کے بمنظوری گورنمنٹ انڈیا بتاریخ چہارم دسمبر ۱۸۴۴ء صدرنشین ریاست بھوپال
ہوئی اور نواب سکندر بیگم صاحبہ والدہ اونکی تا ایام بلوغ اونکے مختار ریاست ہوئی تھین اور
جبکہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بستم جولائی ۱۸۵۹ء کو سن بلوغ حاصل کیا میجر ہچنسن صاحب
بہادر پولٹکل اجنٹ سابق بھوپال نے نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ سے دریافت فرمایا کہ آپ
اختیار ریاست کا اپنے قبضۂ اقتدار مین لینا چاہتی ہین یا نہین اونھون نے جواب دیا
کہ تا حین حیات نواب سکندر بیگم صاحبہ کے اختیار ریاست کا حسب اجازت و رضا میری
اونکے متعلق رہنا چاہیے اور بعد اسکے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بذریعۂ خط سیزدہم
دسمبر ۱۸۵۹ء حسب سررشتہ سر رچرڈ شکسپیر صاحب بہادر اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر

سنٹرل انڈیا کو لکھا کہ سرکار انگریزی سے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو تاحیات اونکی دوام
یعنی منصب مختاری اور اختیار رئیس کا عطا فرمانا مناسب ہے چنانچہ اس تحریر کی اطلاع
گورنمنٹ ہند میں کی گئی اور جناب مستطاب نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر نے صاحب
اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا کو ہدایت فرمائی کہ جمیع رعایا و امرای ریاست
بھوپال کو اطلاع دیجاوے کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ تاحیات اپنی رئیسہ ہیں اور نواب
شاہجہان بیگم صاحبہ اونکی ولیعہد اور اولاد نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اونکی جانشین ہوگی
اور سرکار انگریزی اس بندوبست کو قائم رکھے گی چنانچہ اس مضمون ہدایتی کا اشتہار
محکمہ محتشمہ اجنٹی سنٹرل انڈیا سے بتاریخ ہفدہم دسمبر ۱۸۶۰ء جاری ہوا تھا اور نواب
سکندر بیگم صاحبہ حسب تحریر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اور منظوری گورنمنٹ بتاریخ ہفتم
ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء صدر نشین ریاست بھوپال ہوئیں اور تا حین حیات بہ نیکنامی و خوشی
رئیسہ بھوپال رہیں اب کہ انتقال اونکا بتاریخ سی ام اکتوبر سنہ حال اس دار فانی سے
بعالم جاودانی ہوا رپورٹ اسکی گورنمنٹ ہند میں کی گئی اور گورنمنٹ سے بعد انتقال نواب
صدر نشینی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ تخت ریاست بھوپال اور منظوری ولیعہدی نواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ اور اونکی اولاد کی صادر ہوئی چنانچہ آج کے روز نواب
شاہجہان بیگم صاحبہ بجلسہ عام امرا و سرداران و برادران وارکان ریاست بھوپال
اور صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا اور صاحب پولٹکل اجنٹ
بہادر بھوپال و دیگر صاحبان عالیشان بہادر وسادہ ریاست پر متمکن ہوگئیں اور
نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست مقرر ہوئیں اور بذریعہ اس اشتہار کے
جملہ رعایا و امرا و برادران و جاگیرداران و ارکان ریاست بھوپال کو اطلاع دیجاتی ہے
اور ہدایت کی جاتی ہے کہ سب لوگ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کو اپنا مالک رئیس مستقل
تصور کرکے بدل و جان اطاعت و فرمانبرداری اور خیرخواہی و جانفشانی کرتے رہیں

بعد فراغ رسم صدارت روزمرہ کے مالی ملکی تمام کاروبار کے انصرام و انتظام کو اپنے
ذمے لیا ماہ صیام میں شرائط صوم و عبادت ادا کیے ماہ شوال میں بتقریب صدارت نشینی خود
صاحبان عالیشان بہادر اور امرا و اکابر و اعیان ریاست وغیرہ کی ضیافت و دعوت
کی تفصیل اوسکی طول و تکلف ہے بعد ازاں میںنے بذات خود جائزہ خزانے کا لیا پس از ان
حاضری زیور و ملبوسات توشک خانہ خلد نشین کی لی اور زیور مرصع بمعاوضہ ۵ ہزار جو
خلد نشین نے پسند کر کے اپنے جامدار خانے میں رکھوایا تھا اور قیمت کا تصفیہ بسبب
ناسازی طبیعت نہیں کیا تھا اوسکو خریدنا بے ضرورت نامناسب جانکر واپس کر دیا اور
یک لک و بست و پنج ہزار و ششصد و ہشتاد و ہشت روپیہ نو آنہ پاؤ بالا قرض جاگیر
آستانۂ خاص خلد نشین اور پنج لک و پنجاہ و دو ہزار و ہفتصد و ہشتاد و دو روپیہ یازدہ آنہ
پاؤ بالا و پانزدہ اشرفی قرض ریاست جملہ شش لک و ہفتاد و ہشت ہزار چہار صد ہفتاد
و یک روپیہ چہار نیم آنہ پانزدہ اشرفی جو دینا تھا اوسکی ادائی کی سبیل قسط بندی سے ہوئی
سال حال سنہ ۱۲۸۹ ہجری میں بعنایت الٰہی قرض مذکور دام دام ادا ہوگیا اور عرائض و خطوط
و روبکارات مقدمات مال و دیوانی و فوجداری و وکالت و ہر سہ نظامت و پرگنجات
و محکمۂ سائرات ریاست بھوپال کہ جملہ چار ہزار و ہشتاد و شش قطعہ ابتدائے سنہ ۱۲۷۷ ہجری سے
تا روز انتقال خلد نشین عرصہ چہاردہ سال سے بسبب کم فرصتی اور سیر و سفر ہندوستان
و سفر بیت اللہ و عوارض جسمانی خلد نشین کے دفتر انشا میں حکم طلب باقی رہے تھے اور
اہل مقدمات عرصے سے امیدوار اونکے حکم کے تھے ایک ایک کاغذ کو سنکر حکم قطعی لکھوا کر
بتائید الٰہی جاری کیا اور کاغذات مقدمات مشورہ طلب عہد خلد نشین کو بھی طے کیا اور جو
رعایا شاکی اس امر کی تھی کہ ہمارا مقدمہ فلانے محکمے میں اسقدر مدت سے دائر ہے فیصل
نہیں ہوتا ہے واسطے نام مدار المہام صاحب بہادر و معتمد المہام صاحب بہادر و نائب اول
و دوم ریاست و ناظمان ہر سہ ضلع و مہتمم سائر کل و مہتممان عدالت دیوانی و فوجداری

وہ مرافعہ سے فہرست مقدمات غیر منفصلہ کی طلب کی معلوم ہوا کہ سیزدہ ہزار ہشت صد وکی
ایک مقدمہ بے تجویز غیر منفصل ہین اسلیے تحقیق و ترتیب و بکار مقدمات سنین ماضیہ جس
محکمے کی تھی اوسی محکمے کے مہتمم سے متعلق رکھی گئی اور میعاد مناسب مقرر کرکے تاکید
کی گئی کہ میعاد معینہ کے اندر مقدمات غیر منفصلہ کو جیسا چاہیے مکمل کرکے جس مقدمے کا فیصلہ
تمہاری حد اختیار کے اندر ہووے اوسکو تم فیصل کرو اور جو مقدمہ نا حد اختیار سے ہو
اونکی روبکار میرے حضور مین بھیجو بعد ازان بعض محکمات مین بلاحظہ کثرت مقدمات غیر منفصلہ
سنین ماضیہ بعض اشخاص اوسکے سرانجام کے لیے مقرر کیے گئے اور جو رعایا و غربا ساکنان
بھوپال کو ایک مدت سے شکایت گرانی غلہ کی تھی اور سبب گرانی کا یہ معلوم ہوا کہ زمانہ
سابق سے اوائل عہد خانہ نشینی تک زمیندار غلہ بھوپال مین لاکر بکثرت فروخت کرتے تھے
جب یہ مقرر ہوا کہ جو غلہ چھاونیات انگریزی وغیرہ مین جاوے اوسکا محصول نصف لیا جاوے
اور جو بھوپال مین آئے اوسکا محصول سالم لیا جاوے اسوجہ سے زمیندار اپنا غلہ بھوپال
مین لاکر بہت کم فروخت کرتے ہین اور جسقدر آتا ہے اوسپر محصول سالم لیا جاتا ہے اور وہ گران
بکتا ہے یہ امر رعایا پروری و انصاف سے بعید معلوم ہوا کہ رعایای علاقہ غیر کے لیے رعایت
محصول کی ہووے اور رعایای بھوپال بسبب محصول سالم کے نقصان و شکایت مین رہے
اسواسطے تاریخ دہم فروری سنہ ١٨٦٩ء مطابق بست ہفتم شوال سنہ ١٢٨٥ ہجری بنام مہتمم سایر کل
کے حکم جاری کیا گیا کہ جو ساکنان شہر بھوپال نسبت رعایای علاقہ غیر کے زیادہ مستحق رعایت
ہین اسلیے بنظر رفاہ رعایا غرہ محرم سنہ ١٢٨٦ ہجری مطابق چہاردہم اپریل سنہ ١٨٦٩ء سے لینا
محصول غلہ گندم و نخود وغیرہ کا جو پرگنات سے آکر بھوپال مین فروخت ہو معاف کیا گیا
اور سوار و پیادہ فوج جنگی سرخ وردی اور رسالجات سیاہ وردی متعینہ محکمہ مدار المہام صاحب
بہادر و محکمہ وکالات جو مدت سے شکایت اس امر کی کرتے تھے کہ حکومت قواعد و ضابطہ بالاتر
و مصارف وردی و خوراک اسپ وغیرہ نسبت فوج تعیناتی پیرونجات کے زیادہ ہوتی تھی

اور تنخواہ ہماری مطابق فوج تعیناتی بیرونجات کے ہو اسلیے غرہ محرم ۱۲۸۶ ہجری سے
ہجدہ ہزار ہفتصد ہشتاد روپیہ سالانہ کا اضافہ علی قدر مراتب فوج مذکور کی تنخواہ مین کیا گیا
اور چونکہ مدت ہجدہ سال سے دورہ خلد نشین کا چند سبب ملک محروسہ مین نہین ہوا تھا اور اسلیے اکثر
زمینداران و رعایا وغیرہ پرگنات کی ظلم عمال سے نالان تھی اور شکایتین اونکی رشوت ستانی
وحق تلفی کرنے کی متواتر سامعہ خراش ہوتی تھین اور دادرسی رعایای مظلوم اور تنبیہ سرکوبی
عہدہ داران انصاف دشمن کی لازم تھی اسلیے ہر چند موسم سرما آخر تھا اور وقت دورے کا
گذر گیا تھا لیکن سلخ شوال ۱۲۸۵ ہجری مطابق ہجدہم فروری ۱۸۶۹ء روز شنبہ بتقریب دورۂ
محالات ضلع جنوب بھوپال سے کوچ کیا اس ضلع مین آٹھ محال ہین شروع دورے کا محال چھپانیر ہے

کیفیت دورہ ضلع جنوب

چہارم ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق ہفدہم فروری ۱۸۶۹ کو محال مذکور مین پہونچکر حاضری پٹیلون و پٹواریون اور جاگیرداران و معافیدارون اور
مہاجنون و بلاہیون دہات کی لیکر مجمع عام مین اشتہارات سنائے گئے اول یہ کہ ہفدہ
سال سے دورہ سرکار کا اس محال پر نہین ہوا اگرچہ ہر سال دورہ ناظمون اور تیسرے سال
دورہ نائب مدار المہام صاحب بہادر کا ہوتا رہا ہے اب سرکار کو یہ منظور ہے کہ جو ظلم و زیادتی اس عرصے
مین تم لوگون پر جانب ملازمان اعلی وادنی ریاست سے گذری ہو بعد تحقیق تدارک
و سزا اوسکی بدخواہون و شکمپرورون اور رشوت ستانون کو اچھی طرح سے دیجائے پس جس شخص کے
حال پر جسطرح کا ظلم تحصیلدارون و تھانہ دارون معزول و بحال اور عملہ تحصیل و تھانہ اور
ناظمون اور اونکے عملے اور نائبون مدار المہام صاحب بہادر اور اونکے عملے اور داروغون
سائر اور مہتمم سائر کل و مہتممان سائر ضلع اور اونکے عملے نے کیا ہو اوسکو بیخوف ہو کر سرکار
مین ظاہر کرو تحقیقات ظلم و زیادتی ملازمان ریاست کی خاص ہماری روبکاری مین ہوگی اور
جو تم اب بھی بخوف اہلکارون وغیرہ کے اظہار حال اپنا نکروگے اور پھر سرکار مین ظاہر ہوگا تو
بعد ثبوت کے مجرم چھپانے والے دونون کو سرکار سے سزا دیجاویگی اور اشتہار ثانی یہ ہے کہ عاملان

سابق و حال محالات نے سوائے جمع مال پتہ سرکاری اور تھانہ داران سابق و حال نے
سوائے رقمیات معمولی دہریہ کے اور جو کچھ رقمیات معاف شدہ مثل دہریہ و غیرہ کے تھے
لیا ہو بیان کرو کہ تدارک اوسکا وحق سہی تجارتی کیجاوے اور ثالث یہ کہ جو کوئی منجملہ
ملازمون و اہلکارون ریاست بھوپال سے رشوت لیگیا اور اطلاع اوسکی سرکار مین ہوگی تو بعد
تحقیق و ثبوت کے رشوت لینے والے کو سزا مناسب حال دیجاویگی اور بصورت عدم ثبوت
رشوت مخبر و دہندہ رشوت سے مواخذہ ہوگا چہرہ حاضری ملازمان تحصیل و تھانہ جو کیا تھا
و سائر داران و ناکہ داران محال مذکور کی لیگئی جو ملازم ناکارہ ضعیف یا خود کسی جرم مین
معلوم ہوے بعد موقوفی بجاے اونکے دوسرا شخص مقرر کیا گیا اور جن سپاہیون اہل محلہ
کے قبائل عمال سے چہرے نہین ہوسکے تھے اور اونسے کام سرکاری لیا جاتا تھا اونکے
چہرے مطابق تکلمہ کے وقت حاضری کے لکھے گئے اور مطابق ملازمان اہل عملہ اہل قلم
خاص بھوپال کے ملازمان محال و تھانہ و سائر محال جہ پابند سے بھی قسم لیگئی اور حاضری
دفتر محال و تھانہ و سائر جہ پابندی کی لیکر جو نقصان اور نقص معلوم ہوے پروانجات اونکی
ہدایت کے جاری کیے گئے بعدہ عرائض مستغیثان پرگنات پر جو شکایت رشوت ستانی
اہلکاران یا تغلب مال سرکاری یا زیادہ ستانی مستاجرین رعایات سے تھی اونکی تحقیقات
اپنے روبرو کراکر اثناے دورہ مین حکم جزا و سزا کا دیا گیا اور جن مقدمات کی تحقیق
وہین معلوم ہوئی اونکی تکمیل و خل ہوتے بھوپال پر منحصر رکھی گئی اور جو عرائض متعلقہ دیوانی
و فوجداری و مال کے تھے اونپر حسب سر رشتہ بنام عاملون و تھانہ دارون و ناظمون و حکم
سائکل و نائب ہمت سے حکم لکھا گیا اور زیادہ ستانی کا روپیہ عامل مستاجر سے واپس
زمینداروں کو دلایا گیا اور اوزان غلہ و غیرہ کی تحقیق و تفتیش عمل مین آئی اور اوزان و پیما
کمی و بیشی برابر کی گئی اور مکان کچہری تھانہ و تحصیل و سائر کا جو قابل شکست تھا اونکی مرمت کا
حکم اور احاطہ فرودگاہ مین آسایش و آرام کے لیے حکم لگانے درختون سایہ دار کا دیا گیا پہرہ

پرگنہ بھرونده اور مردان پور اور چھپلی محال باڑی اور پرگنہ بریلی اور محال اودیپورہ
کیا گیا اس محال مین جن نمبرداروں نے زر محاصل زمین قاعدہ مقرر سرکار سے زیادہ لیا تھا
وہ کاشتکاروں کو بعد اخذ جرمانہ واپس دلایا گیا پھر چینپورہ اور قلعہ چوکی گڈھ کا دورہ کرکے
قصبہ کاکیا کھیڑی محل نظامت جنوب مین آنا ہوا ان سب محالات مین کارروائی معمولی مثل
محال چھپانیر عمل مین آئی بست ہفتم محرم کو مع الخیر داخل بھوپال ہوئی اس دورہ ہشت محال
ضلع جنوب مین چہار ہزار و سہ صد و شصت قطعہ مستغیثون کے عرائض ملاحظے مین گذرے
اور احکام سررشتہ جاری ہوے اور جملہ کیفیت دورہ حسب سررشتہ قدیم محکمہ ایجنسی بھوپال مین
مرسلہ بھیجی گئی بست ہفتم جمادی الاخرہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق چہارم اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء کو کرنیل
اوڈوارڈ تامسن صاحب بہادر قائم مقام پولٹکل ایجنٹ بھوپال نے محکوم خریطہ بھیجا کہ مخلص
نے آپ کی خوش تدبیری وحسن لیاقت اور خوبی نظم ونسق ریاست کی رپورٹ بشرح اوس
سرگرمی ومحنت شاقہ کے جو آپ نے کمال شدت گرما ومضرت باد سموم کے زمانے مین گوارا
کرکے اسلوبی ودرستی انتظام اور تدبیرات آسایش ورفاہ عام مین کی ہے مع ترجمہ کیفیت دورہ
جنوب وکارروائی انتظام مہام ریاست بوساطت صاحب والاجاہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل
بہادر سنٹرل انڈیا خدمت مین ارباب صدر رفیع القدر کی ارسال کی تھی دینولائیٹی صاحب
سکرٹری گورنمنٹ انڈیا مورخہ بست ہفتم ستمبر سنہ رواں موسومہ صاحب ممتاز الیہ اس مضمون کی
آئی کہ نواب مستطاب معلی القاب ویسرائے گورنر جنرل بہادر ہندوستان نے تمام کیفیت اس
امر کی ملاحظہ فرمائی کہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال نے رشوت ستانی وغیرہ اعمال مذمومہ کے
استیصال مین سرگرمی ودانائی مبذول فرماکر اطمینان ومفاد عام کا تجدیداً قاعدہ جاری
کیا ہے اور اس حقیقت حال سے تحقیقاً جناب لارڈ صاحب بہادر ممدوح کو معلوم ہوا کہ نواب
بیگم صاحبہ نے بتقاضے اپنی والدہ صاحبہ کے واسطے کرنے حکمرانی اپنے علاقے کے بعد از غدر بھی
وبدو شگفتہ ضمیری سے قصد کیا ہے تا کہ ظلم وتعدی وجعلسازی شورہ پشتون نمک حرام کی نہ ہونے پاوے

اور ضوابط مقررہ سے بہتری و آسودگی رعایا کی ظہور مین آوے جناب ممدوح کی رائے یہ ہو
کہ اگر قدیم و آزمودہ کار روساطریقہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال کا اختیار کرین تو اونکی بڑی
نیکنامی ظہور مین آوے اور جناب ممدوح کیفیت مذکور بکمال طیب خاطر بنظر اطلاع عام و خاص
باندراج گورنمنٹ گزٹ مشتہر فرمادینگے اور ایک نقل اوسکی واسطے ملاحظہ جناب مستطاب
وزیر اعظم ہند کے ولایت انگلستان کو روانہ کرینگے فقط مخلص بکمال مسرت و شادمانی
نقل و ترجمہ چٹھی مذکور کہ سند مستحکم خوشنودی ارباب صدر رفیع القدر اور بہترین دستاویز
آپ کی نیکنامی و خوش لیاقتی کی ہے آپکے پاس بھیجتا ہون اور حوالہ قلم اخلاص رقم کرتا ہون
کہ راضی و خوشنود ہونا جناب مستطاب نائب السلطنت و نواب گورنر جنرل بہادر ہندوستان کا
اور مشہور ہونا آپ کی خوش نظمی و فراست کا آپ کی محنت و سرگرمی کا نتیجہ ہے جو آپ نے
انتظام جزئی و کلی ریاست مین بدل وجان مبذول کی ہے یقین ہے کہ آپ بہ توجہ بیش از بیش
اپنی تدبیرات پسندیدہ و رضامندی گورنمنٹ انگلشیہ سے محظوظ و شادمان ہو کر ہمیشہ بہتری
و انتظام ریاست و خیر اندیشی سرکار انگریزی مین مصروف رہینگی اور اپنی نیکنامی
و ناموری کو جو مشہور آفاق ہوئی ہے علی الدوام ترقی دیتی رہینگی بعد ازان ششم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶
ہجری برابر ہشتم فروری سنہ ۱۸۷۰ء کرنیل اوسلی صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل ایجنٹ بھوپال
نے لکھ بھیجا کہ ڈیوک آرگل وزیر اعظم ہند نے لارڈ صاحب بہادر فرمانفرمای ہندوستان کو
لکھا ہے کہ انتظام ریاست بھوپال جو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے اپنے دور صدرنشینی مین
فرمایا ہے کیفیت اوسکی میرے پاس پہونچی ہے اوسکو بکمال طیب خاطر ملاحظہ کیا مجکو نہایت
خوشی اس حال کے پڑھنے سے ہوئی کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے صدرنشین ہوتے ہی
انتظام و حکمرانی ریاست مین اپنی آزادی و بیدار مغزی کا ثبوت ظاہر کیا جو اونکی والدہ ماجدہ
بہ حسن کے استعمال مین ظہور مین لائین تھین اور جناب ملکہ معظمہ کے حضور سے جو [illegible] خطاب
آپ کی ایما ہوا ہے کہ خوشنودی جانب جناب ممدوحہ سے بھی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی

خدمت مین کہ اونھون نے سعی وافر درستی انتظام وتدبیرات آسایش رفاہ عام بھوپال مین کی ہی ظاہر کیجاوے

فصل دوم ذکر ورود فرمان جناب ملکہ معظمہ اور کیفیت سفر کلکتہ وکیفیت دورہ نظامت مغرب ملک محروسہ بھوپال وبعض انتظامات جدید کے بیان مین کرورود فرمان

دوم ستمبر ۱۸۶۹ء کو چھاونی سیہور سے کرنیل اوڈوارڈ تامس صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل اجنٹ بھوپال نے اپنے خریطے کے ساتھ خط انگریزی ڈیوک آف ارگل صاحب بہادر وزیر اعظم ہند مقیم لندن میرے پاس بھیجا خط انگریزی کا ترجمہ یہ ہی میری معزز محبہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال مجھکو حضرت جہان پناہ ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کا ایما ہوا ہی کہ مین آپ کو اطلاع دون کہ حضرت ممدوحہ کو آپ کی والدہ ماجدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال سے نہایت افسوس ہوا ہی اور اس حادثہ سے بڑا صدمہ گذرا ہی حضرت ملکہ معظمہ کی شفقت وعنایت اور ایسے موقع پر اونکی تفقد ومرحمت آپ کے صفحہ ضمیر پر نقش کیجاتی ہی اور حضرت ملکہ معظمہ کو ہر طرح طمانیت کلی ہی کہ آپ حکمرانی ریاست جو آپ کے قبضہ اقتدار مین ہی دانشمندی و نیک نیتی اور التفات خاص وعالی ہمتی سے جسکے سبب سے مشہور ووالا قدر نواب سکندر بیگم صاحبہ کو گورمنٹ انگریزی نے معزز وممتاز فرمایا تھا اور جنکی جانشین آپ ہوئی ہین فرماوینگی اور میری آرزو دلی یہ ہی کہ آپ کی عمر واقبالمندی کی ترقی ہوتی رہے فقط تحریر سیکم جولائی ۱۸۶۹ء آپ کا دوست صادق ارگل صاحب وزیر اعظم ہند سکرٹیر صاحب کی خدمت مین نیازنامہ اور عرضداشت جناب ملکہ ہر موسٹ گریشس مجسٹی کوئین وکٹوریا آف گریٹ برٹن اینڈ آیرلینڈ اینڈ امپرس آف ہندوستان کے نام تحریر کی اور بذریعہ خریطہ صاحب اجنٹ بہادر کے پاس بھیجدی نقل اوسکی یہ ہی شکر ہی اوس پروردگار عالم کا جسنے ارشاد فیض بنیاد اوس بادشاہ حق رسان واطاعت دوست رعایا پرور کا بواسطہ عالیجناب وزیر اعظم ہند اور جناب مستطاب گورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان وایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا

و صاحب بہادر قائم مقام پولیٹکل اجنٹ بھوپال کے مجھتک پونچا یا اور صدارت عاجزہ و
ولیعہدی نواب سلطان جہان بیگم کو اگرچہ ارکان سلطنت انگلستان و الاحضرت معتمد الدولت پر عزت دا
رئے قائم کر چکے تھے حال مین ارشاد خاص خود اشرف اعلے سے منظور ہو کر مستحکم ہوا اور مجھ کو
فخر و محترم فرمایا نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین نے تادم آخرین وفاداری و خیرخواہی و
عالیہ گورنمنٹ انگلسیہ مین راسخ دم و ثابت قدم رہکر عاجزہ و سلطان جہان بیگم کو زیر سایہ
عاطفت و ظل حمایت آپ کے چھوڑا ہے خدا سے امید رکھتی ہون کہ مجھکو و میری اولاد کو بھی
مادر بلکہ زیادہ تر وفا کیشی و خیرخواہی حضور و گورنمنٹ عالیہ انگلسیہ مین سرخرو و نیکنام اور جود
عطاء و اصطناع بخشی ساری سے کامیاب و بہرہ مند رکھیگا عاجزہ مسند نشینی سے انتظام ملکی و
دادرسی بندگان خدا مین جہانتک کہ ممکن ہے مصروف ہے چونکہ مختصر کار ہائے ریاست
و دورہ بیشتر خدمت مین لارڈ صاحب بہادر کی پہنچی ہے یقین ہے کہ اطلاع اوسکی بھی حضور مین
ہوئی ہوگی اور آیندہ بھی انتظام ہاے شایستہ و کارہاے نیک و دادرسی و رفاہ حال رعایا اور
اطاعت و خیرخواہی سرکار گورنمنٹ عالیہ انگلسیہ مین عاجزہ بدل و جان جد و بلیغ کریگی فقط
معروضہ پانزدہم جمادی الاخرہ ۱۲۸۵ھ ہجری مطابق بست و دوم ستمبر ۱۸۶۸ء عیسوی

مضمون نامہ بنام وزیر اعظم شان واجب الامتثال مورخہ سی ام جولائی ۱۸۶۹ء

شرف ایراد لایا واسطے اعلام ارشاد ہدایت بنیاد کے کہ مجھکو جناب ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کا ایما
ہوا ہے کہ مین تمکو اطلاع دون کہ حضرت ممدوحہ کو تمہاری والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال سے
تہ دل سے نہایت افسوس ہوا ہے اور نوازش و الطاف بادشاہی نے عزت آبرو میری
بڑھادی اور بایں تخصیص کہ مجھکو ارشاد کرامت بنیاد سے خبر دی گئی ہے ہمسرون مین مجھے مفخر و ممتاز
فرمایا اور محنت و جانفشانی و خیرخواہی اور خلوص جناب والدہ مرحومہ کا یہ نیک نتیجہ شہرہ آفاق
ہوا کہ اونکی وفات سے بادشاہ ہندوستان و انگلستان کو ملال ہوا اور اس ہدایت مستقیم سے
کہ تم حکمرانی ریاست کی جو تمہارے قبضہ قدرت مین ہے اوس دانشمندی و نیکنیتی اور انتظام

خاص و عالی ہمتی سے کرنا کہ جسکے سبب سے گورمنٹ انگریزی نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو
معزز و ممتاز کیا تھا اور تمکو اونکا جانشین کیا ہی تمام ہمت میری بمزید اہتمام اوسکے انصرام پر
مصروف ہی اور خدا سے یہ دعا ہی کہ ہمیشہ مجکو و سلطان جہان بیگم اور جملہ میرے جانشینون کو
توفیق نیک نیتی و خیرخواہی سرکار انگلیسیہ و فکر وادرسی مخلوق اور انتظام ملک بخشی جسکے ظہور سے
ہر ایک اپنے اپنے عہد مین مورد مراحم شاہی اور تحسین و آفرین گورمنٹ انگریزی سے [illegible] فقط
مرقومہ چہارم شعبان ۱۲۸۶ھ ہجری مطابق نہم نومبر ۱۸۶۹ء اوسکے جواب مین چہاردہم مارچ ۱۸۷۰ء
کو صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ موصوف نے مجکو خریطہ لکھا کہ آپ کا نامہ و عرضداشت بذریعہ صاحب
اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا روانہ لندن ہوے اور چٹھی انگریزی وزیر اعظم
کی بنام لارڈ صاحب موصوف مورخہ بست و ہفتم جنوری ۱۸۷۰ء مقام لندن سے بذریعہ چٹھی سکرٹری گورمنٹ
انڈیا مرقومہ چہارم مارچ سنہ صدر اور ہمراہ چٹھی صاحب اجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا
اسمی مخلص محررہ دہم مارچ سنہ مذکور اس مضمون سے آئی کہ عرضداشت رئیسہ بھوپال کو ملکہ معظمہ
نے کمال شفقت سے قبول کیا اور وزیر صاحب فرماتے ہین کہ جو ہمارے نام خط بھیجا اوس سے
ہم بہت خوش و راضی ہوے نقل چٹھی وزیر و سکرٹری گورمنٹ انڈیا آپکے پاس بھیجی جاتی ہی
ترجمہ چٹھی وزیر اعظم ہند موسومہ نواب گورنر جنرل بہادر ہند یہ ہی صاحب من جناب ملکہ معظمہ
کے حضور سے ایا ہی کہ جو خط یہان سے بتعزیت و تہنیت بنام نواب شاہجہان بیگم صاحبہ
رئیسہ بھوپال بتاریخ ہشتم اگست ۱۸۶۹ء جاری ہوا تھا اوسکے جواب مین عرضی نواب بیگم صاحبہ
موصوفہ نے بھیجی اوسکے جواب مین نواب بیگم صاحبہ کو اطلاع دیجاوے کہ جناب ملکہ معظمہ نے
آپ کی عرضی کو نہایت مہربانی سے قبول فرمایا ہی اور میرے نام جو بیگم صاحبہ نے خط ارسال
کیا ہی اوسکے وصول ہونے سے مجکو بہت خوشی ہوئی اور اوسمین جو مضمون صداقت کا
درج تھا اوسکے مطالعہ سے ہم راضی ہین فقط دستخط ارگل صاحب بہادر القاب و آداب
و عبارت خاتمہ جو واسطے صاحب پولٹکل اجنٹ بہادر و صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب

بہادر سنٹرل انڈیا و لارڈ صاحب بہادر و ملکہ معظمہ و شاہزادہ و وزیر اعظم کے اس ریاست سے
لکھے جاتے ہیں یہ ہیں اور قبل ہمارے عہد کے دستور تحریر و سوا ملکہ معظمہ اس ریاست میں
تھا بعد میری مسند نشینی کے توجہ صاحبان عالیشان بہادر سے یہ دستور قائم ہوا

القاب و آداب جناب ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بحضور معدلت ظہور شاہ گیتی پناہ
تاج بخش سلطنت آرا حضرت ملکہ معظمہ شاہنشاہ گریٹ برٹن و ہندوستان دام ملکہا
بعد تقدیم اوس آداب و تسلیم کے جو قابل پایان آستان فلک نشان ہو یہ عرض ہے
عبارت خاتمہ ایزد متعال و قادر ذوالجلال جب تک مہر و ماہ کو مصروف خدمت
مرام فرماے ظل رافت جہان پناہ کو بر سر مطیعان با اخلاص پر مخلد و مبسوط رکھے

القاب و آداب شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا بہادر عالیجاہ عالی [?]
رونق سلطنت قیصرہ باصرہ مملکت شاہزادہ صاحب بہادر دام دولتہ بعد تقدیم مراسم آداب
و تسلیم و تقدیم مراسم تعظیم معروض آنکہ **عبارت خاتمہ** ایزد متعال و قادر ذوالجلال
ظلال فضل و کمال شاہزادہ با اقبال کو بر سر عاجزہ خلوص اشتمال پر مخلد و مبسوط فرماوے

القاب و آداب وزیر اعظم ارکل صاحب بہادر جناب مستطاب معلی القاب
خورشید احتساب عمدہ عمائد سلطنت کبری وزیر اعظم و مشیر خاص حضور فیض گنجور حضرت ملکہ معظمہ
رفیع الدرجہ دام اقبالہ بعد ادائے مراسم تسلیم و تقدیم مناصب تعظیم مرفوع خاطر فیض مظاہر
عبارت خاتمہ قادر ذوالجلال جب تک مہر و ماہ کو مصروف اسعاف مرام
انام فرماوے ظل رافت و تمکین والا کو سر ارادت کیشان مطیع پر مخلد و مبسوط رکھے

القاب و آداب لارڈ صاحب بہادر سابق چونکہ نواب بیگم صاحبہ قدسیہ مختار ریاست
تھیں لارڈ صاحب بہادر کے نام عریضہ لکھنا اراکین ریاست نے مقرر کیا تھا جب والدہ مرحومہ
مختار ریاست ہوئیں وہ بھی عریضہ لکھتی رہیں اور بعد حصول خلعت ریاست بھی بطور سابق
کارروائی رہی یہ قاعدہ مقتضی ادب تھا اور داب تحریر رؤسای ہند کے بھی خلاف تھا

اسلیے تحریر خط باین القاب بنام نامی لارڈ صاحب بہادر نے تجویز کیا صاحب عالیشان شفیق ومہربان کرم فرمای نیازمندان سلمہ اللہ تعالی بعد ادای لوازم خلوص ونیاز معروض آنکہ اور اسکی منظوری کیواسطے خریطۂ خط پلٹکل اجنٹ صاحب بہادر پاس بھیجا گیا بائیسوین جون سنہ ۱۸۷۲ع برابر پانزدہم ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۹ ہجری صاحب موصوف نے یادداشت لکھ بھیجی کہ جناب گورنمنٹ سے آپ کی تجویز منظور اور مستحسن ہوئی آیندہ خط با القاب مذکور لکھا جاوے

القاب وآداب وعبارت خاتمہ صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا

صاحب مشفق مہربان کرمفرمای نیازمندان سلمہ اللہ تعالی بعد اظہار مراسم ارادت ونیاز کہ عین تمنای مخلصان خلوص اساس است مکشوف خاطر عاطر باد عبارت خاتمہ امید کہ تا دست داد ملاقات مسرت آیات محتوی صحت مزاج شفقت امتزاج بتحریر قائم محبت ضمائم مدام شاد کام فرمودہ باشند

القاب وآداب پلٹکل اجنٹ صاحب بہادر بھوپال

صاحب مشفق مہربان کرمفرمای مخلصان سلمہ اللہ تعالی بعد تاسیس اساس خلوص قدیم کہ اہم مقاصد مخلصان صمیم است مکشوف خاطر خطیر آنکہ عبارت خاتمہ امید کہ تا دست داد ملاقات مسرت آیات از تحریر رقائم محبت ضمائم شاد کام فرمودہ باشند

کیفیت سفر کلکتہ

کرنیل اڈورڈ تامسن صاحب قائم مقام پلٹکل اجنٹ بھوپال نے یکم دسمبر سنہ ۱۸۶۹ع مطابق بست وششم شعبان سنہ ۱۲۸۶ ہجری یادداشت بحوالہ چٹھی صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا باین مضمون لکھی کہ آپ کو دربار گورنری وشاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا مین چھبیسوین دسمبر سنہ صدر تک پہونچنا چاہیے پس بکمال خوشی ہجدہم دسمبر مطابق چہاردہم ماہ رمضان سنہ ۱۲۸۶ ہجری کو بسبیل ڈاک بھوپال سے براہ ہوشنگ آباد کوچ کیا اور نرسنگ پور سے ریل پر جبلپور داخل ہو کر بست وسوم دسمبر ریل پر سوار ہوئی اور بست وپنجم دسمبر کو کلکتہ پہونچی اور بست ونہم دسمبر مطابق بست وپنجم رمضان سنہ الیہ کو ملازمت جناب شاہزادہ صاحب بہادر و لارڈ صاحب بہادر سے سربلند ہوئی دونوں صاحب بہادر نے بہت اعزاز واکرام سے ملاقات کی اور سی ام دسمبر کو دربار نثار شاہزادہ صاحب بہادر مین

حاضر ہوئی بعدہ بتواریخ [illegible] جناب ممدوحین بتقریب ملاقات بازدید میری فرودگاہ
پر تشریف لائے اور گورنر صاحب بہادر بمبئی و مدراس اور بشپ صاحب لارڈ پادریان
وغیرہ صاحبان عالیشان بہادر سے بکمال خوبی ملاقات ہوئی اور سیر ناچ گھر و [illegible]
فورٹ ولیم قلعہ کلکتہ و عجائب خانہ و دار الضرب کا کیا اور فوج کی قواعد دیکھی اور چہاردہم
جنوری ۱۸۶۷ء مطابق یازدہم شوال ۱۲۸۳ ہجری جہاز دخانی سواری شاہزادہ صاحب بہادر
کو دیکھا اور ہنگام سیر مقامات مذکورہ رسم استقبال و سلامی بحفظ مراتب بخوبی سرکار انگلیسیہ
کی طرف سے ادا ہوئی برابر بزرگی و آبادی شہر کلکتہ اسوقت ہندمین کوئی شہر نہین ہے چار لاکھ
پچاس ہزار چالیس آدمی اس سال وہان شمار کیے گئے ہین اور اخبار پانیر سے معلوم ہوا
کہ تمام ملک ہندمین چوبیس کرور ایک لاکھ آدمی ہین اور شمار مردم روی زمین بقول محققین
فرنگ یہ ہے کہ یورپ مین ۲۸ کرور ستر لاکھ آدمی اور ایشیا مین ہفت ارب ۹۸ کرور ساٹھ لاکھ
اور افریقہ مین شش کرور اسی لاکھ اور آسٹریلیا مین اڑتیس لاکھ اور امریکا مین سات کرور
بست ہشت لاکھ جملہ تخمیناً ہشت ارب چہل یک کرور ہفتاد و شش لاکھ مردم زاد دنیا مین ہین اور
تخمیناً سہ ہزار و ششصد مختلف بانین ہین اور اکثر از مذاہب انجملہ اہل مذہب جو دانایان فرنگ کا
مشخص ہے اونکی تفصیل یہ ہے

چینی لوپیان	رومن کیتھولک	پراتسٹنٹ	مسلمان
۶۵ لاک	۱۹ کرور ۵۰ لاک	۹ کرور ۱۰ لاک ۴۴ ہزار	۱۶ کرور
بودہ	دیگر مذاہب اہل ایشیا	بت پرست	یہودی
۳۴ کرور	۲۶ کرور	۲۰ کرور	۶۰ لاک

جو کہ اس شہر کے حال سے ایک عالم آگاہ ہے اسلیے قلم انداز کیا گیا پانزدہم جنوری ۱۸۶۷ء
بسواری ریل کلکتہ سے چلکر چہارم ماہ و سنہ صدر کو جبلپور داخل ہوئی اور پنجم فروری ۶۷ء
سوم ذیقعدہ ۱۲۸۳ ہجری مع الخیر بھوپال پہونچی اس سفر کے مصارف خرید بعض اشیاے
ولایتی و بعض جواہر و غیرہ مین مبلغ ایک لاکھ اٹھاسی ہزار نو سو روپیہ پونے بارہ آنہ صرف ہوے

ذکر دورۂ نظامت مغرب بست ششم فروری ۱۸۸۰ء مطابق بست چہارم ذیقعدہ ۱۲۹۶ ہجری بھوپال سے بعزم دورہ کوچ کیا اور محالات **دلود و بیرسیہ و نظیر آباد و دیپی پورہ و دوراہہ و سیہور** مین وارد ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر و دیگر صاحبان عالیشان بہادر چھاونی نے مطابق دستور کے استقبال کیا اور قواعد فوج کی دکھائی اور امتحان طلبہ مدرسہ کا میرے روبرو دلوایا پھر محال **آشٹہ و جاور** و محال اچھاور و جاگیر بی بی صاحبہ و حکیم شہزاد مسیح عیسائی **و شمس گڈھ** کا دورہ کرکے چہارم جون مطابق چہارم ربیع الاول ۱۲۹۷ ہجری کو داخل بھوپال ہوئی اس دورے مین بھی مطابق دورۂ ضلع جنوب جملہ کارروائی عمل مین آئی تین ہزار ایک سو ایک مقدمات مستغیثون کی گذرین حسب ضابطہ تدارک ہوا اور جو عمل مین آئی زیادہ کام یہ ہوا کہ منجملہ ایک لاکھ دو ہزار کیسہ پچپن روپیہ ساڑھے چھ آنہ بقایا کے چالیس ہزار چھ سو تیس روپیہ چھ آنہ نقد وصول ہوے بقیہ زر کے لیے قسط بندی ٹھہری احاطہ فرودگاہون مین آرام کے لیے تعمیر چاہ پختہ و اشجار سایہ دار کے لگانے کا حکم دیا گیا جنگل مین شیرون کی کثرت پائی گئی پانچ روپیہ فی شیر شکاری کو انعام ملتا تھا بنظر دفع ضرر بیس روپیہ فی شیر انعام مقرر کیا گیا اور باٹ آہنی کم وزن لیکر دار الضرب بھوپال سے اوزان جدید کا بنا کر دیے گئے

ذکر بعض انتظامہای جدیدہ چند سال عہد سرکار مرحومہ سے تعطیل روز جمعہ وغیرہ نصف یوم کی مقرر تھی دوپہر کی چھٹی مین نہ کام خانگی ملازمان و نہ کار سرکار سرانجام پاتا تھا اور سرکار انگریزی مین اتوار کی تعطیل اور حکام اسلام مین روز جمعہ اور راجون مین شنبہ کے دن کی پوری تعطیل کا دستور ہے اسلیے تمام روز جمعہ کی تعطیل جاری کی علاوہ اسکے جو تعطیلین بتقریبات تہوار اہل اسلام و ہنود نصف روز کی مقرر تھین انکو بھی تمام روز کی مقرر کر دین ساکنان سمت شمال بیرون شہر بھوپال دور سے پانی بھر کے لایا کرتے تھے اور سافر بھی تکلیف پاتے تھے اسلیے ۱۲۹۶ ہجری سے قریب عیدگاہ جانب شمال بھوپال ایک

جابجا بارش میں پانی کی آمد پہاڑوں سے بہت تھی ایک دیوار عریض طویل پختہ بنیاد
سے تعمیر کر کے تالاب بھوپال نشاط جہان اوسکا نام رکھا اس تالاب کے تعمیر ہونے سے
رعایا کو بہت آرام ملا اب یہ تالاب سمت شمال بھوپال سیرگاہ خلائق ہو رہا ہے اس نے
دیوار بلند تعمیر ہو چکی ہے ہنوز تعمیر اسکی جاری ہے جانب مشرق اس تالاب کے منشی حسین خان
ماشرکے بھی ایک مختصر تالاب بنایا ہے اوس سے جانور اور آدمی پانی پیتے ہیں اس
تالاب سے آگے بڑھکر دامن کوہ میں ایک میدان وسیع و خوش فضا ہے وہاں تجویز آبادی
کی گئی ہے تھوڑے عرصے میں انشاء اللہ بہت آبادی نظر آئیگی نام اوسکا شاہجہان آباد
رکھا ہے اور مدرسہ سراے آمد و رفت بعض مکانات عمدہ کارخانہائے ریاست کے لیے
بھی وہاں تعمیر ہونیگے اور مکانات رعایا و چبوترے ساکنان وغیرہ وہاں بسنے کا علاوہ
اسکے تقلید صاحبان عالیشان بہادر ایک توپخانہ اوسی مرتب کیا اور پلٹن وغیرہ فوج کے
فوج میں ہے باجہ تھا ولایتی سازوسامان منگا کر اوسکو بھی جاری کیا ریاست بھوپال میں
جب جس [illegible] ہوا اوسکے عہد میں سکہ قدیم چلا جاتا ہے جب اس قاعدے سے سکہ
قدیم خلوص موقوف ایک سکہ جدید مقرر کیا اور وزن اوسکا [illegible] سکے کے مطابق
رکھا اس سکے میں [illegible] نقش ہوا [illegible] غرہ
شوال ۱۲۷۶ سنہ ہجری سے جاری کیا گیا اور سکہ بھوپال کے روپیہ کی چاندی بہت اوزان
سکہ انگریزی چہرہ دار سے کچھ کم تھی اس سبب بخلاف سکہ جات ہمدوانہ و کوٹہ و ٹونک
وغیرہ سکہ بھوپالی پر بٹہ لگتا تھا اسلیے خالص چاندی کا روپیہ مثل سکہ چہرہ دار رائج کرنا
تجویز کیا ہے اور صورت سکہ اول کو بھی ایک رخ پر لفظ ضرب فی بھوپال اور جانب دیگر
سنہ ہجری نقش تھا بدل دیا ملک محروسہ بھوپال میں صحرائی کنار ایک وسیع جنگل ہے جسکی
[illegible] قابل عمارت ہو لوگ اسے [illegible] علاقہ غیر [illegible] کاٹ لیجاتے تھے
اور فی خرابہ صرف ایک روپیہ محصول دیتے تھے اوسکی پیمایش کروا کر ناکہ بندی کرائی و

مہتمم محافظت صحرا مع متصدی و داروغہ و جریب کش و سپاہی و ناکہ دار مقرر کیے اور
صحرائی مذکور کا ایک قانون بھی تالیف کر کر جاری کیا تا ریاست میں ایک آمدنی جدید ہووے
غرہ رمضان ۱۲۸۵ ہجری مطابق چھبیسویں نومبر ۱۸۶۸ء سے چھ سو روپیہ سالانہ خرچ
اسپتال سیہور میں حسب جواب دہی صاحب کلان بہادر مقرر کیا اور بملاحظہ اغلاط پیمایش
سابق جریب جو خلد نشین کے عہد میں ملک محروسہ کی ہوئی تھی اور پانزدہ سالہ بندوبست
اوسکی رو سے ہوا تھا کمپاس سے اوسکی پیمایش ہونا مناسب سمجھکر عمل سرکار انگریزی سے
پیمایش دان بلا کر بقدر ایک سو چھبیس آدمی ہر ایک نظامت میں مامور اور فیس ہزار سات
چھہتر روپیہ سالانہ کی تنخواہ ملازمان اہل کمپاس ہر نظامت میں مقرر کی گئی سلخ شعبان ۱۲۸۶ ہجری تک
سالم دو پرگنے اور نصف نصف دو پرگنوں کی پیمایش ہوئی سو پیمایش سابق سے
... زمین بموجب تفصیل ذیل انکلی نصف پرگنہ چھاتیر ضلع نظامت جنوب
نصف پرگنہ دیوری ضلع نظامت مشرق پرگنہ سلوانی ضلع مشرق پرگنہ جیتھاری ضلع مشرق
اور پیمایش دہات جاگیرات کا بھی حکم دیا گیا اور مطابق قاعدہ ملک سرکار انگریزی کے
پٹواریان دہات کی نسبت حکم رکھنے پیمایش کمپاس کا صادر ہوا اور پیشتر عہد خلد نشین میں
زمین چاہی کی تین قسمیں اور ہر قسم کی تین تین نوع اور زمین بارانی کی بھی تین قسم مقرر ہوکر
کام ہو چکا تھا اور ہر ایک کی تین تین نوع جملہ اٹھارہ وضع کی زمین قرار پائی تھی اور فی بیگہ
محصول اقسام زمین مسطور کا اس درجہ مختلف تھا کہ ہر پرگنہ کے موضع موضع میں جداگانہ
قاعدے سے مخالف کم و زیادہ پیتین معین تھیں اور ریت زمین دہات میدانی و ناہموار
و کوہی میں کچھ رعایت تھی اور مشکل اطالت بیفائدہ اور خلجان خاطر و نقصان رعایا و نیز املاک
خالی نتھی اسلیے صرف سہ قسم چاہی اور سہ قسم بارانی جملہ چھ قسم پر زمین کی قسمت کرکے ہر محال
میں زمین دہات چک میدانی چک کوہی چک نشیب و فراز و کم پیدایش مقرر کردی اور جس جا

حاصل زمین پہلے بندوبست مین کہین دو چند زیادہ تھا اوسکو ترک کرکے باقی اعلی اعلی پیشوکی
ریت حد اوسط تجویز کی اور بنظر رعایت رعایا اقسام ثلثہ سابق الذکر یعنی اول دوم سوم کی
ریت کو ملا کر اوسکا اوسط نکالکر ریت اوسط باندھنا تجویز کیا گیا تا ادای محصول مین رعایا کو
مشکل نہو اور علاوہ مطبع سکندری جسمین اشتہارات و نقشجات وغیرہ چھاپے
جاتے ہین اور مطبع سلطانی جسمین کاغذ اشٹامپ طبع ہوتا ہو ایک تیسرا مطبع
شاہجہانی واسطے طبع کتب کارآمد مدارس و پرچہ عمدۃ الاخبار کے جاری کیا گیا

فصل سوم کیفیت دورہ نظامت ضلع مشرق ریاست بھوپال و بعض انتظامہای عمدہ کے احوال مین

دورہ اس ضلع مشرق کا بھی پندرہ سال سے نہین ہوا تھا اسلیے بست ششم دسمبر سنہ ۱۸۷۲ء
مطابق سوم شوال سنہ ۱۲۸۹ ہجری بھوپال سے کوچ کیا اول محال اعراوگنج پہونچکر کارروائی
معمولی مطابق دورہای سال گذشتہ کی گئی اور مخبرون و رشوت دہندون کی نسبت
اشتہار کیا گیا کہ بوجہ عدم مواخذہ مخبران کاذب کی اکثر مخبران وغیرہ نے عداوت سے
حہد بالشات دروغ کین اب اگر کوئی مخبر جھوٹا مقدمہ دائر کرے ثابت نکرسکیگا تو سزا
پاویگا اور بصورت اثبات مستحق انعام کا ہوگا اور رشوت دہندہ نالش کر اثبات رشوت
نکرسکیگا تو بجرم نالش دروغ اوسکو سزا ہوگی پہر کارروائی محال ہوئی اور ملاحظہ سپتہ باغ
قصبہ مذکورہ محال دیوری و ملاحظہ تالاب و بھم کنڈ کرکے محال چھیپانیر مین بوجہ اجراء
کار پیمایش دہات پرگنہ مذکور کھیتون پر اپنی ذات سے جاکر ملاحظہ کام کا اور معاینہ اراضی
اور دریافت اقسام زمین و ریت بندی وغیرہ کی پہر محال سلوانی مین پہونچکر وہیکا کارروائی
معمولی راجگان سیہرہ و جھینپور یاوغیرہ نے آکر سلام نذر حسب قاعدہ باحضار دربار لیا گیا
وہان سے محال سیوانس پہونچکر محال کھیلون کا کام بھی بطلبی جاگیرداران و مستاجران

وغیرہ کیا یہ محال علاقہ غیر مین واقع اور حدود ریاست سے جداگانہ ہے اسلیے اسکا دورہ
علیحدہ نہین ہوتا پھر محال غیرت گنج علاقہ ڈیوڑھی خاص مین پہونچکر معاینہ بازار و کچہری و
مسجد کا کیا گیا اور تمام ہمراہیان لشکر کو خوراک دعوت دی پھر گڑھی انبا پانی جاگیر نواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ مین داخل ہوکر بعد کارروائی دورہ صاحبہ موصوفہ کیطرف سے
تمام لشکر ہمراہی کو سامان ضیافت دیا گیا پھر محال محمدپور پھر محال آسین مین داخل نظامت
ضلع مشرق ہوکر حاضری عملہ وغیرہ لیکر ملاحظہ کچہری نظامت و معاینہ مکانات کہنہ قلعہ
کیا گیا اور مسجد کے فرش ناہموار کو درست کرنے کا حکم دیا گیا سانچی کا نا کھیڑہ مین پہونچکر
تصویرین سنگین اوڑھی اور دروازہ تعمیر قدیم وغیرہ کو ملاحظہ کیا پھر محال دیوان گنج مین کارروائی
دورہ کرکے سیزدہم فروری ۱۸۸۵ء مطابق بست و دوم ذیقعدہ ۱۳۰۲ ہجری شہر بھوپال مین
داخل ہوئی حسب دستور تمامی فوج و اہلکاران عملہ نے تا مقام مقررہ استقبال کیا اس دورے مین
ایک ہزار و پانصد و سی و چہار قطعہ عرائض مستغیثان گذرین انمین سے جن شکایات کی بابت
ثبوت ستانی و ظلم و زیادتی ملازمان کی تھین تحقیقات انکی اپنی روبکاری خاص مین بحویل
منصرمان مقدمات روبکاری عمل مین آئی اور جو مقدمات باقی تھین حکم لکھا کہ تحقیقات حکام کے سپرد ہین

ذکر بعض انتظامہای عمدہ

علاج غربا کیلیے [illegible] ہجری ریاست سے ہر پرگنہ
علاقہ فوج بھوپال مین ایک ایک طبیب و دوا ان اطبا کی نگرانی کیلیے ایک افسر الاطبا مقرر کیا
مصارف ادویہ و ماہوار حکما وغیرہ کا [illegible] روپیہ سالانہ ٹھہرا اور تین برس کے بعد رخصت
سہ ماہہ ملنے کا قاعدہ ٹھہرایا سابق تحصیلدار کو پچیس روپیہ تک فیصلہ کا اختیار اور ناظم کو
دو صد و پنجاہ روپیہ اور مقدمہ فوجداری مین دو مہینے کی قید اور پنجاہ روپیہ تک جرمانہ
اور نائب ریاست کو دیوانی مین پانسو روپیہ تک اور فوجداری مین چار مہینے کی قید اور
سو روپیہ جرمانہ تک اختیار تھا اب تحصیلدار کو دو سو روپیہ تک کے فیصلہ کا اختیار اور
فوجداری مین دو ماہ کی قید اور پنجاہ روپیہ تک جرمانہ اور ناظم کو پانسو روپیہ تک کی سماعت

اور فوجداری مین سو روپیہ جرمانہ اور چار مہینے قید اور نائب ریاست کو پانچ ہزار روپیہ تک
خفیف کا اختیار اور فوجداری مین اڑھائی سو روپیہ تک جرمانہ کرنے اور سال بھر کی قید کا
اختیار دیا گیا پیشتر سے انفصال مقدمات کے لیے کوئی میعاد معین نہ تھی اس سبب سے فصل مقدمات
مین حرج و توقف ہوتا تھا مدت تک مقدمات زیر تجویز پڑے رہتے تھے اب کیفیات دیوانی کی
میعاد پانزدہ روز اور انفصال مقدمات فوجداری کی میعاد پانزدہ روز اور مقدمات مالی کی
میعاد ایک ماہ اور مقدمات دیوانی کی میعاد تین مہینے کی مقرر کر کے اشتہارات جاری کیے
گئے کہ اگر بغیر موانع قوی جسکی اطلاع دینا اندر میعاد معینہ واجب ہوگی ترسیل کیفیت یا انفصال
مقدمات مین میعاد سے زیادہ توقف ہوگا تو قدر ایک اوسکا جرمانہ وغیرہ عمل مین آویگا اور
ایک نقشہ احکام کیفیت طلب کا اور دریافت انفصال زیر تجویز ہونے مقدمات کے لیے
ایک نقشہ واسطے اسامی ناحاضر جنکا ہونا طلب کرنا تجویز کر کے ہدایت کی گئی کہ ہر محکمہ
کاران ہر ماہ نقشہ کی مطابق نقشے کے ... ہر مہینے ایک شاہ ... کہ وقت
پیش ہو اور اگر شاہ ... نقشہ جات کا کوئی محکمہ سے داخل نہ کرنے تو اوس محکمے کے حاکم
مستک جاری ہوگی اس صورت مین اب کوئی مقدمہ بلا موانع قوی میعاد مین سے زیادہ زیر تجویز
نہ رہیگا اور سب اہلکاران کی کارگزاری و غفلت شعاری سے راہی پر معلوم ہو کر ہوشیار ترقی پا
اور عدم کارگذاری ... جرمانہ و برطرفی پاوینگے کلکتہ مین بتقریب ملازمت شاہزادہ صاحب
جو اتفاق دیکھنے سلح خانہ قلعہ کلکتہ کا ہوا تھا اسلیے بتقلید صاحبان عالیشان یہاں ایک
سلح خانہ نو بھی ایجاد کیا انواع اسلحہ وغیرہ اس ترتیب سے اوس مین رکھوائے گئے کہ وسط
اول مین بندوقین پلٹن کی او سنگین و کمچ و نشان وغیرہ علاقہ فوج اور دوسرے مین اسلحہ
خاص سرکاری بنادیق و بنالی و یک نالی و دو نالی و تپنچہ و سپر و شمشیر و کٹاری
رکھے اور بندوقون کو لکڑی کے خانون مین کھڑا کیا اور علم و نشان وغیرہ چھت مین
لگائے گئے اور سنگین و تپنچہ بشکل پھول کے دیوار مین چنے گئے ۔

فصل چہارم مشتمل ہے پانچ تذکرے پر

تذکرۂ اول نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست طال عمرہا کے احوال جشن نشرہ مین
تذکرۂ دوم اپنے نکاح ثانی کی کیفیت مین تذکرۂ سوم دورۂ ثانی نظامت ضلع جنوب
ملک محروسہ کی سرگذشت اور بعض نظم و نسق تازہ اوائل ۱۲۸۹ھ ہجری کے بیان مین
تذکرۂ چہارم ورود نامۂ نامی شہزادۂ جم جاہ خلف دوم ملکۂ معظمہ کے بیان مین
تذکرۂ پنجم بیان مین حصول خطاب و تمغا و نشان کے جناب ملکۂ معظمہ ہند و انگلستان سے

تذکرۂ اول اہل ہند کا یہ قاعدہ ہے کہ اولاد کی شادی عقد مین صرف زر اور طرح طرح کا تکلف کرتے ہین ہمارے بزرگون نے اسکے خلاف یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جب اولاد قرآن مجید کو ختم کرے جب ایک جشن اوسکی خوشی کا کرتے ہین اور اوسکو شادی نشرہ کہتے ہین چنانچہ خلد نشین کا نشرہ اونکی والدہ نے اور میرا نشرہ خلد نشین نے بصرف زر خطیر بڑے تجمل و احتشام کے ساتھ کیا تھا اسلیے مینے بھی مطابق رسم خاندان عمل کیا یہ جشن نشرہ محرم ۱۲۸۹ھ ہجری سے شروع ہوا اور گیارھوین ربیع الاول سال مذکور کو تمام ہوا تمام ملک محروسہ اور خاص شہر بھوپال کی رعایا اور جملہ ملازمین ریاست کی ضیافت علی قدر مراتب کی گئی اور خلعتہای قیمتی تقسیم ہوئین اور دعوت صاحبان عالیشان بہادر اور امرای گرد و نواح کی جو اکثر ایسی تقریبون مین ہمارے یہان قدیم سے تشریف لاتے ہین بتکلف عمل مین آئی اور رسم حنابندی برادران ریاست و ارکان دولت کی طرف سے بخوبی ادا ہوئی چالیس شب تک روشنی و آتشبازی و رقص وغیرہ تکلف کے ساتھ بڑی بڑی مجلسین آراستہ و پیراستہ رہین اور روز اخیر باغ نشاط افزا مین یہ جشن باختتام کو پونہچا مبلغ دو لک نود و شش ہزار چہار صد نوزدہ روپیہ نیم آنہ اس مین صرف ہوا

تذکرۂ دوم جب ہم جناب مستطاب شاہزادۂ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب پسر دوم جناب ملکۂ معظمہ دام سلطنتہا کی ملاقات کو کلکتے گئی وہان کرنیل طامسن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ

بھوپال وغیرہ نے جو میرے ہمراہ تھے مجھ سے کہا کہ آپ اپنی شادی کر لیں وہ شخص آپ کے
کاروبار میں مددگار رہیگا پھر صاحب عالیشان کرنیل جیمز جان مید صاحب بہادر ایجنٹ
گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے بھی وقت ملاقات کے مضمون مذکور مجھ سے فرمایا میں نے کہا ہمارے
دین میں دوسرا نکاح کرنا منع نہیں ہے لیکن ابھی کوئی شخص شایستہ نظر نہیں آیا جب میں
کلکتے سے بھوپال آئی مصلحت جناب موصوف کا خیال ہوا اور وہ مصلحت بسبب بجا آوری
حکم خدای تعالی کی ہوئی کیونکہ کلام مجید میں بیوہ عورتوں کے نکاح کا حکم محکم فرمایا ہے اور
یہ عمل تمام ملک عرب و روم اور ایران و توران کے مسلمانوں میں جاری ہے پس اس امر کو
سمجھ کر دین و دنیا کی صلاح و فلاح سمجھا یا کسی شخص شایستہ کا پسندیدہ خاص و عام
اپنا عقد کیا ان دنوں جب تقریب دعوت جشن نشوونما حشمت مآب اقبال نواب سلطان جہان بیگم
طال عمرہا امسن صاحب بہادر قائم مقام پولٹکل ایجنٹ بھوپال تشریف لائے میں نے خاص
اس کا ذکر کیا اور صاحب بہادر نے مناسب جانی شہر ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۸ھ مطابق
ہفدہم جنوری ۱۸۷۱ع کرنیل جان ولیم ولی اسبرن صاحب بہادر سی ایس آئی پولٹکل ایجنٹ بھوپال
نے خط انگریزی میرے پاس بھیجا اور میں لکھا تھا کہ میں نہایت خوش ہوں کہ خیالات بھی فرما
سکتی ہیں آپ کی شادی سے اب میں سمجھتا ہوں اور میں آپ کو دیکھ کر نہایت خوش ہونگا
کہ پھر آپ نے شادی کی اور مضمون خط مذکور یہ تھا کہ لارڈ مایو صاحب بہادر کہتے ہیں کہ
بیگم صاحبہ بھوپال اگر چاہیں تو کوئی سبب مانع نہیں ہے اونکو اپنی شادی کرنے کا کسی شایستہ
شخص سے کہ جسکا کام بہتر ہوگا بمصلحت و مشورت ریاست کے فقط اور بیچ باتفاق راے
ارکان و اخوان ریاست اس امر خیر کے واسطے منشی سید صدیق حسن خان صاحب کو
انتخاب کیا صاحب ممدوح بیس برس سے اس ریاست میں نوکر ہیں ایک مدت تک نواب سکندر بیگم
صاحبہ خلد نشین کے منشی رہے پھر جناب مرحومہ نے بلحاظ قدر علم و فضل کے اونکو ترقی دیکر
دوسرا عالم و منشی بھوپال میں نہ تھا اونکو مہتمم علاوہ تاریخ نگاری ریاست بھوپال کا مقرر کیا

پھر وہ افسر جملہ داران سلیمانی وغیرہ ریاست بھوپال سے پھر مخاطب بخطاب میر وزیر خانی
ہوکر پیشکار منشی روبکاری میری کے ہوئے اور نہایت کاردانی و دیانت و سرعت و ہوشیاری
سے خدمت مفوضہ کا انصرام کیا آج کا کام کل پر ہرگز نہ چھوڑا جملہ ارکان و اخوان ریاست
اونکی چال و چلن سے راضی و خوشنود پائے یہ صاحب علوم معقول و منقول و زبان عربی
و فارسی و علم ادب و علم کلام وغیرہ فنون میں فاضل متبحر ہیں اور نسب میں سید بنی فاطمہ
ہیں سب علماؤں میں بہتر فہم ہیں اور اکثر کتابیں زبان عربی و فارسی کی علوم دین میں اونکی
تصنیف و تالیف سے مشہور ہیں اور جب سے اس ریاست میں مقیم ہیں بوجہ [illegible] وغیرہ
کبھی [illegible] شغل کیا اہلکاران ریاست میں ہوئے سرکار غلد نشین انکی تعظیم و تکریم
کرتی تھیں اور ہمیشہ درس و تالیف علوم و فنون میں مشغول ہیں انکے والد ماجد کا نام سید
اولاد حسن [illegible] اور انکے دادا کا نام [illegible] سید اولاد علی خان بہادر انور جنگ [illegible]
سرکار نظام الملک آصف جاہ بہادر والی حیدرآباد دکن کے امرای کبار و جاگیرداران نامی
اقربای امیر کبیر شمس الامرا بہادر میں تھے اور تعلقہ داری پنج لاکھ روپیہ و جمعیت کئی ہزار سوار
و پیادہ سرکار شمس الامرا سے اور منصب [illegible] وغیرہ وہاں
انکی جاگیر میں مقرر تھے اور [illegible] انکی سید [illegible] نواب ابو الفتح خان شمس الامرا بہادر
کے تھے سلسلہ نسب انکا سید جلال بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت سے ملتا ہے اور امیر کبیر
اقربای نظام الملک صاحب ملک فرخ تھے بست و ہشتم شوال ۱۲۷۶ ہجری نبوی [illegible]
راہی عالم آخرت ہوئے اب انکی جا اونکے فرزند مسند امارت پر متمکن ہیں پس میں نے نظر بحکم قرآن
مجید و حصول اجر احکام وقت اور دفع بدنامی کے کہ اکثر امور ریاست بوجہ ضرورت ریاست انکی
تنہائی میں منشی سے لکھوائے جاتے ہیں اور بغیر نکاح کے خلوت کرنا نامحرم سے خالی از اتہام
مخلوق نتھا مطابق حکم و آئین دین متین کے بحضور مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر
نائب اول ملک محروسہ ریاست بھوپال و شیخ زین العابدین قاضی ریاست بھوپال وغیرہ اکابر اہل علم

تحریر فرمایا کہ مخلص اس تجویز پسندیدہ سے بہت خوش ہوا آپکی رای بہت مستحسن و انسب ہی
سید صاحب موصوف نے خلعت پہنکر جو اسپیچ اہل دربار کو سنایا تھا یہ ہی شکر ہوا اوس منعم
حقیقی کا جسنے خیرخواہی و راست بازی و کارگزاری و جانفشانی ملازم کو کاروبار آقا سے
قدرشناس ہنرپرور فیض رسان کرم گستر عموماً سبب رفعت پایہ نمکخواران ٹھہرایا او خصوصاً
میرا رزق ایسے سردار عالی تبار نامور نامدار کے مائدۂ لطف و احسان و خوان نعمت و امتنان کے
سپرد فرمایا جسکے فیض انعامات بے نہایت اور توجہات بے غایت سے جملہ حاضرین دربار
بہرہ مند و کامگار ہین بلکہ اکثر مردم بلاد دور دست اور تمام ساکنین ملک محروسہ اوسکے
احسانات کے شکرگزار ہین اور درود و سلام اوس رسول کریم و شفیع امتان اثیم پر جسنے
تمام امت کو خصلتہای نکو پسندیدہ او عادات ناپسندیدہ مثل خیانت و رشوت و سرقت
و خصومت و رعایت بیجا و طرفداری نازیبا سے جو مقدمہ دین و دنیا مین خوب ساڈرایا اور
وعدہ ذلت دنیا و عذاب آخرت فرمایا اور دیانت و امانت و اطاعت و جانبازی
و تابعداری و نمک حلالی و رفاقت و وفاداری کا رستہ بتایا اور اوسپر اجر و ثواب کامل ٹھہرایا
پھر شکر کرتا ہون مین جناب نیرۂ معظمہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال دام الہا
الاقبال کا جنھون نے براہ قدرشناسی و جوہر دانی و ملازم نوازی و فیض رسانی کہ اونکا جوہر ذاتی
مع کمال فطری ہے اول مجکو عہدۂ میر منشیگری پر سرفراز کیا گویا نشیب خاک سے اوج افلاک پر پہنچایا
پھر اکرامات و انعامات سے ممتاز فرما کر عہدہ نیابت دوم ریاست کا با جمیع لوازم و خطاب
و جاگیر وغیرہ عطا کیا اور باضافہ منصب توقیر عزت و آبرو شایان دی اور جو صلہ خیرطلبی و
وفاکیشی کو ترقی نمایان بخشی تھوڑا شکر اس بہت قدرشناسی کا مجھسے بڑی عمر مین ادا ہونا معلوم
اور دعوی حقوق نمکخواری و وفاداری کا کما حقہ اپنی زبان سے آپ کرنا مذموم اسلیے اب مجھپر
لازم و واجب ہی کہ ہمیشہ تہ دل سے اونکے احسانات و اکرامات کا بقدر امکان شکرگزار رہون
اور اونکی اولاد و ریاست کی نیکنامی و خیرخواہی مین بدل و جان تمام عمر بسر کرون حق تعالی

مجھکو انصرام کاروبار ریاست مین بوجہ محنت و جانفشانی بخلوص نیت و خیرخواہی توفیق
روزافزون بخشے اور نواب رئیسہ معظمہ بارک اللہ لہا و علیہا کو اور تمام اخوان و ارکان و ملازمان ریاست
کو مادام الحیات بنا بر راستی و استقامت و خیرخواہی ظاہر و باطن ریاست ہمیشہ مجھسے خوشنود
رکھے فقط بعد اُسکے خدمت نیابت دوم ریاست کو مرتبہ بلند صاحب موصوف سے کمتر پاکر
غرہ صفر ۱۲۸۹ ہجری ریاست سے مینے موقوف کردیا اور منظوری صدر عالیہ بخطاب نواب والاجاہ
امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر مخاطب کیا نواب صاحب معدن محامد اخلاق و مخزن
مکارم اختصاص سلمہ اللہ تعالی نے بجا آوری حکم شرع شریف کو مقدم اور موجب فلاح دارین
سمجھکر مبلغ بست و پنج ہزار روپیہ ریاست کا مین داخل کیا اور اپنی خاص معاش سے تین ہزار
روپیہ سالانہ بابت نان و نفقہ مقرر فرمایا بیان مختصر اس مجمل کا یہ ہے کہ جو خطاب و القاب و مرتبہ
امراکو بادشاہت ملتا ہے وہ حسب لیاقت معاصرین اوس شخص مین ہوتا ہے اور پھر وہ صاحب مرتبہ
اوس لقب سے اہل عالم میں مادام الحیات مخاطب ہوتا ہے اور سب لوگ جو اوسکے ہین بابت ادب
منصب و مرتبہ کی ہمیشہ ملحوظ رکھتے ہین لہذا اس بیان سے بست و چہارم ذی قعدہ ۱۲۸۸ ہجری
مطابق چہارم فروری ۱۸۷۲ عیسوی مہربان مسٹر ایلس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال نے
بذریعہ خط اطلاع مضمون بھیجا کہ بسبب احکام جنرل باقی محمد خان نصرت جنگ منظوری صدر
قرار پایا تھا اونکے واسطے سرکار انگریزی سے یہ مراتب مقرر ہوئے تھے خطاب خانی با لقب
نظیر الدولہ خلعت جاگیر لارڈ صاحب بہادر سلامی تیرہ فیر وقت آمد و رفت ملاقات جنرل بہادر
و ملاقات گورنر جنرل اثنا افسران کمپ بھوپال کا وقت عطائے خلعت کو
آنا اسسٹنٹ صاحب بہادر کا فرودگاہ پر جہانگیر آباد سے پل خاص جہانگیر آباد تک اور پیشوائی
اجنٹی اندور سیہور کا روانہ ہونا تک استقبال کو اسسٹنٹ صاحب بہادر ایجنٹ صاحب
بہادر کا وقت آمد و رفت بھوپال ملاقات کو اونکے مکان پر جانا یہ سب مراتب سرکار دربار سے
ادا ہوتے تھے اور جو عملہ اس ریاست سے متعلق ہوتے تھے جیسے نوکر ملازمان و اخوان

وارکان ریاست کی اور تقرر جاگیر وغیرہ کا وہ بھی سب ریاست سے ادا ہوتے تھے پس
جو رتبہ شوہر اول مخلصہ کا سرکار انگریزی اور اس ریاست سے ہوا تھا وہ بھی صدیق حسن خان
صاحب بہادر کا بھی ہونا چاہیے شرع شریف وقانون انگریزی مین زوج اول وثانی بوجہ مساوات ایک
حکم رکھتے ہین اس صورت مین شوہر رئیسہ کو زمرہ ملازمان نائب ثانی ریاست کے عہدے پر
رکھنا حقارت شان رئیسہ ہے پس بہرحال محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کو نواب
باقی محمد خان بہادر مرحوم کے مرتبے کے برابر رکھنا اور عہدہ معتمد المہامی نیابت دوم ریاست
اونکی ذات سے اوٹھا دینا بہت ضرور ہے پس درخواست مخلصہ یہ ہے کہ سرکار انگلیشیہ
جتنے مراتب مذکورہ واسطے شوہر اول مخلصہ کے عطا فرمائے تھے وہ سب مراتب سید
صدیق حسن خان صاحب بہادر کو بھی دیے جاوین اور اونکو خطاب نواب والاجاہ امیر الملک
سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کا عطا ہو اور پہلے یہ درخواست اس خیال سے نہین
کی گئی تھی کہ اگرچہ بحکم خدا بیوہ عورتون کا نکاح ہونا اہل اسلام کی تمام ولایتون مین جاری ہے
اور بھی انگلستان مین اسکا معمول ہے وہ ہندوستان سے اکثر مسلمانون نے معیوب سمجھکر اوٹھا دیا
ہوا اندر انکے خاندان مین عقد نکاح ثانی بیوہ کرنے تھے جو دو خلاف نقل حکم اسلامی وخلاف
قانون انگلشی ہے جمع گیا ہے پس ہماری ہندو جن مین سے جو لوگ نکاح بیوہ کا بسبب جہالت
عیب جانتے ہونگے وہ پہلے تو نکاح کا مخلصہ کا خلاف رسم خاندان کے جانینگے دوسرے
جب اس شوہر کو شوہر اول کے مرتبے مین پاوینگے زیادہ تر اونکو ناگوار ہوگا اسواسطے انکو
بنا بیچ شوہر اول کے رتبے پہنچانا مصلحت وقت ہے یہ تجویز پہلے انکے واسطے تجویز نیابت
دوم ریاست کی جو خالی تھی لکھی گئی تھی اب جو عہدہ نیابت دوم موقوف کرکر انکو جاگیر وغیرہ
مثل شوہر اول دیجاویگی انکا رتبہ بھی اونکے برابر ہوجاویگا اور آمدنی جاگیر نائب دوم ریاست
جو خلد نشین کے زمانہ حیات مین ریاست سے ہرسال صرف ہوتی تھی وہ خزانہ ریاست مین
جمع ہوتی رہیگی امید کہ اس تجویز کی منظوری سے آپ تحریر جواب ممنون فرماوین فقط

اس خریطے کا ترجمہ حسب سررشتہ صاحب کلان بہادر نے صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل
صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کی خدمت مین بسبیل ڈاک ارسال کیا وہان سے مطابق ضابطہ
جناب مستطاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و ویسرای کشور ہند کی خدمت مین لکھا گیا
درخواست منظور ہوئی بعدہ حسب قاعدہ صاحب کلان بہادر نے خریطہ خط منظوری مورخہ
ہفدہم دسمبر ۱۸۷۱ء مطابق ہجدہم رجب ۱۲۸۸ ہجری لکھ بھیجا اور دسوین شعبان کو باعث خلعت
عنایتی جناب لارڈ صاحب بہادر و ویسرای کشور ہند رونق افزا بھوپال ہو فرد کش کوٹھی
جہانگیرآباد ہوئے گیارھوین تاریخ دیوانخانہ کلان محلسرا مین جو اس جلسے کے لیے آراستہ
و پیراستہ تھا اور وہین جملہ ارکان و اخوان و متمان و جاگیرداران ریاست حسب قاعدہ حاضر
تھے خلعت کو باحتشام تمام لیکر صاحب بہادر تشریف لائے مطابق ضابطہ انواب سلامی
سر ہوئین اور استقبال مقرری عمل مین آیا بعد اجلاس پرسش خیر و عافیت صاحب بہادر
ممدوح نے خریطہ خط مبارکبادی منظوری خلعت و خطاب وغیرہ واسطے نواب صاحب بہادر
موصوف اپنے ہاتھ سے جناب کے ہاتھ مین دیکر زبانی بھی تہنیت ادا کی اور منشی دین دیال
میر منشی محکمہ ایجنسی نے بحکم صاحب کلان بہادر اوس خریطے کو اول سے تا آخر اہل دربار کو
سنایا ملخص خریطۂ مذکورہ یہ ہے قبل ازین ۱۷ دسمبر سنہ حال اس نوید مسرت افزا سے آپکو
اطلاع دی گئی تھی کہ سرکار انگلیسیہ نے بخطاب نوابی و خلعت نواب محمد صدیق حسن خان
صاحب بہادر شوہر مشفقہ کو منظور ہوا اوس رضامندی کمال خوشی ہے اس جلسہ مسرت نشان
مین جو خاص واسطے اس تقریب سعید کے منعقد ہوا ہے نواب صاحب بہادر ممدوح کو خلعت
و خطاب عطیہ گورنمنٹ انگلیسیہ عطا و مخاطب کرتا ہون اور سب اخوان و ارکان ریاست کو
صلاح سے مطابقت اطلاع دیتا ہون کہ خطاب نواب والا جاہ امیرالملک و خلعت فاخرہ
درجہ علیا سرکار انگلیسیہ نے نواب صاحب بہادر ممدوح کو عطا فرمایا گیا اور جمیع مراتب
اعزاز مین فرق نسبت اوسی سرکار عالی اقتدار سے نقشہ منظوری کا پایا مناسب وضع ہوگا

که برادران و اعیان و ارکان ریاست بدل و جان اعزاز و مراتب مثل نوابان سابق بھوپال کے
غفلت و جہالت منظور رکھیں و نوابصاحب بہادر ممدوح اس عطیۂ کبری گورمنٹ انگلشیہ کے
ممنون ہوکر ترقی نیکنامی رئیس و نفع رسانی و رفاہ عام میں عالی ہمتی و بلند نظری سے
مصروف رہیں اور آپ و نواب صاحب بہادر ممدوح پر منکشف ہو کہ یہ ریاست حسن خوش نظمی
و نیکنامی سے اور ریاستوں میں ضرب المثل و مشہور ہے بفضل الٰہی اوسی انتظام پسندیدہ سے
رونق و زینت اس ریاست کی اب تک چلی آتی ہی اسطرح آپ سرسبزی و ترقی حسن انتظام ریاست
میں آیندہ بدل مصروف رہیں اب مخلص اس مکاتبے کو اس دعا پر ختم کرتا ہی کہ خلعت خطاب
موصوف نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کو اور آپ کو اور جمیع منتسبان ریاست
کو مبارک و مسعود ہو اور حصول درجۂ اعلی نوابصاحب بہادر ممدوح سے آپ اور سب اخوان
و ارکان ریاست کو خوشی حاصل رہے فقط مورخہ پانزدہم اکتوبر ۱۸۷۲ء بعدہ نوابصاحب
کو خلعت سے مخلع فرمایا نوابصاحب نے کیسہ ایک سو ایک اشرفی نذر جناب لارڈ صاحب
بہادر کا صاحب کلان بہادر کو دیا اور جملہ اخوان و ارکان و جاگیرداران ریاست وغیرہ نے
نوابصاحب بہادر کو نذریں علی حسب المقدرت پیش کیں پھر صاحب کلان بہادر نوابصاحب
بہادر کو ہمراہ اپنے پاس نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کے لیگئے بوجہ بزرگی اونکی و خردی رشتے
اپنے کے ایک اشرفی و پانچ روپیہ نذر کیے بعدہ دربار برخاست ہوا صاحب بہادر اپنی
فرودگاہ پر گئے ریاست سے ہزار روپیہ محتاجوں کو اس تقریب سعید میں للہ خیرات
کیا گیا اور تنخواہ ہفت نیم روزۂ ملازمان سوائے نذر دستی بحساب فی صدی دہ روپیہ لی گئی
اگرچہ بقاعدۂ قدیم وضع ہونا پانزدہ روزہ تنخواہ ملازمان کا چاہیے تھا لیکن نوابصاحب
بہادر نے براہ رعایت ہفت روزہ معاف کرکے ہفت روزہ قائم رکھا اور بحساب
فی روپیہ ایک آنہ تحصیل ملک سے نذرانہ نوابصاحب بہادر کو لینے کا حکم دیا یہ روپیہ
داخل خزانۂ ریاست ہوکر جانب نوابصاحب بہادر سے بصرف ضیافت طعام کیا گیا

وملازمان ریاست آویگا اور شروع سنہ فصلی مطابق غرہ شعبان سنہ ۱۲۹ ہجری سے
جاگیر چھہتر ہزار چار سو بہتر روپیہ سوا دس آنہ کی اونکے مصارف کے لیے ریاست
مقرر کی خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ جو جناب لارڈ صاحب بہادر سے اونکو عنایت ہوا
تفصیل اوسکی یہ ہی سرپیچ مرصع الماس ایک مالاے مروارید کلان ایک حمائل ایک
جیغہ زردوزی ایک دوشالہ یک زوج آرخالق ایک طاقہ کمخواب ایک طاقہ ململ چار
بندوق دونالی ایک شمشیر طلائی قبضہ ایک پرتلہ زردوزی ایک پیش قبض ایک کمان ایک
ترکش ایک سپر ایک فیل مع ہودج نقرہ سادہ کا یابو مع طلائی مع جھول دوسری ڈنکہ زردوزی
ایک مسند تکیہ مخملی کارچوبی اسپ مع پوشش و دیچی و جھول نقرہ و زین چار جامہ زردوزی
ایک راس لارڈ صاحب نے یہ سب سامان خلعت ریاست میں دیکر مع قیمت اوسکے ریاست
کیلیے اور نواب صاحب بہادر ممدوح نے جو سابق تین ہزار روپیہ سالانہ نفقہ کا مقرر کیا
تھا اب بعد حصول اس جاگیر کے اوسکو مضاعف کر کے شش ہزار روپیہ سالانہ آغاز
سال فصلی سے ہمارے توشک خانے میں ارسال کرنا معین کیا

تذکرہ سوم ہر چند روز جلوس سے مدت سہ سال میں ہمنے ہر سہ نظامت کا
دورہ کیا جسکا ذکر اس دفتر میں مرقوم ہو چکا ہے لیکن اختبار حال رعایا اور اپنی توجہ نگرانی
سے عمال کو متنبہ کرتے رہنا مقتضائے ریاست داری سمجھکر سلسلہ دورہ ملک محروسہ کا
جاری رکھنا مناسب جانکر ترتیب دورہ نظامت جنوب دہم شوال سنہ ۱۲۹۰ ہجری بھوپال
سے کوچ کیا قریب دو دو ہفتہ ہر محال میں قیام کر کے مثل دورہ ہاے گذشتہ بدستور
رعایا پروری و دریافت حال عمال و رفاہ خلائق اللہ میں کوشش کی اور اپنے لشکر میں
نسبت جملہ خاص و عام حکم دیا کہ سامان رسد لشکر بقیمت واجبی نقد خرید کر کے صرف میں
لائیں کوئی شخص کوئی شے بلا اذن لشکر و قصبے کی وضع ذلیل سے اس دورے میں کسی رعایا کو
شاکر و خوشحال پایا اور حکام کو بخوف باز پرس تدارک سخت ہر گونہ تحکم بیجا و تعدی سے

مجتنب و بری دیکھا معہذا جس کسی کی نسبت ادنی زیادتی بھی ثابت ہوئی اوسکا تدارک
بوجہ مناسب قرین انصاف عمل مین آیا اس دورے مین صرف سات سو اٹھاون عرائض
مقدماتی پیش ہوے اور احکام مناسب فیصلہ جس محکمے کے متعلق تھے اوسکے مہتمم کے
نام جاری کیے اور منجملہ بندوبست جدید ریاست کے یہ کام ہوے کہ سابق محکمہ دیوانی
مین یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی مقروض پر چند مقدمات دائر ہوکر ڈگریان ہوتی تھین تو مدیون
کی جایداد ظاہری نیلام ہوکر حق رسی مدعیون کی بحصہ مساوی کی جاتی تھی اور مدعا علیہ
کو فارغخطی کل کی دلائی جاتی تھی آیندہ بوجہ اخفاے جایداد حق تلفی قرضخواہان و گنجایش
بدمعاملگی مفسدون کی متصور تھی اسلیے بنظر رفاہ عام یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ بعد نیلام
جایداد ظاہری زر نیلام سے بحصہ مساوی حق رسی کرکے بجاے فارغخطی رسید مدعیون سے
لیجاوے اور وقت نشاندہی دیگر جایداد بقیہ حق رسی عمل مین آوے دوم حد سماعت دعوے
و داد ستد مدعیان علاقہ بھوپال پندرہ سالہ اور مدعیان چھاونی سیہور کی حسب قانون
انگریزی سہ سالہ تھی چونکہ اس قاعدے کی پابندی مین مدعیان ساکنان چھاونی سیہور
پر ایک طرح کا حیف تھا اسلیے کل مدعیون کیواسطے بلا لحاظ سکونت میعاد سماعت پانزدہ سالہ
رکھی گئی سوم مہاجنان دیوالیہ کے مقدمات کا کوئی قاعدہ مستقل مقرر نہین تھا وقت وقوع
ایسے معاملات کے حکام کو دقت اور قرضخواہون کو طرح طرح کی خجتین پیدا ہوتی تھین
اسلیے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ جو دیوالیہ مقروض دیوالہ نکلنے کا ہوکر درخواست حق رسی اپنے
قرضخواہون کی دام سماہی سے کرے اور اوسکا دیوالہ نکلنا ثابت ہو تو اوسکی جایداد
ظاہری کی قلمبندی و حفاظت ہو اور وجہ دیوالہ نکلنے کی معلوم کیجاوے اور قرضخواہون
کے نام اشتہار میعادی ایک مہینے کا واسطے دعوی پیش کرنے کے جاری ہو اور زر
مدعیون کی بقید تعریف طلب ہو کر بعد انقضاے میعاد مقدار جایداد قرض سے اطلاع
دیجاوے اوسوقت جو مدعی حسب حصہ خود اشتہار داخل کرکے نالش کرے اور

انڈنگ مذکور معاف کرکے دینا دوسو چوبیس روپیہ ماہوار چوکیداران کا ریاست سے
مقرر کیا گیا نہم اکثر ملازمان و اہلکاران اپنے قریبون کے نام سے دیہات ریاست مستاجری
مین رکھتے تھے رعایا پر اونکی مراعات سے گنجایش تعدی اور باقی رہنا زر سرکار کا متصور تھا
اسلیے حکم دیا گیا کہ بعد اختتام میعاد پٹہ کسی ملازم ذی وجاہت یا اوسکے عزیز کے نام
مستاجری مین گانون نہ دیا جاوے دہم دوازدہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف سڑک سیہور
تا بھوپال جو ریاست سے داخل محکمۂ اجنٹی بھوپال کیا جاتا تھا اوسکی معافی چاہی اور ذمہ
طیاری سڑک کا اپنی طرف رکھا اوسکے جواب مین یادداشت محکمۂ اجنٹی سیہور بحوالہ چٹھی
محکمۂ اجنٹی سنترل انڈیا و خط صاحب انڈر سکرتری گورنمنٹ انڈیا بانقول ہر دو خط منظوری معافی
دوازدہ ہزار روپیہ سالانہ مذکورہ اس خلاصہ سے کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے سال
حال کے اخیر سے سالانہ بارہ ہزار روپیہ کا لینا موقوف فرمایا موصول ہوئی بموجب اوسکے
بتقرر مہتمم و عملہ اخراجات ضروری حکم طیاری سڑک و تعمیر پلون کا سیہور سے تا بھوپال و بھوپال سے
تا ہوشنگ آباد جاری کیا گیا اور اسی نہج پر اکثر نظم امور ریاست مین بغور و فکر تمام مساعی جمیلہ عمل مین آئے

تذکرۂ چہارم جب شہزادہ صاحب بہادر ڈیوک آف ایڈنبرا سیر کنان دار الامارت
کلکتہ سے بعزم مراجعت دار السلطنۃ لندن شکار کھیلتے ہوئے متصل ہوشنگ آباد تو اندی
کے کنارے رونق افروز ہوئے بیگم نے بھوپال مین اونکے قدم رنجہ فرمانے کی تمنا کی جو کہ جناب
ممدوح کا عزم بالجزم بہت جلد لندن کو مراجعت فرمانے کا تھا اس سبب سے اتفاق تشریف آوری
سمت بھوپال نہوا تب ثانی سلخ صفر سنہ ۱۲۸۷ ہجری ایک نیاز نامہ لکھا اور چند عدد پارچہاے
سوزن کاری اپنی اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد کی دستکاری سے کی مع چند
ہتھیار وغیرہ تحف ساخت خاص بھوپال بطریق ہدیہ و یادگار اونکی خدمت مین روانہ کیے
شہزادہ صاحب بہادر نے مقام لندن سے بجواب اوسکے عنایت نامہ مورخہ ششم نومبر سنہ ۱۸۷۰ع
براہ تفضلات شاہانہ مع چند تحفہاے نادر ولایت انگلستان بوساطت جناب لارڈ صاحب بہادر

ہندسے ملاقات کرینگے وہان تمکو نوازش خسروی سے ممتاز فرماوینگے مین نے پنجم رمضان
سنہ ۱۲۸۹ ہجری مطابق ہفتم نومبر سنہ ۱۸۷۲ء مع ارکان و اخوان و جمعیت دو صد و ہفتاد و شش نفر
مردم یعنی نورچشم نواب سلطان جہان بیگم نواب امیر الملک والاجاہ بہادر مدار المہام بہادر
فیض محمد خان ظفر محمد خان عاقل محمد خان لطیف محمد خان بخشی محمد حسن خان بہادر
الاجی خزانچی وغیرہ اہلکاران اور ساز و سامان ضروری اور چھ نفر سوار مع یک عہدہ دار
کے متوجہ بمبئی ہوئی اور بھوپال سے براہ چھپانیر کنارہ اس طرف دریاے نربدا تک
بھوپال تک آہستگی اور کشتی پر دریا سے عبور کرکے براہ ہوشنگ آباد عمل سرکار انگریزی دسوین
رمضان کو ساڑھے پانچ گھنٹہ شام ریل پر سوار ہوکر ایک شب کرنے منزلون سے گیارھوین رمضان
کو گیارہ بجے دن کے اسٹیشن محلہ بہادری کہلا بمبئی مین پہونچی کرنیل جان ولیم ولیی سی ایس آئی
اسپرن صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ بھوپال و مسٹر اسپرن صاحب بہادر و مسٹر گون صاحب
بہادر پولٹکل سکریٹری اور ایک صاحب گورنر صاحب بہادر بمبئی و مترجم زبانہاے مشرقی بلکہ
پاس تشریف لائے مسٹر اسپرن صاحب نے مجھسے اور میری ولیعہد سے مصافحہ فرمایا اور آئین
مزاج پرسی ادا کیا مین و ولیعہد اور بعد میرے نواب والاجاہ بہادر اور دوسرے سرداران ہمراہی
اور تیسرے میرے و ولیعہد کے چہرے پر نقاب پڑی تھی چتر شیدیچی بہت صاحبان ذی عزت
اس استقبال مین حاضر تھے مسٹر گون صاحب بہادر میرے ہمراہ اور مسٹر اسپرن صاحب بہادر
میری ولیعہد کے ساتھ اور کرنیل اسپرن صاحب بہادر مع صاحب گورنر صاحب بہادر بمبئی
و مترجم زبانہاے مشرقی نواب صاحب کے ساتھ چلے جب اسٹیشن کی دوسری جانب ہم پہونچے
وہان سوم رجمنٹ پلٹن کا جو استادہ تھا رسم سلامی بجالایا اور پلٹن باجہ سلامی کا بجا اول مین
لی گاڑی مین مین و ولیعہد اور مسٹر اسپرن صاحب بہادر اور نواب صاحب بہادر اور مسٹر
گون صاحب بہادر و کرنیل اسپرن صاحب بہادر و صاحب گورنر صاحب بہادر بمبئی اور میرے
ارکان بہت دوسری گاڑیون پر سوار ہوے اور ایک رجمنٹ پونا ہارس ہماری جلو مین آیا ہوا

کنارہ دریاسے کوٹھی تک دو رویہ بازار و ہر کوچے پر اتنا ہجوم خلائق تھا کہ بے مبالغہ لاکھ آدمی سے زیادہ تھے اور کثرت لڑکون اور عورتون کی جو کھڑکیون مکانات ہفت منزل کی ہر منزل مین بیٹھی تھین اتنی تھی کہ شمار سے باہر ہوا اور اسقدر کثرت بگھیون و دوسری سواریون کی تھی یہ جلسہ قابل دیکھنے کے تھا کہتے ہین ممبئی مین زیادہ سات لاکھ سے آدمی اور زیادہ سات ہزار سے بگھیان ہین بتاریخ تیرھوین رمضان ۱۲۸۹ ہجری مطابق پندرھوین نومبر ۱۸۷۲ء ہم واسطے ملاقات خاص لارڈ صاحب بہادر کے گئے سکرتر اعظم اونکے صاحب نے تا نصف راہ کوٹھی مع اردلی رسالہ جنگی استقبال ہمارا او وقت مراجعت اسیطرح مشایعت کی اس ملاقات مین نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ و نواب والاجاہ مدار المہام بخشی فوج منشی موتی لال وکیل لالہ لاجی خزانچی ہمراہ تھے بعد ادائے سلام کے جب نذر گذرانی گئی بیٹھے مزاج لارڈ صاحب بہادر اور اونکی دختر اور ملکہ معظمہ کا پوچھا لارڈ صاحب بہادر نے جواب ہر ایک بات کا بخوبی و مہربانی فرمایا بعدہ جناب ممدوح نے فرمایا ہمنے دربار اثنا بالسبب فساد ہوا کے موقوف رکھا ورنہ آپ کو زیادہ تکلیف ہوتی ہمنے عرض کیا کہ آپ ہمکو جہان بلاتے ہم بخوشی حاضر ہوتے کچھ تکلیف نہ تھی پھر پوچھا آپنے تاریخ ملک کی انگریزی مین لکھی ہے ہمنے عرض کیا کہ وہ تاریخ والدہ ماجدہ کی ہے ہمنے تاریخ بھوپال اردو فارسی مین لکھی ہوا ابھی انگریزی اوسکی نہین ہوئی بعد ترتیب کے آپکی خدمت مین بھیجی جاویگی بعدازین عطر و پان و پھولون کے ہار تقسیم ہوئے مجھکو بدست خاص دیا اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ اور نواب صاحب بہادر کو سکرتر اعظم نے دیا اور دوسرون کو اونکے مصاحبین نے تقسیم کیا اور وقت آمد و رفت کے جناب لارڈ صاحب بہادر نے لب فرش تک استقبال و مشایعت فرمائی جب ہمنے مراجعت کی قریب کوٹھی گورنر صاحب بہادر سرکار بزرگ نواب قدسیہ بیگم اثنائے راہ مین جاتی ہوئی ملین معلوم ہوا کہ بسبب برخاستگی دربار کے ملاقات اونکی لارڈ صاحب بہادر سے حسب نشستہ نہین ہوئی

صرف سلام خانگی ہوا شانزدہم نومبر ۱۸۷۵ء برابر چہاردہم رمضان ۱۲۹۲ ہجری روز شنبہ بو
وقت نواخت سہ گھنٹہ روز بسواری بگھی ہمراہ صاحب کلان بہادر مع نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ
نواب والاجاہ مدار المہام عاقل محمد خان نظیر محمد خان لطیف محمد خان فیض محمد خان کے
دربار گورنری میں بتقریب حصول تمغای اسٹار حاضر ہوئی اور قریب بنگلہ کے بگھی میں
حسب اشارہ صاحب کلان بہادر کے باستقبال ٹھہری رہی جہان بگھی سے ڈیوڑھ دربار
تک جو فاصلہ کئی سو قدم کے تھا فرش بانات بچھا ہوا تھا ہر ایک نائیٹ گرینڈ کمنڈر جنکو
اذن واسطے حاضری دربار کے دیا گیا تھا جب ڈیوڑھی پر وارد ہوئے صاحب
انڈر سکریٹری نے استقبال کرکے اونکو خیمون میں جو اونکے لیے استادہ تھے لیگئے وہان انھون
نے پوشاک اسٹار کی پہنی بعد ازان صاحب ممدوح اونکو خیمہ دربار گاہ میں لیگئے اور وہان
اہل خطاب درجہ دوم وسوم بھی حاضر ہوئے اور موافق رسم قدیم درجہ اول کے اہل اسٹار
کے آگے درجہ دوم کے خطابی اور اونکے آگے درجہ سوم کے خطابی باریاب ہوئے اور درجہ
اول کے خطابیون کے پیچھے گورنر صاحب بہادر جنرل ہمراہ متعلقین ہوئے وقت پہنچنے
اونکے وہان جمعیت پیل کیو وایسکے رسالہ تعینات اوتھائے ہوئے تھے جہاں نائٹ
خیمون سے پیچھے جناب ممدوح کھڑے ہوئے اور باعتبار نمبر کے سب آگے تھے معلوم ہوا
کہ یہان ترتیب نمبرون کی جانب بائین سے تھی داہنی سے شاہ نمبر کا شروع اور آگے تک
ختم ہوا جو کہ سب کے آگے تھا درمیان میں گھر تھا اور ترتیب نقارہ دربار اس طرح تھی اول بجہ ہوا
پیچھے صاحب ڈپٹی سپہ سالار اجاجنٹ انڈر سکریٹری وصاحب سکریٹری پھر کپتان پاسبان خطاب
درجہ سوم پھر اہل خطاب درجہ دوم پھر صاحبان خطاب درجہ اول اور ہر ایک نائیٹ گرینڈ
کمنڈر کے آگے اونکا ایک افسر نشان لیے ہوئے اور عقب اوس صاحب خطاب کے آدمی
سرپاوہ لاحق اور سکریٹری صاحب شعبہ جنگی جناب گورنر جنرل صاحب بہادر وصاحب پولیٹیکل
سکریٹری جناب وائسرائے صاحب بہادر دونون نشان لیے ہوئے پیچھے جناب گورنر

صاحب بہادر اور جناب معتمد کے پیچھے سرداران وملازمان جناب ممدوح تھے جب اس
ترتیب سے خیمہ بارگاہ میں ورود ہوا سرداران انشار یافتہ صف بستہ اپنی اپنی جا پر کھڑے
ہوئے اور جب تک جناب ممدوح اپنی جا پر متمکن نہیں ہوئے کھڑے رہے اور جب
جناب ممدوح درمیان اونکے گذرے سب نے مجرا کیا سلامی پادشاہی سر ہوئی بعدہ جناب
ممدوح کے حکم سے سکرٹیری صاحب نے باعلان کہا کہ اب دربار شروع ہوا اور صاحبان خطاب کا
نام لیکر بموجب ترتیب پکارنا شروع کیا جو حاضر تھے کھڑے ہوکر جواب دہ ہوئے اور جو غیر حاضر
تھے اونکی عوض انڈر سکرٹیری نے جواب دیا پھر سکرٹیری صاحب نے اظہار اس بات کا کیا کہ
یہ دربار صرف واسطے عطائے خطاب وتمغا نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال اور
انریبل جان اسٹریچی صاحب کیواسطے بموجب فرمان شاہی منعقد ہوا ہے بعد ازاں سکرٹیری
صاحب اور انڈر سکرٹیری صاحب دربار سے جاکے لارڈ کیواسطے جہاں ہاتھی کی سواری تک
آئے اور استقبال کرکر بارگاہ تک لیگئے وہان دو صاحب پیشوائی کو لئے اور قاعدہ تمغا
اسطرح پر ہوا کہ آگے علم بردار پھر عصا بردار پھر انڈر سکرٹیری تمغا لیے ہوئے پھر صاحب سکرٹیری
اونکے عقب دو صاحب پھر صاحب پولٹکل اجنٹ بھوپال پھر ایک افسر نشان ہمراہ لیے
ہوئے پھر ان کے پیچھے منتسب بارگاہ میں قدم رکھتے ہی سپاہیان گارد نے سلامی
اوتاری مطابق ممبران انشار کے اپنی کرسی پر بیٹھی جا کے پیچھے کرسی صاحبان کی کرسی
اور برابر اونکے کرسی بخشی حافظ محمد حسن خان کی بوجہ اوٹھانے نشان انشار کے عقب اور
کرسی ولیعہد کی اوسکے برابر کرسی نواب صاحب بہادر کی اوسکے برابر کرسی مدار المہام صاحب
بہادر کی اوسکے پیچھے کرسی اور عہدہ داروں کی اور بنظر تجویز ہونے جاری کے گورنمنٹ
کیطرف سے اجازت ہوئی کہ دو لڑکے ممبر ٹیل انشار کا اوٹھا دیں اور اس بار میں نشست
رئیسا کی باعتبار نمبر انشار کے مقرر تھی صاحب سکرٹیری نے فرمان شاہی لارڈ صاحب کو دیا تاکہ
معتمد نے تمغا وخطاب دینے کو ارشاد کیا لارڈ صاحب تخت پر بیٹھے تھے میں تخت کے

جو کہ ہم چاہتے ہین عطا کرنا آپ کو ایک ایسی نشانی شاہی مہربانی کی جس سے ثابت ہو
قدر کرنا ہمارا بنسبت آپکے جو ملحوظ خاطر ہمارے ہی اور وہ بجلدوی خیر خواہی جو آپ نے
ہماری سلطنت کی کی پس اسواسطے آپ کو سزاوار سمجھکر مقرر و متعین کرتے ہین نایٹ
گرینڈ کمانڈر ہمارے بلند ترین ستارہ ہند کا اور اس سبب سے ہم عطا کرتے ہین آپکو عہدہ
نایٹ گرینڈ کمانڈر اشتار ہمارے آرڈر کا اور ہم آپ کو اختیار دیتے ہین کہ آپ قائم و کامران
رہین اس مرتبہ و منزلت نایٹ گرینڈ کمانڈر ہمارے مذکور الصدر آرڈر کا مع ان تمام
حقوقون کے جو متعلق اسکے ہین اور دیا گیا دربار قاعدہ مارمول مع نشانی معمولی اور مہر
آرڈر مذکور الصدر کے ۱۳ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۱ع سال جلوس ۲۵ ما اس دربار مین حضار مجلس
اور دوسرے تماشائی غالبًا پانچ ہزار آدمی سے زیادہ ہونگے جب دربار سے اپنی فرودگاہ
کو آئی اسپیچ شکریہ اس منصب اعلی کا لکھکر پاس صاحب کلان بہادر کے بھیجدیا وہ یہ ہے کہ
اول ہزار ہزار شکر کرتی ہون مین اوس خالق زمین و آسمان کا جسنے ہندوستان کی
پادشاہت اوس پادشاہ کو دی جسکو ہندوستان کے حق مین بہتر رحیم دل خیر پسند
و ظلم گداز انگلستان سے قائم کیا تھا وہ پادشاہ گریٹ برٹین تھا الحمد للہ کہ اوس
ذات مقدس نے ایسی صفت کے پادشاہ کو ہندوستان کی بھی پادشاہت دی ہندوستانیون کو
اوس پادشاہ کا فرمان بردار بنایا اور اوس پادشاہ کو سب ہندوستانیون کا محافظ و دادرس
ٹھہرایا یہی سبب ہی کہ سب رئیس ہندوستان کے محض اس پادشاہ کے طفیل حفاظت و
شوکت سلطنت سے اپنے اپنے مقامون مین بے تشویش و بے خلش نہار اعداء و اغیار
حکمرانی کرتے ہین اس بات پر مجھکو ایک مثال خوب وچی یاد آئی ہی سب صاحب سنین کہ
جب متوسلان و نامبان اس سلطنت کو میری مادر مہربان کا خلوص ظاہر و باطن اور خیر خواہی
معلوم ہوا اول خطہ بھوپال کو سب دشمنون و باغیون کے ارادہ فاسد سے کئی بار گورنمنٹ
کی فوج خاص بھیجکر بچایا دوسرے صلہ خیر خواہی مین ایک پرگنہ بیرسیہ نام دوام کو شامل

[illegible] وزیر اعظم

ریاست بھوپال کو گذشتہ تیسرے اشتار درجۂ اول کا اونکو دربار مین عنایت کیا تھا
بعد وفات اونکی اونکا تعزیت نامہ خاص ملکۂ معظمہ پادشاہ ہند و گریٹ برٹین نے اپنے
وزیر اعظم سے لکھوا کر میرے نام پر انگلستان سے میرے پاس بھیجا اس عنایت خاص سے
میری آبرو کو ترقی بخشی پانچوین اپنے نائب سلطنت گورنر جنرل بہادر کو حکم دیا جس نے
مجھکو اپنے دربار عام مین بخشش اشتار درجۂ اولین کے تمغے سے سرفراز فرمایا ان عنایتون
وقدردانیون اور عنایات کا شکر تمام اپنی عمر تک بھی مجھسے ادا نہین ہو سکتا اس عہد
مین ہم سب چھوٹے وبڑون پر لازم ہو کہ ایسے پادشاہ کی پادشاہت کا قیام ہندوستان مین
اپنے لیے باعث فائدہ و امن سمجھین اور اونہی کی اطاعت مین سرگرم رہین اور اونکی
قیام سلطنت کو اپنے اور اپنی اولاد کے قیام حکومت کا باعث سمجھین اب سب صاحبان
عالیشان بہادر و اہل جلسہ ملاحظہ فرماوین کہ یہ مثال جو مینے بیان کی ہو کیسی صاف و
صحیح ہو اب مجھے جناب نائب سلطنت گورنر جنرل بہادر سے یہ امید ہو کہ اس اسپیچ کو
میرے پادشاہ تخت بخش ملکۂ معظمہ کی خدمت مین پہنچا دین تا میری شکر گذاری اون
عنایتون کی جو مجھپر و میری مادر وطن پر اس پادشاہت سے ہوئی ہین سماعت مین حضرت
ملکۂ معظمہ کی گذر جاوین پھر لارڈ صاحب بہادر نے ایک رات جلسۂ رقص و سرود و آتشبازی کے
واسطے ملاحظہ فرمانے کے کیا اور مجھکو بھی شرکت بھیجا لیکن بسبب علالت طبع جانا نہ
ہوا پھر جناب ممدوح نے تصویر عکسی اپنی براہ مہربانی عطا کی کہ وہ بطور یادگار موجود ہو جناب
لارڈ صاحب بہادر بڑے صاحب اخلاق کشادہ جبین و پیشانی متین قدر شناس فیاض
ہین جس ملاقات مین دربار خاص و التفات و توجہ و قدردانی کمال سے پیش آتے
بعد تین دن کے صاحب کلان بہادر نے ایک کتاب مختصر جو حکم گورنمنٹ انڈیا سے
و قوانین مشتہرہ مین چھپی تھی بھیجی جو کہ مضمون اوسکا لائق عمل کرنے ریاست ہاے اہل اسلام
کو خیال اوسکا بیان لکھا جاتا ہو تا ثابت ہو کہ یعنی ملتفت والیان احکام و دفاتر

وغیرہ امین مین ملقب بلقب اعلای ستارۂ ہند ہونگے اشخاص ذیل اس طبقے مین شامل ہونگے
سوورین یعنی بادشاہ گرانڈ ماسٹر یعنی امیر اعظم و نائٹ گرانڈ کمانڈر یعنی رئیسان دلاور اعظم
نائٹ کمانڈر یعنی رئیسان دلاور کمپانین یعنی صاحبان طبقہ دلاوران ملکہ معظمہ اور اونکے
ورثہ وجانشینان جنس ذکور و اناث سے نسلاً بعد نسل پادشاہ اس طبقے کے رہینگے اور اس
قانون مین کمی و بیشی اونکے اختیار مین رہیگی گورنر جنرل ہند گرانڈ ماسٹر یعنی امیر اعظم اس
طبقے کا منصوبی منصب پیرائی و گورنری تک ہی ہے بعد فراغ منصب کے شمار مین طبقہ
رئیسان اعظم دلاور کے رہیگا اور اگر رؤسای عمدلی مین جگہ خالی ہوگی اوسوقت مین اونکے
وقت خلوی منصب تک شمار کیا جاویگا اور یہ مرتبہ خاص واسطے اوس گورنر جنرل کے ہے
جو ملکہ معظمہ اور اونکے جانشینان مقرر کرین یا کرینگے اور ان آدمیون کو جو وقت ضرورت
کے کام گورنری کا انجام کرین اشخاص طبقہ اعلی کے تین درجے ہین لقب اول نائٹ گرانڈ
کمانڈر یعنی رئیسان دلاور اعظم دوم نائٹ کمنڈر یعنی رئیسان دلاور سوم کمپانین یعنی صاحبان
دلاور تعداد جماعت درجہ اول کی زیادہ پچیس آدمی سے نہین ہے چنانچہ دس آدمی ہند سے اور
دس انگریز اور ملکہ معظمہ اور اونکے وارثون کو اختیار عطاے اس منصب کا انگریزون اور
ہندوستانیون کو جو کہ مستحق اس عنایات کے ہون بنظر اونکی وفاداری وجانفشانی کے
حاصل ہے اور جو آدمی قبل تقرر اس قانون کے اس طبقے مین داخل ہوے ہین وہ بھی انکی
القاب و خطاب و اختیارات سے کامیاب ہونگے ویسا و اشخاص غیر ملکی جنکو ملکہ معظمہ
لائق عطاے اس عزت کے سمجھین وہ انریری نائٹ گرانڈ کمنڈر یعنی رئیسان دلاور اعظم
اعتباری ہونگے تعداد جماعت دوم یعنی نائٹ کمنڈر کی پچاس اور جماعت سوم یعنی کمپانین کی
سو آدمی ہین بلا افزایش اور جب تک کہ حسن خدمت و کارگزاری سے ممالک ہند مین مستحق
اس تفضلات کے نہووین شامل اس طبقے کے نہووینگے ملکہ معظمہ اور اونکے جانشینان کو
اختیار ہے کہ نسل پادشاہ جاہ جلال سے جسکو چاہین رئیس دلاور اعظم زائد مقرر کرین اور

منصب دار فوت ہوتے یا ترقی پاوے سکریٹری علامات اوسکے لیکر نزدیک ناظم محل شاہی کے
امانت رکھے اور صاحب باشتر تعریبات بالتقریب جبہ مشتمل جبہ سکریٹری کے پہنے اوسکے گلے مین
زنجیر طلائی اوسمین لٹکائے مینا کار آویزان اوسمین شکل ایک کتاب مجلد کی برنگ نیلگون
مع اوراق منقش طلائی کے اور درمیان اوسکے ایک ستارہ پنجگوشہ اور ہیئت مجموعی ایک
دائرہ خفیف آسمانی ہین کہ اوسمین سجع طبقے کا منقوش ہو اور بالائے اوسکے تاج بمقدمہ
طوق وستارہ وتمغا وقیودین مذکور کے بغیر منظوری بادشاہ کے کہ دستخط ملکہ معظمہ و مہر طبقہ
مزین ہو کسیطرح کا تغیر وتبدل نہوویگا اور یہ قوانین مع دفعات اپنے کے وکالت
رہین اور اختیار تغیر وتبدل یا اضافہ وتفسیر کسی مرتبے کا ذریعہ اشتہار مختوم طبقہ ملکہ معظمہ کو ہے
اور ان تبدیلیوں اور تغیرون کو ایک جزو قانون تصور کرنا چاہیے دیوان شاہی آسمن بلو ہیں
واقع جزیرہ وایت سے حسب الحکم ملکہ معظمہ کے جمعہ بتاریخ ستر ہوین رمضان ورسہ شنبہ
لارڈ صاحب بہادر ہماری فرودگاہ پر واسطے ملاقات بازدید کے تشریف لائے نواب صاحب
بہادر مدار المہام نے تا کوٹھی فرودگاہ شہاکر صاحب بہادر تکر استقبال کیا اور سلامی توپ
قلعہ سے ہوئی اور پلٹن گورہ بھی مع باجہ ہماری کوٹھی پر واسطے ادائے سلامی کے اونکی
طرف سے آئی اس دربار مین سب ارکان وبھائی بند ہمراہی موجود تھے ہم سب نے نذر
اشرفی کی گذرانی لارڈ صاحب بہادر نے معاف فرمائی اور کہا کہ تمکو اس سفر ماہ رمضان
مین بہت تکلیف ہوئی ہوگی اگر پیشتر سے معلوم ہوتا تو ہم دربار بعد ماہ رمضان مقرر
کرتے اسیطرح اور بھی کلمات مہربانی کے فرمانے بعد ہمنے اونسے اجازت سیر سورت
واحمد آباد کی چاہی اور عرض کیا کہ یہان کی آب وہوا موافق طبیعت کے نہین ہے اسواسطے
ہم جلدی جانا چاہتے ہین مخالفت آب وہوا پر افسوس کرکے اجازت سیر بلاد مذکورہ دی
بعدہ عطر اپنے ہاتھ سے لارڈ صاحب بہادر کو عطر وپان دیا اور ہار پھول پہنایا اور
سکرتر اعظم اور دو صاحب کونسل اور دو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر ایک

وہ بشکل اور طرح طرح کی مچھلیاں وہاں ہوتی ہین اور باقی میوجات تر و خشک اور اقسام چیزین
کھانے پینے پہننے کی اور اسباب آرایش و پیرایش کا کہ بیان اوسکا درازی خواہ ہی بکثرت
بہم پہونچتا ہی لیکن سب چیزین بہت گران ہین وہان شتر و فیل نہین اور پالکی بھی کم ہی
خاص و عام بگھی پر سوار ہوتے ہین اور بعضے سواری گھوڑے کی کرتے ہین اگر ہزار بگھی
کرایہ سے لیا چاہین تو بہم پہنچتی ہین اسپان عربی تین سو سے تین چار ہزار روپیہ تک
اگر تلاش کرین تو ملتے ہین وقت آنے جہازات ہر ولایت کے رونق شہر کی دوچند ہوتی ہی
مردم عرب و ایران و روم و توران و چین و فرنگ و دیار ہندوستان کے باوضاع مختلف
ہر گلی کوچے اور قہوہ خانے مین بکثرت دیکھے جاتے ہین خانہ شاہی ٹون ہال نام بہت بڑا
عالیشان خوش ترکیب ہی بروز چہارشنبہ گورنر صاحب بہادر بمبئی وہان آتے ہین اور امور
ریاست کو انجام دیتے ہین اس محل بزرگ کو شیشہ آلات اور فرش فروش قیمتی سے آراستہ کیا ہی
ایک بڑے دالان دیوان عام مین تصویر الفنسٹن گورنر کی سنگ مرمر سے تراشی ہوئی ایک طرف
رکھی ہی اور دوسرے دالان مین اوسکے مقابل تصویر ایک بڑے نامی فرنگی کی سنگ مرمر کی ہی اور
تصاویر راجہائے ہند اور شاہان ہر ولایت کی در و دیوار پر اس مکان کے بسلیقہ شایستہ
آویزان ہین اور ایک ایوان مین شبیہ سرجان مالکم کی جو سنہ ۱۷۶۹ع مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۳۳ع
مین فوت ہوگیا لٹکی ہی اور لاش ایک مرد و ایک طفل کی اور سر ہاتھی کا کہ بسبب تاثیر مالش
ادویہ حافظ جثہ کے اونکی صورت اصلی متغیر نہین ہوئی ہی نیچے حباب ہائے آبگینہ کے رکھی ہی
اور قریب اس خانہ کے دوسرا خانہ ہی کہ وہان پرندوں چارپایوں کے پوست مین کوئی شے بھر کر
ایسے رکھے ہین کہ زندہ معلوم ہوتے ہین اور ایک چکر فولادی کسی شخص سکھ قوم اکالی کا جو
اوس جنگ لاہور مین انگشت پر پھیر کر پھینکا تھا اور ایک سردار اوس چکر کی ضرب سے ہلاک
ہوا تھا اور ایک گولہ توپ دیوان مولراج حاکم ملتان اور ترکش و کمان و زرہ حاکم مذکور کا
بطور یادگار رکھا ہی اور کتابہ اونکا پر ہی جو بیٹھاق پر منقوش ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ

آئینے کا ہی رات کو اوسمین شمع روشن کرتے ہین کہتے ہین کہ شب کو سو میل سے مردم
جہاز سوار اوسکی روشنی دیکھکر جانتے ہین کہ اب ہم قریب ممبئی کے آ پہنچے اور اسی منارے
کے پاس ایک مکان ہی کہ اوسمین دوربین بزرگ رکھا ہوا ہی اوس سے ہیئت اصلی ستارونکی
مرئی ہوتی ہی اور ایک آلہ ہی کہ اوس سے کمی و بیشی حدت آفتاب کی دریافت ہوتی ہی سواے
سرداران فرنگ و سوداگران ذی عزت بلند مرتبہ کے قنصل سلطان روم اور باربیوس شاہ عجم
اور آغائی خان داماد فتح علی شاہ مرحوم بادشاہ ایران اس بندر مین مردم نامی گرامی سے ہین
ملا فیروز بن ملا کاوس زردشتی موبد اس بندر مین تھا اوسنے ایک کتاب جارج نامہ
سہ دفتری بزبان دری پارسی احوال شاہان لندن و کیفیت تسخیر ہند و لڑائیون اہل ہند
و فرنگ مین بمقدار چہل ہزار بیت بتتبع شاہنامہ تصنیف کی ہی کہ لائق تعریف کے ہی اٹھارھوین
رمضان کو ہمنے حسب استجازت لارڈ صاحب بہادر کے بسواری ریل واسطے سیر شہر سورت و
احمدآباد و گجرات کے کوچ کیا دن کو سات بجے صبح کے ریل راہی سورت ہوئی پانچ بجے
شام کو وہان پہونچی ممبئی سے سورت تک پلہاے آہنی قریب ڈیڑھ سو کے ملے منجملہ اونکے
دو چار پل بہت ہی بڑے تھے اور اثناے راہ مین جنگل و باغات ناریل و کھجور کے سوا زراعت
و زمین ہموار بہت کم دیکھنے مین آئی جسوقت ہم داخل سورت ہوے مراتب استقبال و سلامی
کے اسٹیشن ریل پر طرف جج صاحب بہادر ضلع سے بخوبی ادا ہوئے ایک روز مقام کر کے
سورت کو ملاحظہ کیا اور ملا نجم الدین پیر بوہرہ کی عورتون سے ملاقات ہوئی اور اونکی
طرف سے مراسم ضیافت بتعیین دو کشتی و بھیجنے طعام وغیرہ کے باخلاق تمام موودی ہوئی
اور چند تھان پارچہ وغیرہ کے اونھون نے واسطے ہمارے و ولیعہد و نواب صاحب بہادر
و مدار المہام صاحب بہادر کے موافق رسم خاندان اپنے بھیجے بوجہ اصرار اونکے قبول کیے گئے
بندر سورت سے شاہان دہلی و گجرات کے زمانے مین کوئی بندر بڑا ہندوستان مین
نہ تھا اور عمدہ دریائی اس بندر پر یونانیان نامور مامور رہتے تھے فی زمانہ یہ شہر ویران ہی

اور اکثر باشندے اوسکے محتاج و پریشان محلہ قوم بوہرہ اور محلہ پارسیان قدرے آباد
معلوم ہوتا ہے باقی شہر وحشت افزا ہوگئے ہین عجب ہے کہ آتش پارسی آب تیغ بہادران اسلام
سے منطفی ہوئی ایک گروہ پارسیون کا جلا وطن ہوکر یہان بہت دنون آ بسا اور اسی جگہ سے بمبئی
گئے ہین قوم بوہرہ مذہب اسمعیلیہ رکھتے ہین جو ایک فرقہ شیعہ کا ہے ملا نجم الدین پیشوا اسکا
ہوا ہے امیرانہ عزت و احترام سے وہان بسر کرتے ہین حال ان سب کا اور اوسکے مقتدایون کا
تاریخ مصر سوم بکتاب الموعظ و الاعتبار مین تقی الدین مقریزی نے بتفصیل شرح و بسط لکھا ہے
اور خلاصہ اوسکا رسالہ عمدۃ الاخبار مین جو مولوی محمد عباس نے بحث مصر مین قلم کیا ہے اور عمارات عمدہ
مہانسرے عہد شاہجہان بادشاہ کی اس شہر مین باقی ہے اور محراب بیرونی پر اوسکے یہ ابیات کندہ ہین نظم

بنام فروزندہ مہر و ماہ — بدوران شاہ جہان بادشاہ — بنا کرد خان حقیقت سرشت
بعہد بہشت سرای بہشت — بتاریخش آمد بسنج این ندا — ہمایون سرای حقیقت بنا

قلعہ سورت بنایا ہوا محمود شاہ گجراتی کا ہے مولف تاریخ محمود شاہی نے لکھا ہے کہ دیوار اوسکی
پینتیس ہاتھ بلند اور پندرہ ہاتھ عریض اور خندق بیس ہاتھ کا ہے چار دروازے سنگ سے
مستحکم کیے ہین اور پتھرون کے بیچ آہن کے قلابون سے جوڑے ہین لیکن اب تصرفات
سرکار انگلشیہ سے صورت قلعہ سورت کی دگرگون ہے اور طرز اوسکی دوسری ہو گئی چند
محکمے سرشتے کے وہان قائم ہین اور تین توپین برج پر رکھی ہوئی ہین اور باقی کچھ نہین ہے
شفا خانہ بنایا ہوا سرکار انگلشیہ کا اچھا ہے اور دوسری عمارت بہت کہنہ ہے اور اندرون حصار
شہر کے اب بعض جگہ زراعت ہوتی ہے بعد قیام ایک روز کے سات بجے صبح کو ریل سوار ہو
روانہ احمد آباد ہوئی اور وقت مغرب ان اتری اثنای راہ مین سورت سے تا احمد آباد
راہ ہموار پائی اور پل آہنی نربدا پر بھروچ مین بہت بڑا بنا ہوا پایا اور اسٹیشن بروده بھی دیکھا
وقت ورود کے اسٹیشن احمد آباد پر وہان کے جج صاحب بہادر اور ڈپٹی کلکٹر نے رسم استقبال
و شلک سلامی کروا دیا اور چونکہ بھائی کی کوٹھی مین کہ وہان کے بڑے سیٹھ [illegible]

فروکش ہوئی ڈپٹی کلکٹر مذکور نے ضیافت طعام بتکلف تمام کی دو روز یہان ٹھہر کر اور
بعض اشیا خرید کر اور سیر قلعہ بیدر مسجد جامع و مقابر احمد شاہ اور اونکی اولاد و ازواج
و شاہ عالم اور باولی ہفت منزلی کا کر کے مراجعت کی قلعہ بیدر اپنی صورت اصلی پر نہین ہے
سرکار انگلشیہ نے اوسکو بطور خود تعمیر کر کے کارخانہ قیدیون کا وہان رکھا ہے قالین و کلاہ
و شطرنجی و موزہ وغیرہ بناتے ہوے قیدیون کے ملاحظہ کیے قرہ دم بر ہما کہ اس جہلخانے
مین مقید ہین ناف سے زانو تک بشکل پاجامے کے جسم اونکا نیل سے داغدار تھا اور
بازوونکا گوشت پھاڑ کر اوسمین چاندی سونے کے مربع ٹکڑے بھر دیے تھے اور تمام سینے
کو بھی رنگ سے داغدار کیا تھا معلوم ہوا کہ اوس ملک مین یہی رسم ہے حکام اس بلدہ سے
ڈپٹی کلکٹر تا زمانہ اقامت بخلق تمام پیش آئے اور جملہ سیر و گلگشت مین ہمراہ رہے

احمد آباد گجرات آب و ہوا وہان کی کسیقدر اچھی اور راستے کشادہ اور عمارات کہنہ بیشتر
گری پڑی افتادہ کہتے ہین کہ لفظ خیر اس شہر کے بنا کی تاریخ ہے اور ملا حلوی شیرازی نے احمد نامہ
مین بعبارت نظم نقل کیا ہے کہ ناصر الدین احمد شاہ گجراتی نے ماہ ذیقعدہ سنہ ہشتصد و سیزدہ
ہجری مین بنا اس شہر کی ڈالی اور ہاتھ سے گماشتہاے شاہ دہلی کے یہ شہر بروز سہ شنبہ ہشتم
ماہ صفر سنہ ۱۱۹۴ ہجری اہل فرنگ کے ہاتھ آیا مشروع و کمخاب عمدہ وہان بہت بنتی تھی اور اکثر
شہرون مین جا کر فروخت ہوتی تھی اب یہ کارخانہ قدرے قلیل ہے جامع مسجد اوس شہر کی بہترین
عمارت قابل ستایش ہے اور کہتے ہین کہ تاریخ تعمیر اوسکی بخیر ہے منشی سکندر مولف تاریخ آئینہ سکندر
نے پیمایش مسجد کی اسطرح لکھی ہے طول سواے صحن و ایوان شمالی و جنوبی کے ایک سو گز
عرض سواے صحن کے پچاس گز عرض صحن کا ایک سو بیس گز عرض دونون بازو سے جنوبی و
شمالی کا بیس گز ستون اندرون مسجد سواے ملوک خانہ کے تین سو باون اور ملوک خانے مین
بارہ ستون تحت ملوک خانے کا آٹھ ستون کا دونون بازو سے جنوبی و شمالی کے دو سو بارہ ستون
ہر ایک شرقی شمالی و جنوبی مین سی و دو ستون بالائی گنبد اٹھانوے سواے ایوانہاے شمالی

فصل پنجم تحقیق قوم میرازی خیل و مداخل و مصارف ریاست و تفصیل محکمجات و جاگیرداران و خانہ شماری و آدم شماری ملک بھوپال میں

افغانستان مین پٹھانون کی سیکڑون قومین ہین اونمین ایک قوم گُران بھی ہی اوسکے نسب مین مختلف قول ہین انہا منجملہ ایک قول معتبر یہ ہو جو تاریخ حیات افغانی مین بھی مرقوم ہی کہ مسمی عبداللہ خان لودھی کو ایک طفل نوزائیدہ اوس جگہ سے ملا جہان ایک قافلہ شب باش ہوکر صبح کوچ کر گیا تھا عبداللہ خان نے طفل یافتہ کو مثل فرزند پالا اور گُران نام رکھا جب وہ بالغ ہوا اوسکا نکاح اپنی دختر سے کر دیا اوسکی نسل کی قومون کو گُرانی کہتے ہین قوم دلازاک اور کرنی اور آفریدی اور بنگش اور ختک اور وزیری اور آتمان خیل یہ سب فرقہای نسل گُران سے ہین یہ گُران جسکو عوام اولاد قیس عبدالرشید سے گمان کرتے ہین تھا گُران کے دو بیٹے تھے کودی اور کگی کودی کی دو بیبیان تھین اول کی اولاد سے اورکزئی وغیرہ چھہ قومین ہین منجملہ اون کے ایک میرازی خیل ہین جو بانی خیل کی شاخ ہی اور بانی خیل محمد خیل کی شاخ اور وہ دولت زئی کی شاخ اور وہ اورکزئی کی شاخ ہی فقط اور تاریخ پشتو سے معلوم ہوا کہ نام میرازی خیل اصل مین میر عزیز خیل ہی اس قوم مین ایک شخص صالح محمد خان تھے اونکی بی بی کا نام فاطمہ تھا اور وہ امیرزادی تھین اونکے بطن سے جو اولاد ہوئی حسب موافق قاعدہ افغانستان فاطمہ خیل کہلائی دوست محمد خان بن نور محمد خان ہمارے جد امجد میرازی خیل گروہ فاطمہ خیل سے ہین ابتدای ریاست بھوپال اونکے عہد سے ہی جو اس درخت سے کے دیکھنے سے واضح ہو
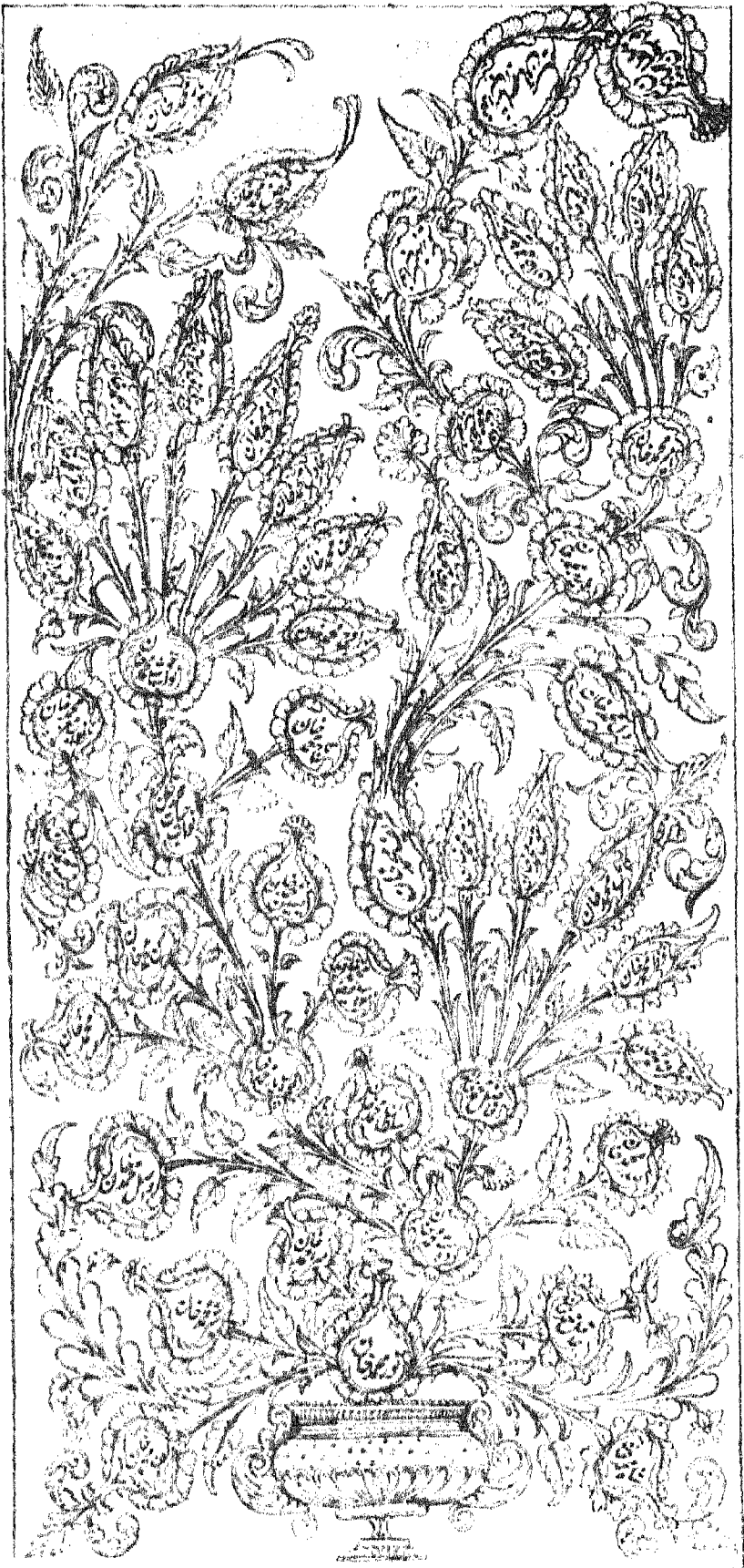
اور آمدنی ریاست کی بوجہ طوائف الملوکی اور کثرت جنگ وجدال سے پہلے معین نہ تھی ہمیشہ کمی وبیشی رہی فی الحال آمدنی ریاست بھوپال کی چھبیس لاکھ تراسی ہزار تین سو چوراسی روپیہ ایک آنہ ہی اوسمین دس لاکھ نوے سہ ہزار نوسو ہفتاد و ہشت روپیہ دوازدہ نیم آنہ کا مالک جاگیرداروں کے ملک تصرف مین آور پندرہ ہزار چار سو چھہتر بیگہ پندرہ بسوہ زمین ایک ہزار تین سو چونسٹھ آدمیوں کو معافی سابق سے ہی اور مبلغ پندرہ لاکھ نواسی ہزار چار سو پانچ روپیہ چہار نیم آنہ خزانے مین داخل ہو کر بعد منہائی مبلغ دولاکہ روپیہ زرسالانہ تنخواہ فوج کنٹنجنٹ و مبلغ چہار ہزار دو سو پچاس روپیہ خرچ مدرسہ و چہہ سو روپیہ خرچ مجلس اور چہہ سو خرچ اسپتال اور مبلغ ہشت لاکہ نو ہزار سہ صد و ہشتاد و سہ روپیہ چہار دہ آنہ تنخواہ سالانہ شش ہزار یکصد پانچ نفر ملازمان اہل علم و اہل قلم یعنی تنخواہ فوج ریاست بھوپال و محکمات و کارخانات ریاست باقی توشکخانہ و تعمیرات و درستی شوارع و سرایات و مصارف دواب بگھی خانہ و فیلخانہ و بگاری خانہ و شترخانہ و صرف کوٹھہ یعنی گودام جسمین اقسام غلہ وغیرہ بقدر صرف یکسال خرید ہوتا ہی اور کارخانہ وغیرہ مصارف لابدی ہین کہ تفصیل اوسکی طولانی ہی صرف ہوتا ہی سالتمام پر آمد و خرچ برابر اور کبھی کسیقدر بوجہ کسی تقریب آمدنی سے صرف زیادہ ہو جاتا ہی اور کبھی بوجہ قلت مصارف زائد تک مہ کسیقدر پس اندازی بھی ہو جاتی ہی اوس سے قسطبندی کیسے قرضہ ادا کیا جاتا ہی اصلی محکمات و دفاتر و کارخانجات ریاست کے سوائے ملکی و داخلی اس تفصیل سے ہین اول محکمہ مدار المہام صاحب بہادر کا ہی وہان تمام ملک محروسہ کے مقدمات مالی و دیوانی و فوجداری جو حد اختیار ہر ناظم سے زیادہ ہوتے ہین وہ دائر و فیصل ہوتے ہین اور ہر سہ نظامت کا مرافعہ بھی وہین سماعت ہوتا ہی اور دیوانی و فوجداری محکمات بھوپال کے روبکار جو تمسون کے حد اختیار سے زیادہ ہین ہماری روبکاری مین وہ پیش ہوتے ہین اور تحریر حکم اخیر کے واسطے ہماری روبکاری سے مدار المہام صاحب بہادر پاس بھیجے جاتے ہین اور ہمین بمقدار دخل اختیار مدار المہام ہوتے ہین اون پر وہ حکم قطعی تحریر کرتے ہین اور

رہکر دورہ بھی کیا کرتا ہی محکمۂ مشورہ اسمین مقدمات دیوانی و فوجداری ومالی کا مرافعہ ہوتا ہی
اور امور غور طلب ریاست مین مشورہ لیا جاتا ہی مہتممان محکمجات و ناظمان وغیرہ اپنی اپنی رای
لکھکر پیش کرتے ہین بعد ملاحظۂ رئیس جو امر قرار پاتا ہی اوسکا حکم جاری ہوتا ہی محکمۂ وکالت
مہتمم اس محکمے کا بنام وکیل ریاست مع عملۂ اہل قلم و سوار و پیادہ قصبہ سیہور مین پولیٹکل اجنٹ
صاحب بہادر کی خدمت مین حاضر رہتا ہی اور آمد و شد کواغذ سرکار انگلسیہ و تحریرات ریاست
تا اجنٹی سیہور و ریزیڈنٹی اندور و صدر کلکتہ و ولایت لندن اسی محکمے کی معرفت ہوتی ہی دراصل
اس ریاست کے جزوی و کلی معاملات کا تعلق صاحبان عالیشان مراتب سہ گانہ سے ہی اول
پولیٹکل اجنٹ بہادر دوم سنٹرل انڈیا بہادر سوم نواب مستطاب لارڈ صاحب بہادر ویسرای کشور ہند
اور باقی صاحبوں سے معرفت بطریق وداد و اتحاد ہی محکمۂ نظامت جنوب ناظم مع عملۂ اہل قلم
و سوار و پیادہ قصبہ کلیا کھیڑی مین رہتا ہی ہر سال اپنے علاقے کا دورہ کرتا ہی اور اس ناظم کے
زیر دست چھہ تحصیلدار اور چھہ تھانہ دار اور مہتمم پیمایش کمیاس مع عملہ و مہتمم صحرای گنور مین
جنگل ہکور مین اقسام چوب قابل عمارت کثرت ہی اور اوسکی دو قسم ہین ایک محفوظہ اوسمین سے
لکڑی بقدر صرف کارخانجات تعمیر ریاست سرکار مین آتی ہی اور ایک غیر محفوظہ اوسمین سے لوگ
محصول ادا کر کر لکڑی کاٹتے ہین اور بھوپال وغیرہ قصبات مین لیجاکر سوداگری کرتے ہین اور
اس محکمے کے انتظام کے لیے زیر حکم مہتمم صحرا ایک عملہ اہل قلم کا ہی اور سپاہی و ناکہ دار چار ہزار
سالانہ کے تنخواہ دار ہین محکمۂ نظامت مشرق ناظم قصبہ راسین مین رہتا ہی اور آٹھ تحصیلدار
اور آٹھ تھانہ داروں کی کچہریاں ماتحت اس محکمے کی ہین اور پیمایش کمیاس کا کام بھی
مثل نظامت جنوب اسی محکمے سے متعلق ہی محکمۂ نظامت مغرب یہ محکمہ قصبہ سیہور مین ہی
سوای اہل عملہ و سواران و پیادگان سات تحصیلدار و سات تھانہ دار ماتحت اس محکمے کے ہین
محکمۂ بخشیگری اس محکمے کا افسر اعلی کل فوج کا بخشی ہی اور اس محکمے کے دفتر مین بہت متصدی
سیاق نویس نوکر ہین جملہ نوکران ریاست اس محکمے سے تنخواہ پاتے ہین اور ایک نیب دفتر جو

ہماری روبکاری مین حاضر رہتا ہی اوسکے متعلق میرے حکم سے چہرہ نویسی و لکھنا تاریخ
بحالی و برطرفی اور تقسیم نوکری سپاہ کا کام ہوا ور دوسرے منیب کے ذمے جاچنا حساب تقسیم ماہوار
ملازمون کا اور لکھنا جمع وخرچ بخشی خانہ کا بقاعدہ مدات سیاق ہی اور خاص بخشی کی روبکاری
سے امور انتظام مثل کمیٹی و رپوٹ و سزای غیر حاضری و عدول حکمی اہل فوج وغیرہ حسب آئین
فوج قواعددان انصرام پاتے ہین محکمہ[۱۳] افسر الاطبا اس محکمے کے تابع کل اطبا ملازمین ریاست اور
نیٹو ڈاکٹر حاضران بھوپال و ماموران تمام پرگنات ریاست اور شفاخانہاے سرکاری ہین
جسمین مریضون کو دوا ملتی ہی اور اطباے ماتحت نقشہ صرف ادویہ و علاج بیماران بقید نام
مریض و مرض و نسخہ ماہ بماہ لکھکر پیش کرتے ہین اونتیس خاص بھوپال ہین اور سولہ پرگنات کے
شفاخانون مین جملہ پینتالیس طبیب نوکر ہین محکمہ[۱۴] تحقیقات مقدمات سنین ماضیہ چونکہ بسبب
کثرت مقدمات اکثر محکمجات بھوپال و بیرونجات مین بہت سے مقدمات ماے ماضی مدت سے
غیر منفصلہ پڑے تھے اسلیے آخر رجب سنہ ۱۲۹۰ ہجری تک مقدمات غیر منفصل کے واسطے ایک
منصرم اعلی مع عملۂ خاص بھوپال ہین اور تین منصرم مع عملہ زیر حکم منصرم بھوپال سے اطاعت
مین مقرر کیے تاکہ پچھلے مقدمات فیصل ہوجاوین اور غرہ شعبان سنہ مذکور سے ہر محکمہ
مقدمات مرجوعہ کو تین مہینے کے اندر فیصل کردیا کرے محکمہ[۱۵] سالانہ داران و انگلسیان و خیراتیان
و زکوتیان اس محکمے سے مستحقان ہر چہار قسم مذکور الصدر تنخواہ پاتے ہین اور مہتمم مردمان مذکور کا
نگران حال رہتا ہی محکمہ[۱۶] سہ کروہی اس مہتمم کا اختیار مثل تھانہ دار تین تین کوس ہر چہار سمت
بھوپال ہی اور بضرورت بیگاری و گاڑیان بکرایۂ مقررہ سرکاری کروہ کیمپ آنہ دہات داخل
حد مذکور سے طلب کردیتا ہی محکمہ[۱۷] قلعداران یہ چار محکمے اور چار قلعدار ہین ایک قلعدار
فتح گڈھ دوسرا قلعدار بالا قلعہ تیسرا قلعدار قلعۂ کہنہ چوتھا قلعدار شہرپناہ بھوپال انکے
زیر حکم سپاہی و گولہ انداز ہین دروازہاے شہرپناہ و قلعہ و برج پر حسب معمول قدیم پاسداری
کرتے ہین اور قلعدار بست و کشاد ابواب قلعہ و شہرپناہ وقت مقررہ پر کرا کے کنجیان حضور میں

مین بھیجتے ہین اور شب و روز نگران اپنے اپنے قلعے کے رہتے ہین محکمہ[18] معتمد المہام اسمین جمع و خرچ ملک محروسہ بنظر تنقیح وجانچ دیکھا جاتا تھا اور ترتیب ڈول بٹہ وغیرہ کو اخذ مال کی جاتی تھی اور نقشجات باقیات محالات مرتب ہوکر احکام اوسکے حسب سررشتہ بنام ناظمان و عمال وغیرہ لکھے جاتے تھے اور جو کوئی مدار المہام یا اونکے عملے پر نالشی ہوتا تھا اوسکی سماعت ہوتی تھی اور کتب دستور العمل محکمات کی تالیف و صلاح عمل مین آتی تھی اور تحریر کرنا مسودہ اقرارنامہاے ملازمان محکمات کا اور واسطے اجرا کرنے کے ملک محروسہ مین غور کرنا نقشہاے کارروائی ہر گونہ مروجہ عملداری انگریزی کو اوسمین اپنی راے کو رائی رئیس مین شامل کرنا اور شروط و قواعد لکھنا جاگیرداروں کا وقت دینے جاگیر کے بعد فوتی جاگیردار اوسکے وارثون کو اور تغیر و تبدل قواعد اخذ محصول سائر و معافی وغیرہ جو درج نقشہ آمدنی سائر ہی اور لکھنا قواعد محاصل وبات ملک محروسہ ورودی کرنا کاغذات سنین ماضیہ کو باتفاق رئیس اور طیار کرنا ہر سال تا گدمہ آمد و خرچ سال تمام ملک محروسہ کا وقت آغاز سال فصلی اور بنانا و صلباقی فہمایش ہر چہار قسط سال تمام کا اور تقسیم کرنا زر قرض ریاست کا اور طیار کرنا نقشہ مصارف زائد تگدمہ کا اور لکھنا کیفیت مقدمات متعلقہ خود وقت استفسار سرکار اور لکھنا نقشہ صرف یکروزہ و یکہفتہ و یکسالہ ملک محروسہ کا اور ہر سال حاضری لینا کاغذات محکمہ مال و دیوانی و فوجداری خاص بھوپال کا اور تحقیقات تغلب تصرف مقدمات مال و بندوبست لکھنا اہل پیمایش جریب کا اور فیصلہ کرنا جاگیرداران ریاست کے مقدمات کا اور انصرام بڑے کامون سررشتہ مال کا اہتمام ہوتا تھا غرہ صفر ۱۲۸۹ سنہ ہجری کو یہ محکمہ موقوف کردیا گیا جیسا فصل چہارم مین مذکور ہی اور اسمین جو کام سرانجام پاتے تھے وہ محکمہ مشورہ و مدار المہام و دفتر حضور مین بنظر سہولت تقسیم کردیے گئے تا جلد بلا وقت بخوبی سرانجام پاوین محکمہ[19] اپیل اسمین مرافع مقدمات دیوانی و فوجداری و تحریر کرانا ضمانت نامے کا وقت رہائی قیدیان جیلخانے کا ہوتا تھا جب محکمہ مشورہ قائم ہوا اس محکمے کی کچھ ضرورت باقی نرہی موقوف کردیا گیا اب مرافع محکمہ مشورہ مین ہوتا ہی محکمہ[20] تعمیرات ریاست

اسمین مزدور و معمار نجار لوہار نوکر ہین ریاست سے جو مکانات متعلق ہین وہ بناتے ہین اور
مہتمم مثل چیف انجنیر نگران حال رہتا ہی اور سال تمام پر جمع و خرچ متصدیون سے بنوا کر دفتر حضور
مین داخل کرتا ہی محکمہ [۲۱] شاگرد پیشہ اسکے مہتمم کے ماتحت فراش خانہ فیلخانہ بگھی خانہ شترخانہ
رتھ خانہ اصطبل وغیرہ کارخانجات اور نوکران شاگرد پیشہ مثل چوبداران چپراسیان و فراشان
و مشعلچیان و کہاران وغیرہ ہین محکمہ [۲۲] سڑک اسکے دو محکمے ہین ایک سے ملک محروسہ مین جو
سڑکین و پل تعمیر ہوتے ہین اور دوسرے مہتمم سے سڑک جدید جو بھوپال سے ہوشنگ آباد
تک تعمیر ہوتی ہی متعلق ہین محکمہ [۲۳] کوٹھہ فتحگڈھ اسمین داروغہ متصدی حمال وزن کش وغیرہ
ملازم ہین اور سال تمام کے مصارف کے لائق انواع و اقسام غلہ جات و اشیاے خورش خرید
ہوکر رہتی ہی روزمرہ وہان سے تقسیم ہوتی ہی محکمہ [۲۴] تاریخ اسمین وقائع و انتظامات ریاست
قابل درج تاریخ لکھے جاتے ہین دفتر انشا [۲۵] یہ محکمہ خاص الخاص رئیس کی روبکاری کا ہی اسمین بحکم
رئیس جملہ احکام قطعی عرائض پر اور حکم روبکارات دیوانی و فوجداری و مقدمات مال پر اور
پروانجات بنام مہتممان محکمجات و وکیل و ارکان و اخوان ریاست وغیرہ ملازمان رقم ہوکر
بجاری روبکاری سے جاری ہوتے ہین احکام کی نقل بجنسہ اور عرائض کا خلاصہ دفتر مین لکھا
جاتا ہی اور تحریر یادداشت و خریطون کی بھی اسی محکمے سے ہوتی ہی اور پروانجات تفویض
عہدہ و احکام وصول کرنا زر باقی ریاست عمال سے اور نقشجات مفصلہ ذیل اس محکمے مین آکر
بجاری روبکاری مین پیش ہوتے ہین اور بعد صادر ہونے احکام مناسب اپنے بھیجے جاتے ہین تفصیل انکی یہ ہی

ہفتہ آمدنی و خرچ مستریخانہ — ہفتہ میگزین — ہفتہ وغیرہ توپخانہ فتحگڈھ — کتاب جرائم خفیف فوجداری

ہفتہ آمدنی و خرچ فوجداری — کتاب آمد و فروخت غلہ بازار — کتاب جرائم خفیف تھانہ جہانگیرآباد — ہفتہ آمدنی و خرچ محکمہ مدار المہام صاحب بہادر

ہفتہ آمد غلہ کارخانہ کوٹھہ خورش خرید — نقشہ آمد و رفت مسافران — ہفتہ نقدی کوٹھہ فتحگڈھ — روزنامچہ ہائے محکمات دیوانی و فوجداری

نقشۂ رپورٹ ہر مہینہ قلعۂ بھوپال	نقشۂ رپورٹ چوکیات فوجداری	نقشۂ ہر روزہ آمد و رفتن مردمان مقیم و مسافر در بھوپال	ہفتہ آمدنی و خرچ تعمیرات
کتاب حاضری قیدیان ہر سہ جیلخانہ	کتاب ہائی قیدیان ہر سہ جیلخانہ	ہفتہ آمدنی و خرچ سائرات	کتاب ہائی قیدیان جو محکمۂ مشورہ سے رہا ہوتے ہین
کتاب ساپیدگی آرد کوٹھہ فتحگڈھ	کتابہاے قیدیان حوالاتی و میعادی و دائم الحبس جو دفتر انشا مین رہتی ہین	نقشجات جرمانہ و دستک ملازمان محکمجات	نقشجات بحالی و برطرفی ملازمان محکمات
کتاب حاضری محصولان سائر	کتاب حکام جو قسمی جرم کی وجہ سے باین حکم برطرف ہوتا ہی کہ پھر ریاست مین نوکر نہو	کتاب اسم نویسی مجرمان اشتہاری	نقشۂ فہرست چٹھیات نیکنامی سال وار
نقشۂ اسم نویسی ناظمان و تحصیلداران و تھانہ داران	کتاب پہرہ بندی چوبداران و چپراسان غیرہ تا گرفتہ	نقشۂ عطیات انعام شخص شیر کشندہ و ماری	——

محکمۂ دفتر حضور[۲۶] اسمین ہر سال تمام ریاست کے جمع و خرچ داخل ہوتے ہین اور اونکا تنقیح ہوتا ہی اور ایک جمع و خرچ کل ریاست کا رقم ہوتا ہی اور اوسپر دستخط رئیس کے بعد سماعت ہوتے ہین اور تحریر اسناد جاگیرات اور تحریر چٹھیات جو سرکار سے خزانے پر جاری ہوتی ہین وہ سب اسی محکمے سے تحریر ہوتی ہین اور نقشجات باقیات حسابکردی دہات اور باقی جمع و خرچ پرگنات اور فردہاے رقبہاے معافی اور نقشۂ اقلام تکراری آمدنی ریاست اور تحریر اسناد معافیداران اسی محکمے سے متعلق ہی محکمۂ دفتر کل[۲۷] اسمین زمانۂ ماضی و حال کا مالی و ملکی کاغذ موجود ہی اور بعد تین برس کے جملہ محکمات کا کاغذ منفصلہ اسی محکمے مین داخل ہوتا ہی اور بمقابلہ فہرست لیا جاتا ہی اور جو کاغذ ردی قابل نگہداشت نہین ہوتے وہ بعد اطلاع رئیس چاک کیے جاتے ہین اور جاگیرداروں کی جاگیر کی مثلین اور حدبندی و پیمایش ملک محروسہ کی مثلون مین جو نقصان پیمایش و حدبندی مین معلوم ہوا اس محکمے مین تحریر ہوتا ہی مدرسۂ سلیمانیہ وغیرہ[۲۸] منسوب بنام سلیمان جہان بیگم صاحبہ مرحومہ دختر صغری محررۂ سطور اسمین مدرسۂ عربی مدرسۂ فارسی

مدرسۂ حساب مدرسۂ اردو مدرسۂ ہندی ناگری مدرسۂ انگریزی ایک کتب خانہ مفید عام
بھی اس مدرسۂ عالی مین ہی جسمین بیشتر ہر علم کی کتابین موجود ہین اور اس مدرسے کے
مہتمم کے ماتحت ستر قصبات ملک محروسہ کے مدرس اور مدارس بھی ہین اور امتحان
طالب علمون کا ہر سال مین دو بار لیا جاتا ہی ایکبار اہل علم ملازم ریاست بعد شش ماہ امتحان
لیتے ہین اور سال بھر کے بعد امتحان ہماری روبکاری مین لیا جاتا ہی اور نقشہ امتحان کا
بنتا ہی طلاب علم کو بقدر مراتب انعام بھی ملتا ہی مدرسین مدارس چونسٹھ آدمی اور مدارس اڑتالیس
ہین اور واسطے طلبۂ علم مدرسۂ سلیمانیہ کے بندوبست ملابس و مطاعم ضروری بھی کیا گیا ہی
تاکہ طلبہ بلا دوردست کھانے کپڑے سے فارغ البال ہو کر تحصیل علم کرین اور بعد حصول
فضیلت کو پہونچکر اپنے اوطان کو جاوین اور جنکو نوکری ریاست منظور ہو وہ بعد فراغ تحصیل
بقدر لیاقت عہدہ و ماہوار پاوین اور واسطے تدریس کے فضلاے نامور تجویز کیے گئے کہ
ہر علم و فن دینی و دنیاوی کو اچھی طرح تعلیم دین اور جمع کتب درسیہ فنون عقلیہ و نقلیہ مین
اہتمام کیا گیا تاکہ کتب ہر قسم مدرسے مین موجود رہین مدرسۂ وکٹوریا اسمین طلائی نقرئی گوٹہ
پٹھا ہر قسم کا اور پیپا و لیس و کرن و گوکھر و سلمہ ستارہ بنت کلابتون و کندلے کا تار و کامدانی
و کلاہ زردوزی و دوشالہ بافی و کفش سازی کا کام اطفال لاوارث سے بنوایا جاتا ہی
اطفال نان و پارچہ سرکار سے پاتے ہین اور حرفہ ہاے مذکورہ کے کاریگر تعلیم کرنے کو نوکر ہین
اور ایک مہتمم افسر مدرسہ ہی مدرسۂ پرانس آف ویلس اسمین افسر مدرسہ و کاریگر ملازم ہین
دری بافی و نواڑ و قالین و چکن و خیمہ دوزی و جراب و خیاطت پاپوش اونی و تلمع
کلت طلائی نقرئی کا ہنر لڑکون کو سکھایا جاتا ہی اور وہ لڑکے ایک آنہ سے دو آنے تک
یومیہ پہلے پاتے تھے بعد ازان غرہ ربیع الآخر ۱۲۸۹ ہجری سے بعوض وظیفہ اطفال
مدرسۂ ہذا اور نان و پارچہ اطفال لاوارث مدرسۂ وکٹوریہ کی ماہوار مقرر کی گئی اور
حسب سررشتہ تگدمہ بنایا گیا سال تمام پر امتحان اپنی اپنی حرفت کا دیتے ہین مطبع سکندری

منسوب بنواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین اس چھاپے خانے مین اشتہارات و نقشجات
وغیرہ کاغذات ریاست چھپتے ہین مہتمم تصحیح و مقابلہ کرتا ہی مطبع[۳۲] سلطانی منسوب بنواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست اسمین مہتمم مع عملہ سواے ملازمان کارخانہ طبع
مقرر ہی اور اسٹامپ بقدر صرف تمام محکمات وغیرہ ملک محروسہ ریاست بھوپال چھپتے ہین
مطبع[۳۳] شاہجہانی منسوب بنام محررہ سطور اسمین ہفتہ وار عمدة الاخبار نام پرچہ طبع ہوکر مشتہر
ہوتا ہی گزٹہاے انگریزی و ہندوستانی کا خلاصہ اور خبر بھوپال لکھی جاتی ہی و بعض مضامین
علمیہ و لطائف شعریہ و قصائد و تواریخ وغیرہ درج ہوتے ہین اور بعض کتب کار آمد تعلیم
اطفال مدارس بھی چھپتی ہین گنجگاہ[۳۴] و ہیزم خانہ ریاست کے صرف سالتمام کے لائق گھاس
لکڑی اسمین جمع ہوکر خرچ ہوتی ہی محکمہ[۳۵] مہتمم باغات جس قدر باغات ریاست مین ہین اونکی
محافظت و آراستگی و فروخت ثمرات و اجارہ وغیرہ اوسکے ذمے ہین اور باغبان باغچہ دار
مزدور آب پاش وغیرہ نوکران باغ کل اوسکے تابع رہتے ہین اور تنخواہ پاتے ہین میگزین[۳۶] اسمین
ایک سلاح خانہ ہی اور بارود جسقدر شلک توپ سلامی و قواعد فوج وغیرہ مین صرف
ہوتی ہی باہتمام مہتمم وہان بنتی ہی دار الضرب[۳۷] اسکا اہتمام لالہ العلیجی خزانچی ریاست سے متعلق ہی
ساہوکار وغیرہ بادخال مصارف دار الضرب جسکا ایک قانون مقرر ہی روپیہ پیسا مسکوک کروا لیتے
ہین اور سرکاری روپیہ پیسا بھی بقدر ضرورت مسکوک ہوتا ہی محکمہ[۳۸] خزانہ آمدنی کل ملک محروسہ
خزانے مین داخل ہوتی ہی خزانچی روزنامچہ آمد و خرچ کا اور حساب مہاجنون کا جنکی دکانات پر
ہنڈویات پرگنات ملک محروسہ سے آتی ہین اپنے سامنے اہل محکمہ سے لکھواتا ہی اور کتاب
آمد و خرچ ہفتہ وار لکھکر سرکار مین ارسال کرتا ہی اور بسالتمام بر وصلباقی چٹھیات سرکاری
دفتر حضور کی اور تقسیم زر تنخواہ ملازمان وغیرہ جملہ کاغذ متعلقہ خزانہ مرتب کرکے جمع و خرچ
خزانہ لکھوا کر سرکار مین پیش کرتا ہی محکمہ[۳۹] توشکخانہ مہتمم اسکا حسب الحکم رئیس اسباب مایحتاج
کارخانجات مثل فراش خانہ و فیلخانہ وغیرہ خریدتا و بنواتا و دیتا ہی اور پارچہ و زیور وغیرہ جو

ریاست مین ورکا یہ ہوتا ہی اوسکو پلیس کے ملاحظہ مین گذرانکر اشیاے پسندیدہ خرید کرتا ہی
اور سال تمام پر جمع وخرچ حسب سررشتہ تحریر کراکے دفتر حضور مین گذرانتا ہی ڈاک خانہ پہلے
اس علاقے مین ایک مہتمم چار ڈاک منشی پینتیس ۳۵ ہرکارے جملہ چالیس نفر نوکر تھے خطوط و
کاغذات سرکاری بھوپال سے ہر سہ نظامت تک ہرکارے پونہچاتے تھے اور نظامتون سے
محالات پر بلاہی کاغذات لیجاتے تھے خرچ سالانہ اس سررشتے کا چہار ہزار و دوصد و شصت
و ہشت روپیہ و چہار آنہ پاو بالا تھا پانزدہم ربیع الاول ۱۲۸۹ سنہ ہجری سے بنظر رفاہ خاص و عام
انتظام ڈاک تمام ملک محروسہ مین بطور ڈاک انگریزی کیا گیا اور باخذ محصول خطوط و دیگر
جملہ مدارج قاعدہ انگریزی کے پر تو پر مقرر کر دیے گئے چودہ ہزار دو سو آٹھہ روپیہ سالانہ
تنخواہ دو سو اونتیس نفر وچھہ سو اونسٹھہ روپیہ ساڑھے گیارہ آنہ سالانہ کاغذ و روشنائی
و قلم جملہ چہاردہ ہزار آٹھہ سو ستہتر روپیہ ساڑھے گیارہ آنے کا خرچ سالانہ ڈاک خانہ
مقرر کیا گیا مساجد مقابر سدابرت ان تینون علاقون مین بہت آدمی نوکر ہین مساجد مین
موذن پیش نماز سقے جاروب کش اور مقابر حکام پیشین مین حافظان قرآن فراش خدام
مامور ہین اور لنگر خانے مین باورچی دیگ شو بہشتی ملازم ہین ہر روز دو وقتہ چند قسم کا کھانا
پکتا ہی فقرا و مساکین مقیم و مسافر کو لوجہ اللہ ملتا ہی اور جنس خام بھی محتاجون کو اور زنان
بیوہ و معذور آدمیون کو ملتی ہی سیکڑون محتاج واجب الرحم پرورش پاتے ہین مہتمم ہر سال
آمد و خرچ کا حساب دفتر حضور مین داخل کرتا ہی اب غرہ محرم ۱۲۹۰ سنہ ہجری سے عوض
طعام پختہ خوراک خام حسب درخواست محتاجین و مساکین بمقدار سابق مقرر کی گئی
جاگیرداران ریاست مین چار قسم ہین اول قسم مین چہار آدمی اعلی جنکے صرف
مین ہفت لاکھہ سی ونہ ہزار پانسو روپیہ چودہ آنہ آمدنی سالانہ کا ملک ہی

ایک نواب قدسیہ بیگم صاحبہ	دوم [illegible] بھوپال	سوم نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست	چہارم نواب والاجاہ امیر الملک
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور خانہ شماری و مردم شماری علاقہ جاگیر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی جو جناب ممدوحہ نے لکھکر بھیجی وہ یہ ہی

تعداد خانہ	مرد	لڑکا	عورت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

لڑکی [illegible] میزان [illegible] اور ہمارے حکم کے مطابق جو منشی واحد خان

مہتمم عدالت فوجداری بھوپال نے آخر ۱۲۸۹ ہجری مردم شماری کی [illegible] نفری شمار مین آئی الحمد للہ میرے عہد حکومت و ریاست مین آٹھ ہزار چار سو اٹھاون آدمی پہلی گنتی سے جو والدہ صاحبہ مرحومہ کے عہد مین ہوئی تھی زیادہ نکلے اور ایسا ہی مجکو یقین ہی کہ از دیاد امن و راحت کے سبب سے تمام ہمارے ملک مین پہلے سے زیادہ آدمی اب آباد ہین خاص بھوپال مین آدھے ہندو اور آدھے مسلمان رہتے ہین ہندوؤنکی شریف قومون سے کایتھ و بقال اور تھوڑے برہمن و راجپوت ہین اور مسلمانون کی شریف قومون سے بیشتر اس شہر مین پٹھان ہین اور کچھ شیخ مثل خاندان قاضی احمد علی مرحوم و مفتی فضل اللہ اور چند خانہ سادات کے ہین جیسے خاندان سید معصوم بن سید حسن مرحوم کا جو بنام پیرزادون کے مشہور ہی اور تجارت پیشہ سوداگر سے زیادہ قوم بوہرہ آباد ہین اور اہل حرفہ و پیشہ اور ہر قسم کے ہندو و مسلمان ہین

فصل ششم ذکر مساحت ملک بھوپال و شرح پرگنات وحال قصبات و قلاع و پیدایش غلہ و میوجات وغیرہ مین

پیمایش انگریزی کی رو سے کل زمین ریاست بھوپال کی چھ ہزار سات سو چونسٹھ میل مربع مکسر ثابت ہی اور اس ۱۲۹۸ ہجری مین حکام دولت انگلسیہ نے پھر پیمایش کمپاس از سر نو شروع کی ہی جب ختم ہو جاویگی انشاء اللہ حال اوسکا تاریخ کے ضمیمے مین لکھا جاویگا والدہ ماجدہ خلد نشین نے اس ملک کو تین حصون مین تقسیم کیا تھا حصہ اول مین آٹھ پرگنے ہو سوم بنظامت جنوب

چھیپانیر	بھوروندہ	فرزان پور	بارہی کہ تحصیلدار اوسکا قصبہ چپکلی مین رہتا ہی

۵ اودیپورہ ۶ چوکی گڈھ کہ تحصیلدار اوسکا قصبہ چیندپورہ مین رہتا ہی ۷ تال کہ تحصیلدار اوسکا اور ناظم جنوب قصبہ کلیا کھیڑی مین رہتے ہین ۸ بریلی

حصہ دوم مین بارہ پرگنے موسوم بہ نظامت مشرق

۱ جیتھاری ۲ دیوری ۳ سلوانی ۴ بمہوری

۵ جیلپور ۶ رائسین ۷ دیوانگنج یعنی پرگنہ گانگانو ۸ امراوگنج یعنی پرگنہ [illegible] گڈھ

۹ سیوانس ۱۰ خیرت گنج ۱۱ انباپانی ۱۲ بیکھاون

حصہ سوم مین دس پرگنے موسوم بہ نظامت مغرب

۱ دلود کہ تحصیلدار اوسکا قصبہ گنگا مین رہتا ہی ۲ دیبی پورہ ۳ نظیر آباد ۴ بیرسیہ

۵ شمس گڈھ ۶ سیہور ۷ دوراہہ ۸ آشٹہ

۹ جاور ۱۰ اچھاور ان پرگنون مین اکثر پرگنے چھوٹے تھے اور تنخواہ اونکے تحصیلدارون کی کم تھی اس سبب سے مین نے غرہ محرم ۱۲۸۹ ہجری سے بھرونده کو شامل رائسین اور چوکی گڈھ معروف بہ پرگنہ چیندپورہ کو شامل پرگنہ تال نامزد بمحال کلیا کھیڑی اور جیتھاری کو شامل دیوری اور سلوانی کو شامل بمہوری اور جیلپور کو شامل رائسین اور دیوان گنج کو شامل امراوگنج اور دلود کو شامل دیبی پورہ اور نظیر آباد کو شامل بیرسیہ اور شمس گڈھ کو شامل سیہور کر دیا اور تنخواہ تحصیلدارون کی بڑھادی جملہ اکیس پرگنے ہر سہ نظامت مذکور مین مقرر رکھے ضلع جنوب مین آٹھ قصبے آٹھون پرگنے قدیم کے اور دو قلعے اور چھہ سو چودہ گانون ہین اور چنا چانول گیہون مسور تور مونگ ماش تلی رمیلی السی تماکو کودون کنگی مٹر چرونجی روغن زرد روئی مہوہ اور اقسام چوب قابل عمارت جیسے ساج ساگون ہرول شیشم آبنوس گیم بیجا سار اس ضلع مین پیدا ہوتی ہین چھپیانیر بھوپال سے بتیس کوس کے

فاصلے پر لب دریاے نربدا آباد ہی دریا کے گھاٹ بعضے گہرے اور بعضے پایاب ہین پانی
اس دریا کا گران وزن دیر ہضم ہو اگرچہ یہ دریا کلانی مین برابر گنگا و جمنا کے سمجھا جاتا ہی اور
مشرق سے جانب مغرب بہتا ہی ہنود اسکو معبود جانتے ہین اور نہایت تعظیم کرتے ہین
اور اوسکے پانی سے غسل کرنا موجب نجات سمجھتے ہین مچھلیان اس دریا مین بہت ہین
گرد قصبہ جنگل و پہاڑ ہی اوسمین شیر بارہ سنگے نیل سامبر ہرن چیتل ریچھ وغیرہ کثرت سے ہین
اور چیرونجی آبنوس ڈھاک کے درخت جنگل مین زیادہ ہین شمار مکانات قصبہ دو سو چھتیس
گھر خام سفالہ پوش اور دہات پرگنہ اڑتالیس اس قصبے مین سنگتراش کھرل اچھے بناتے
ہین اور پتھر نربدا کے کنارون ہی سے لاتے ہین بھروندہ یہ قصبہ میدان مین آباد ہی
مگر زمین بلند و پست ہی اور بھوپال سے ستائیس کوس پر ہی کرسان جو وہان کنوان کھودتے
ہین چند سال مین خراب ہو جاتا ہی کیونکہ زمین ریتلی ہی اور شروع سنہ ١٢٨٨ ہجری سے یہ محال
شامل محال مردان پور کیا گیا تین سو بیتیس گھر اس قصبے مین آباد ہین سواد اوسکا نہ دلچسپ
نہ وحشت انگیز گرد اوسکے جھاڑی ہی چھپن گانون اس پرگنے سے متعلق ہین کھیتی ہر طرح کی
ہوتی ہی مگر جوار وہان کے کرسان نہین بوتے اور اس قصبے مین جولاہے رہتے ہین وہ اکثر
ڈوریہ جو ایک قسم شطرنجی سے ہی بنتے ہین بھوپال وغیرہ گرد نواح کے سوداگر اوسکو خرید
کرلیجاتے ہین مردان پور اس قصبے مین ایک سو پچاسی گھر ہین سواد اوسکا وحشت افزا
ہی اور یہ قصبہ بھی متصل دریاے نربدا واقع ہی گھاٹ گہرا ہی پایاب نہین جنگل و پہاڑ قریب ہین
ستر گانون اس پرگنے مین ہین افیون و نیشکر کے سوا سب قسم کا غلہ بویا جاتا ہی کھیر کے
درخت جنگل مین بہت ہین نربدا کی ریت مین تربوز اچھا پیدا ہوتا ہی قلعہ گنور ضلع جنوب
مین ایک سو پینسٹھ فٹ بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہی طول اسکا ٣٦٩٦ فٹ اور عرض
٤٧٠ فٹ بلند دیوار ٢٠ فٹ عرض دیوار بیس فٹ ہی سواد اوسکا بسبب دہاے کوہ و کثرت
جھاڑی اور پیچ بھی راہ ہولناک و دشوار گزار ہی آب و ہوا کو فاسد کہتے ہین مگر بہت فاسد نہین

یہ قلعہ جاے محفوظ و قلب لایق جنگ ہی اوسکی پرانی عمارت مین کو سرہو بُی بہت پیدا ہوتی ہی جو مرض القوہ اور ام الصبیان کے لیے مفید ہی اور وہان کے لوگ کہتے ہین کہ چیتر اول کا درخت کہ اوسکے عرق سے سونا بنتا ہی اس پہاڑ مین ہی بیشتر پتھر اس پہاڑ کا نرم مائل بسبزی اور بعضے پر سیاہ جوہر پاے گئے ہین اور اسی پتھر سے تمام قلعہ بنا ہوا ہی اوسمین پچیس ٹانکہ اور چار تالاب ہین اور ایک قبر برگد کے درخت کے نیچے ہی پانچ گز چودہ گرہ کی لنبی چار گز کی چوڑی وہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہ عیسی موسی ولی کی قبر ہی اس قلعے مین ایک بڑا محل انگلے راجون کا بنایا ہوا ٹوٹا پڑا ہی اور ایک مسجد بہت عمدہ اور سنگین کسی بادشاہ کی تعمیر کی ہوئی ہی اور نزدیک اوسکے ایک لداؤ کا مکان بہت خوش قطع تھا وہ بھی شکستہ و افتادہ ہی اور قلعہ کے نیچے ایک غار ہی کہ موہنہ اوسکا چونے و پتھر سے بنا ہوا ہی اور اندر اوسکے سیڑھیان ہین اوسمین پانی بہت سرد و شیرین ہی اور وہان کے لوگ اوسکو محمد چھر کہتے ہین اس قلعہ کی تین فصیلین ہین ایک کا نام مورچہ وہ اصل قلعہ سے ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر ہی دوسری فصیل جو اصل قلعہ سے تخمیناً کوس بھر کے فاصلے پر ہی اوسمین رعایا رہتی ہی اور تالاب بھی اسی جا ہین اور حصار سوم جو اصل قلعہ ہی اوسکے دروازے و فصیل بہت مضبوط ہین اور برج بڑے مستحکم اور محل بلکو اور ٹانکے اسی حصار کے اندر ہین اس قلعے کے جنگل مین چیتا اچھا بنتا ہی جنگل بہت گنجان ہی اوسمین چار جگہہ مشہور ہین کہ وہان سے چوب عمارت بہت عمدہ دستیاب ہوتی ہی آم کھہ جمیلی کھو پارنگر ڈیلاواڑی اور گرد اس قلعے کے پہاڑ بلند اور بڑے بڑے غار اور جنگل ہین اوسمین قوم گونڈ کی رہتی ہی اور قلعے کے نیچے ایک ٹیکرا ہی کہ اوسکے اوپر سے گولے کی زد قلعے پر پڑتی ہی وہان کے لوگ اوسکو اشرفی ٹیکری کہتے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ایک بادشاہ نے اس قلعے کو گھیرا تھا اور ایک اشرفی ٹوکرہ خاک و پتھر دیکر یہ دمدمہ بنوا کر اوسپر سے توپ قلعے پر لگائی تھی اور فتح کر لیا اس قلعے سے بھوپال اونتیس کوس ہی اور طوطا سبز خوشرنگ سرخ گردن بلند آواز و کلان پیدا ہوتا ہی اور نیچے

پہاڑ کے دو باغ ہین ایک کا نام بیر باغ دوسرے کا نام فیض باغ چھچلی یہ قصبہ ساحل دریائے نربدا پر ہو قریب دریا کے زمین بلند و پست جانب شمال ہموار ربیع و خریف کی فصل اچھی پیدا ہوتی ہو پہلے یہ موضع قصبہ باڑی کا تھا جو کہ قصبہ مذکور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کی جاگیر مین ہو اسلیے والدہ ماجدہ نے چھچلی کو پرگنہ قرار دیا اور تپہ رام گڈھ پرگنہ جوگی گڈھ اور تپہ ڈونگی پرگنہ باڑی سے نکالکر اسمین شامل کر دیا ایک سو ایک موضع اس پرگنے مین آباد ہین اور یہ قصبہ بھوپال سے چھبیس کوس کے فاصلے پر ہو اسمین تین سو گیارہ گھر کی آبادی ہو جوالی قصبہ آم کے باغ بہت ہین اور مشرق و مغرب و شمال کی جانب زراعت کثرت سے ہوتی ہو یہان کے موچی جاجمانی خوب بناتے ہین اودھیپورہ بھوپال سے بیالیس کوس کے فاصلے پر بقدر چھ سو گھر کے آبادی ہو یہان کے نیلگر کپڑا خوب رنگتے ہین اور سوت کی باگڈور خوب بنتے ہین قصبے کے گرد آم کے باغ ہین اور بعض باغچوں مین شہتوت کچنار مولسری کیلا جامن وغیرہ بھی ہو جانب مغرب و شمال کی زمین ہموار اور جانب جنوب کی زمین پست و بلند بقدر زراعت ایک مناسب اور جانب مشرق کی بھی کچھ زمین آباد ہو اس قصبے مین تھوڑی افیون بھی بوئی جاتی ہو ستاسی موضع اس پرگنے مین ہین قلعہ جوگی گڈھ ضلع جنوب مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہو زمین سے ۲۴۷ فٹ پہاڑ مرتفع ہو اور دیوار بیست فٹ چوڑی ۱۶۵ فٹ بلند ہو جملہ ارتفاع ۴۱۲ فٹ کا ہو طول قلعہ ۲۰۱۳ فٹ عرض ۱۵۶۸ فٹ ہو گرد اوسکے جنگل ہو اوسمین جانور وحشی و درندے کثرت سے پائے جاتے ہین آب و ہوا اچھی خوب ہو اس قلعے مین دو محل کہنہ و سنگین خوش وضع اور پانچ ٹانکہ اور ایک تالاب کہ اوسکو بھوج تلائی کہتے ہین واقع ہو اور ایک ٹانکہ ٹانکہای مذکور سے بہت خوشنما زینہ دار عمیق بنا ہوا ہو اس ٹانکے کے نیچے تہ خانہ ہو اوسمین بھی پانی بہت سرد و شیرین و خوشگوار و بے کدورت ہو اور چارون طرف اندر کے ٹانکے مین جانے کیواسطے باریک باریک زینے بنے ہوے ہین اور زیر قلعہ چار کنوئین اور ایک باولی ہو اور گانون آباد ہو اور فاصلہ اس قلعہ کا بھوپال سے پچیس کوس ہو چندپورہ بھوپال سے

بیس کوس کے فاصلے پر میدان میں آباد ہی وہان فصل ربیع کی جنس اچھی پیدا ہوتی ہی سرکاری مکان تحصیلدار و تھانہ دار کے رہنے کا اچھا بنا ہوا ہی ایک باغ سرکاری اور تین باغ رعایا کے سرسبز و پر فضا ہین اور قریب قصبہ کے جنگل ہی مشرق کیطرف کی زمین ماہی پشت قابل زراعت اور شمال کیطرف کی زمین جنگل اور زراعت بہت ہی اور جنوب کیطرف کی زمین زراعت کے لائق نہین ہی اور مغرب کی جانب زمین کم ہی اور اوسمین زراعت ہوتی ہی اٹھتر گانون اس پرگنے مین شمار کیے جاتے ہین اور یہ پرگنہ شروع سنہ ۱۲۸۰ ہجری سے شامل محال تال یعنی کلیا کھیڑی ہوگیا کلیا کھیڑی بھوپال سے گیارہ کوس ہی ناظم جنوب اسی قصبے مین رہتا ہی نظامت و تھانہ و تحصیل کا مکان وسیع و بہت اچھا بنا ہوا ہی قریب قریب جنگل و پہاڑ ہی شمال کیطرف ایک پختہ تالاب اور دو آم کے باغ ہین اور جانب مشرق بھی دو تالاب ہین وہان گیہون کی کھیتی خوب ہوتی ہی ایک قسم کا چانول وہان پیدا ہوتا ہی اوسکے کھانے سے درد سر دور ہو جاتا ہی اوسکا نام باتھا سول ہی اور اس قصبے مین تین سو چار گھر کی آبادی ہی اور چھیانوے گانون اس پرگنے کے خالصے مین ہین اور باقی نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کی جاگیر مین اس علاقے کو تال کا پرگنہ کہتے ہین وجہ تسمیہ یہ ہی کہ زمانہ سابق مین راجہ بھوج حاکم مالوہ و اوجین نے دو پہاڑون کے درمیان جو بھوپال سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ہی ایک بڑا بند لنبا چوڑا اونچا سنگین بنایا تھا کہ ٹوٹا پھوٹا اب بھی موجود ہی اوس بند کے سبب سے پہاڑون کا پانی جمع ہو کر ایک بڑا تالاب کئی کوس کا لنبا چوڑا ہو گیا تھا ہوشنگ شاہ فرمانروای مالوہ نے کہ شہر ہوشنگ آباد شاہ مذکور کا آباد کیا ہوا ہی اور سنہ ۸۰۰ ہجری مین اس بادشاہ نے قریب شہر سیران دھار جو اوسکا تختگاہ تھا مانڈو کے پہاڑ کو پر فضا خوش آب ہوا دشوار گذار پاکر تین سال کے عرصے مین ایک بڑا قلعہ مضبوط اور ایک شہر آباد کیا تھا اور نام اوسکا شادی آباد مندو رکھا تھا کہ فی زماننا وہ علاقہ اب دھار قوم پوار مین ویران و خراب موجود ہی اور شہر مذکور کی جامع مسجد اور مقبرہ ہوشنگ اور نیل کنٹھ کا محل اور جہاز محل اور چنپا باولی وغیرہ عمارت عالی کے ملاحظے سے جو قدرے شکستہ

ابھی تک موجود ہین ثابت ہوتا ہی کہ زمانۂ آبادی مین بیشک یہ شہر دیکھنے کے قابل ہوگا سد مذکور
کو توڑ کر پانی بہا دیا اور اوس مین بلدیات آباد کیے جواب پرگنۂ تال معروف ہین اس پرگنے
مین گیہون قسم اول بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور بارش مین اس مرتبہ کیچڑ ہوتی اور پانو
سے مٹی چپکتی ہی کہ بعض نالون و پست زمین سے سوار و پیادہ نکل نہین سکتا اور اس بند کے قریب
بھوج پور نام ایک گانون ہی وہان ایک بڑا بتخانہ پرانا و قدرے شکستہ موجود ہی چہار ستون آٹھ
فی ستون بارہ گز بلند اور ساڑھے پانچ گز کے موٹے مدور ایک ایک پتھر کے قائم ہین اور ان
ستونون کے درمیان مین ایک پتھر گول صاف و شفاف تین گز تیرہ گرہ کا اونچا دو گز
سات تسو کا مدور بہین قائم ہی اور اس مندر کے دروازے کے پہلو کے پتھر پر بخط سنسکرت لکھا ہی کہ سمت ۱۳۲
بکرماجیت مین اس مندر کی بنا پڑی اور سمت اکسو اونسٹھ بیساکھ بدی نو مین سنیچر کے دن
تعمیر ختم ہوئی اور مہاراجہ سری سنب پال قوم مہتانی نے مہادیو اچنت دھج کو استھاپن کیا
اور اس کتابے سے خیال کیا جاتا ہی کہ سد مذکور کا بنانے والا یہی راجہ ہوگا واللہ اعلم
بریلی محال ڈیوڑھی خاص یہ قصبہ میدانی ہی اور اوسکی زمین مین اجناس ہر فصل کی بہتر
پیدا ہوتی ہی اور بھوپال سے ساڑھے تینتیس کوس ہی اسکی آبادی تین سو اکیس گھر کی ہی اس قصبے
مین قوم چھیپا جاجم پکے رنگ کی بناتے ہین اور پارچۂ کھاروہ بھی بہت بنا جاتا ہی اور آس پاس
قصبۂ مذکور کے چند باغ انبہ واقع ہین اسوجہ سے سواد اوسکا دلچسپ اور ساری زمین قصبے کی
بارانی زیادہ ہموار ہی اور موضع بگواڑہ پرگنۂ قصبۂ مسطور مین بالائی گھاٹ دریاے نربدا
ماہ کاتک و ماگھ و بیساکھ مین ہندون کے میلے ہوتے ہین اور ہزارہا مرد و عورت اطراف سے
میلون مین آتے ہین اور سوداگر ہر قسم کا سامان لاکر فروخت کرتے ہین اور اٹھتر موضع
اس پرگنے کے ہین یہان ایک قسم کا شیرین خربزہ ہوتا ہی اوسکا نام سنولہ ہی اور ضلع مشرق
مین بارہ قصبے بارہ پرگنے قدیم کے ہین اور ایک قلعہ نامی اور نو سو تینتالیس گانون
ہین اور جنس تجارت اقسام غلہ وغیرہ بموجب ضلع جنوب کے میسر ہی مگر تمباکو ضلع جنوب سے

اس علاقے مین بہتر و بکثرت پیدا ہوتی ہی اور جنگل مین سوائے شکار چارپایان وحشی و جانوران درندہ جنگلی مرغ مرغی تیتر بٹیر لوا فاختہ بہت ہی چھتاری بھوپال سے چالیس کوس کے فاصلے پر بقدر ایک سو گھر کے بستی پہاڑ پر آباد ہی اور گرد نواح اوسکے چند آم کے باغ ہین مشرق کیطرف زمین زیادہ اور شمال کیطرف کم اور مغرب کی جانب کی زمین اچھی و ہموار اور جنوب کیطرف پہاڑ ہی پیدایش جنس خریف کی کمتر اور ربیع کی بیشتر ہوتی ہی ایک کنوان و ایک تالاب قصبے مین ہی اور سرحد قصبہ پر ایک ندی نکلی ہی اوسکا نام سرکہ ہی اس قصبے مین کنبل اچھا بنا جاتا ہی پرگنے مین اٹھتالیس موضع ہین شروع سنہ ۱۲۸۸ ہجری سے یہ محال شامل محال دیوری کر دیا گیا دیوری بھوپال سے پینتالیس کوس کے فاصلے پر درمیان اوبیگدھ کے پہاڑ اور رونیا ندی کے بقدر سات سو چھتیس گھر کے آباد ہی کچہری کا مکان اور چودھری کی حویلی اچھی بنی ہی اور قصبے کے گرد آم کے باغ اور پانچ تالاب ہین تین تالابون مین ہمیشہ پانی رہتا ہی اور گرمی مین وہ خشک ہو جاتے ہین وہ مشرق و جنوب کی طرف کی زمین برابر و شمال و مغرب کیطرف کی زمین مرتفع و بیشتر ممکن الزراعت ہی ربیع کی فصل خریف سے اچھی ہوتی ہی نیشکر بھی بوئے جاتے ہین اور شمال کی جانب تالاب کے کنارے پان کے بریجے کثرت سے ہین اور پہاڑ مذکور پر پرانی عمارت کے نشان موجود ہین اور اٹھاون موضع اس پرگنے مین ہین اور یہان کے لوہار سروتہ اچھا بناتے ہین سلوانی بھوپال سے اڑتیس کوس پر ہی اور اوسکی آبادی نو سو گھر کی ہی اور ایک سو پچیس گانون پرگنے مین شمار کیے گئے ہین تمام قصبہ کی عمارت سے مکان کچہری تھانہ و تحصیل اور بتخانہ بنیون کا اچھا بنا ہوا ہی ہرچند زمین اونچی نیچی ہی اور ایک طرف سے جھاڑی جنگل ملحق ہی مگر بسبب وسعت آبادی کے سواد اوسکا دلچسپ ہی اور شروع سنہ ۱۲۸۹ھ سے یہ محال شامل محال دیوری کیا گیا اور اس قصبے مین اہل حرفہ اقوام چھیپا زیادہ رہتے ہین اور جاجم و توشک و لحاف اچھا چھاپتے ہین اور دیہات علاقہ سلوانی مین ٹھیہا می ٹاٹ و نواڑ خوب بنتے ہین بھوری بھوپال سے ساڑھے اکتیس کوس پر ہی آب و ہوا

خوب ہی سواد اوسکا مرغوب ہی دو سو پچاس گھر کی بستی ہی اور ایک پختہ مکان سرکاری اور
ایک باغ فرحت بخش نام و نیا بازار و سرا و جامع مسجد اور ہوتی کنوان پختہ بنے ہوے ہین
اور باقی مکان رعایا کے خام سفالہ پوش ہین اور گرد قصبے کے چند آم کے باغ ہین اور
بعضون ہین امرود کیلا نارنگی لیمو چکوترہ انار سیوتی گلاب کے درخت بھی ہین اور چھوارہ
بہت ہوتا ہی اور نیشکر و افیون و جوار و رونی تلی کودون کی کھیتی بھی ہوتی ہی اور بسبب
عمدگی زمین کے سب اجناس کی فصلین اچھی ہوتی ہین اور اونچاس گانون اس پرگنے مین
آباد ہین **محلپور** بھوپال سے ساڑھے تئیس کوس ہی اور نہتر گانون اس پرگنے مین ہین اور قصبے
مین ایک سو پانچ گھر کی بستی ہی اور قلعہ اوسکا ٹوٹا پڑا ہی اوسمین ایک کنوان و ایک مکان بود و باش
تحصیلدار کا ہی اس قصبے کے تالاب مین جونک بھی پیدا ہوتی ہی سواد اوسکا وحشت انگیز ہی اور
آس پاس جنگل و پہاڑ ہی اور زمین ناقص ہی اور ۱۲۸۰ ہجری سے یہ محال شامل محال رایسین کیا گیا
رایسین یہ قصبہ بھوپال سے تیرہ کوس ہی اور بقدر آٹھ سو گھر کے بستی ہی کچہری نظامت
و تھانہ و تحصیل کا مکان اور پیرزادون کے مکان اور اگلے نوابون کے چیلون کے مکان
اور بعض کایست متصدیون کے مکان پختہ و وسیع باقی سفالہ پوش و خام ہین اکثر اشراف
مسلمان و کچھہ کایست و مہاجن اس قصبے مین رہتے ہین سواد اوسکا دلچسپ ہی اور نواح مین
آم کے باغات و کنوئین ہین اور قریب آبادی ایک ندی اوسکا نام ریچھن ہی گرمیون مین خشک
ہو جاتی ہی ربیع کی فصل خریف سے بہتر ہوتی ہی اور زمین بارانی اس قصبہ کی کم طاقت ہی اور
چاہی زمین مین ترکاریان و افیون ہوتی ہی اور یہ قصبہ ایک بڑے پہاڑ کے دامن مین ہی کہ
اوسپر قلعہ بنا ہوا ہی اور ایک سو سات گانون اس پرگنے مین گنے جاتے ہین اور قصبے کے باہر
پیر فتح اللہ صاحب کا مقبرہ ہی وہ ایک درویش صاحب کمال تھے اور کہتے ہین کہ پیر فتح اللہ صاحب
خواجہ معین الدین چشتی پیر اجمیر کے رشتہ دارون سے ہین **قلعہ رایسین** بلند پہاڑ کی چوٹی پر
مالوہ کے نامی قلعون کی گنتی مین ہی اور تاریخ فرشتہ وغیرہ مین یہ قلعہ مذکور ہی مگر یہ نہین لکھا ہی

اگر کس شخص نے اسکو تعمیر کیا مین قیاساً کہتی ہون کہ اس قلعے کے بانی کا نام رایسین ہوگا کسلیے
کہ ہندوون مین رتن سین بھیم سین وغیرہ اس قسم کے نام پائے جاتے ہین اور زیادہ چار سو برس سے
یہ قلعہ مسلمانون کے قبضے مین آیا ہی کسلیے کہ جو کتابہ قلعے کے اندر غازی الملک کے مدرسے کے
اوپر موجود ہی اوسمین سنہ ہشتصد و نود ہجری کندہ ہین جسکو اب تک قریب کم چار سو برس ہوچکے
اور معلوم ہوتا ہی کہ یہ قلعہ پھر مسلمانون سے ہندوون نے لے لیا تھا اور پھر بار دیگر مسلمانون کے
قبضے مین آیا کہ بقول محمد قاسم فرشتہ اوسکو اب تک تین سو پچاس برس ہوے اور تاریخ فرشتہ
کے مضمون کا خلاصہ یہ ہی کہ سنہ ۹۳۸ ہجری مین سلطان بہادر گجراتی نے سنا کہ چتور کے رانا کا
داماد مسمی سلہدی پوربیہ رئیس رایسین نے بہت مسلمان عورتون کو جبراً اپنی خدمت مین رکھا ہی
بادشاہ نے کہا مجھپر فرض ہوا کہ مسلمان عورتون کو کافر کی غلامی سے چھوڑاون اور اوسکو
سزا دون بست و پنجم جمادی الاولی سال مذکور شاہ مسطور قریب قلعہ مانڈو ظفر آباد نعلچہ مین
فرودکش ہوا سلہدی کا بیٹا مسمی بھوپت شاہ گجرات کے ساتھ تھا اوسنے عرض کیا کہ میرا
باپ اوجین مین ہی اگر مجکو رخصت ملے تو مین جاکر اپنے باپ کو آپ کی ملازمت کیواسطے
لاؤن بادشاہ نے رخصت دی سلہدی نے اپنے بیٹے بھوپت کو اوجین مین چھوڑکر خود
بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکو پیران دھار کے قلعے مین قید کردیا اور
عماد الملک اپنے ایک سردار کو بھوپت کے اوپر اوجین روانہ کیا اور خود کوچ کرکے شہر بھیلسہ
مین نزول فرمایا اور یہ خبر سنی کہ بھوپت اپنے باپ کی گرفتاری کی خبر اور عماد الملک کی
روانگی کا حال دریافت کرکر کمک لانے کیواسطے چتور گڈھ کو چلا گیا اور لکھمن سلہدی کا
بھائی قلعہ رایسین مین مستعد جنگ بیٹھا ہی بادشاہ نے بھیلسہ سے رایسین کوچ کیا ہنوز لشکر
داخل نہین ہوا تھا صرف تھوڑے آدمیون کے ساتھ بادشاہ کی سواری داخل فرودگاہ
رایسین ہوئی تھی کہ راجپوت قلعے سے باہر نکلے اور بادشاہ پر حملہ آور ہوے سلطان بہادر
نے بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا اور دو تین راجپوتون کو بذات خود ایک ایک ضرب تلوار سے

دو ٹکڑے کر ڈالا اس اثنا مین گجرات کی فوج ٹوٹ پڑی اور اونکے ہاتھ سے بہت راجپوت
مارے گئے باقی بھاگ کر قلعے کے اندر ہو گئے پادشاہ نے قلعے کو گھیر لیا اور فندی
رومی خان توپخانے کے افسر نے توپون سے دو برج قلعے کے اوڑا دیے اور کچھ فصیل
گرا دی سلہدی نے یہ حال سنکر دھار سے کہلا بھیجا کہ مین مسلمان ہوتا ہون اور یہ قلعہ
آپ کی نذر کرتا ہون پادشاہ نے اوسکو جلد بلا لیا وہ حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا پھر پادشاہ
کے ساتھ قلعے کی دیوار کے پاس جاکر اپنے بھائی کو بلا کر بولا کہ مین مسلمان ہو گیا پادشاہ ہمکو
اپنی عالی ہمتی سے عالی رتبہ عنایت کرینگے چاہیے کہ یہ قلعہ پادشاہ کو دیکر پادشاہ کی خدمت
مین رہین لکھمن نے خفیہ اپنے بھائی سے کہا کہ بھوپت چتور سے چالیس ہزار فوج رانا کی کمک کو
لیکر آتا ہے ایسی تدبیر کرو کہ کچھ توقف ہو سلہدی نے پادشاہ سے عرض کیا کہ کل دوپہر کے
بعد قلعہ خالی ہو جاویگا پادشاہ نے قبول فرمایا اور دوسرے دن بعد انقضای ساعت
موعود سلہدی کو معتبر آدمیون کے ساتھ قلعہ کے پاس بھیجا سلہدی ٹوٹے برج کے پاس جاکر
چلایا کہ ای غافل راجپوتو ڈرو کہ سلطان بہادر اس راہ سے آکر تمکو مار ڈالیگا اور اس کہنے سے
اوسکی غرض یہ تھی کہ برج و فصیل جو توپون سے گر گئی ہے اوسکو درست کر لو لکھمن یہ آواز سنکر
مطلب سمجھ گیا و کچھ نبولا سلہدی لشکر کو پھر گیا اور لکھمن نے قلعے کے مضبوط کرنے مین
کوشش کی اور سلہدی کے چھوٹے بیٹے کو دو ہزار راجپوت کے ساتھ بھوپت کے جلد
لانے کیواسطے رات کو قلعے سے رخصت کیا فوج شاہی نے خبردار ہو کر مقابلہ کیا اور بڑی
جرأت کے ساتھ بہت راجپوتون کو مار ڈالا اور سلہدی کے بیٹے کا سر کاٹکر پادشاہ کے سامنے
رکھدیا پادشاہ نے سلہدی کو اور سید مرہان الملک ایک اپنے سردار کے سپرد کیا کہ قلعہ مانڈو
مین قید رکھو اور خبر دارون نے خبر دی کہ رانا و بھوپت چتور سے کوچ بکوچ برابر چلے آتے ہین پادشاہ
نے میران محمد شاہ فاروقی فرمانروای برہان پور اور عماد الملک کو رانا کیطرف رخصت کیا
دونون سرداروں نے چند منزل جاکر لکھ بھیجا کہ پوران مل کہ وہ بھی سلہدی کا بیٹا ہے رانا کی

فوج مین داخل ہوگیا ہی اور رانا بڑی فوج کے ساتھہ ہمارے قریب آگیا ہی سلطان بہادر یہ خبر
سنتے ہی راسین سے سوارون کی فوج کے ساتھہ روانہ ہوا اور ایک رات و دن مین تیس کوس
مالوہ کے ملک کے طی کرکے اپنے سردارون سے جا ملا رانا یہ خبر سنکر اپنی فوج کے ساتھہ چتوڑ
پھر گیا اور بادشاہ راسین پھر آئے اور سخت محاصرہ کیا آخر رمضان سال مذکور لکھمن مدنی
رانا کی نا امید ہوگیا اور عرضی لکھی کہ حضور اپنے روبرو سلہدی کو بلا کر اوسکے قصور کو بخش دین تو
مین سرکار کو قلعہ خالی کر دیتا ہون بادشاہ نے مانڈو سے بلایا لکھمن نے راجپوتون کو اوسکے
اہل و عیال کے ساتھہ قلعے سے اوتار دیا اور بادشاہ کو عرضی لکھی کہ کئی سو عورتین سلہدی کی
کے محل مین ہین اور رانی درگاوتی بھوپت کی والدہ عرض کرتی ہی کہ سلہدی کو پروانگی ہو تا وہ
قلعے مین آکر اپنی عورتون کو قلعے سے نیچے اوتار لیجاوے بادشاہ نے سلہدی کو ملک علی شیر
کے ساتھہ قلعے کو روانہ کیا رانی نے سلہدی سے کہا کہ ایک عمر ہمنے یہان بادشاہی کی
اب تمکو چاہیے کہ اپنی سب عورتون کو مار ڈالو اور جلا دو اور تم لڑکے مر جاؤ سلہدی اوسکے
کہنے مین آگیا اور رانی کو مع سات سو عورتون خوبصورت پری پیکر جو اوسکے محل مین تھین مار کر
آگ لگا دی اور خود اور لکھمن دوسرے اوسکے بھائی بند کہ جملہ سو آدمی تھے عورتون کو مار کر
محل سے باہر نکلے اور چند مسلمان جو علی شیر کے ہمراہ تھے اونکے قتل پر آمادہ ہوے علی شیر نے
مقابلہ کیا اور خبر دارون نے لشکر بادشاہی مین خبر دی گجرات کی فوج فوراً دوڑ کر قلعے کے اندر
گھس پڑی اور اون سب راجپوتون کو مار ڈالا فقط یہ حال جو اس زمانے مین قلعہ راسین کی
صورت ہی اور مینے اپنی آنکھہ سے ملاحظہ کیا ہی اوسکو لکھتی ہون قلعے کے نو دروازے ہین
آٹھہ بڑے ایک چھوٹا تین شمال کیطرف تین مغرب کی طرف اور دو جنوب کی طرف وہ چھوٹا
دروازہ بھی مغرب و جنوب ہی فصیل قلعے کی مستحکم و سنگین اوسمین تیرہ برج ہین تین مشرق کیطرف
اور پانچ شمال کی جانب اور تین سمت مغرب اور پینسٹھہ مکان پچیس ٹوٹے ہوے اور چالیس
ثابت ہین اوسمین ایک مسجد عمدہ و عالیشان ہی اور اوسکے بیچ کی محراب مین بخط عربی نظم فارسی

ایک کتابہ کندہ ہی اور ایک مدرسہ ہی پختہ و مضبوط و کلان خانم الملک کا بنایا ہوا او سپر بھی
کتابہ لکھا ہوا ہی اور تین بڑے محل ہین اونکا نام رئیسین کے باشندے عطروان و بادل محل اور
راجہ روہنی کا محل کہتے ہین اور چار تالاب ہین اونکا نام ڈوریا دوری مدا گن ساگر ہی اور
اٹھتالیس ٹانکے ہین اور دو تین جا بخط ہندی و دو تین جا بخط فارسی پتھرون پر عبارت کندہ ہی اونمین سے
ایک دروازہ جانب مشرق پر یہ لکھا ہی مرمت عمارت و کنگرہای قلعہ رئیسین در عمل اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ غازی باہتمام خواجہ یاقوت حارس و شیخ بہاؤ الدین محمد امین و حاجی محمد اشرف
و الوپپای تحویلدار در حکومت منصور و منزلی محمد عابد خان دورافی از تاریخ یکم شہر ربیع الآخر
سنہ ۳۵ جلوس لغایت نوزدہم شعبان سنہ ۳۶ مرتب شد اور اس پہاڑ کے جنگل مین سیتاپھل یعنی شریفہ
بہت عمدہ و شیرین و کلان و خوش ذائقہ افراط سے ہی اور تالابون مین سنگھاڑہ بڑا و بہتر پیدا ہوتا ہی
اور شہد یہان کا کثرت ارزان آٹھ سیر سے چار سیر تک فی روپیہ میسر ہوتا ہی دیوان گنج بھوپال
سے چھ کوس پر ہی ایک سو چودہ گھر کی اوسمین بستی ہی اور ستہ موضع اس سے گنتے مین شمار کیے گئے
اس علاقے کا نام پرگنہ گلگانو بھی ہی بعض دیہات اسکے جاگیر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مین تہین
اب گنج مذکور مین تھانہ و تحصیل خالصہ ریاست کا ہی جانب جنوب و شمال پہاڑ اور مغرب کی طرف
زمین مزروع ہی پیدایش ربیع و خریف کی دونون برابر ہی ابتدا سے ۱۲۸۸ ہجری سے یہ محال امراو گنج
مین شامل کیا گیا امراو گنج نام اصلی سکارام گڈہ ہی پہلے یہ پرگنہ جاگیر نواب منیر محمد خان
مرحوم مین تھا بعد انتقال اونکے ریاست مین ضبط ہوا پھر خلد نشین نے نواب امراو دولہ صاحب بہادر
مرحوم کی جاگیر مین دیا اونھون نے اسکا نام امراو گنج رکھا بھوپال سے سات کوس پر ہی آبادی
تھوڑی ہی تہتر گھر کی ہی قریب اوسکے ندی اجنال نکلی ہی مشرق و جنوب کیطرف اکثر زمین بے آب
و مزروع ہی لیکن غلہ خریف کم اور اجناس ربیع زیادہ پیدا ہوتی ہی اور اس پرگنے مین سینتالیس
گانون شمار مین آئے ہین سیوانس شمال کیطرف زمین بہت اکثر ہموار ہی جنوب و مشرق
کیطرف باغات ہین اور کچھ زراعت بھی ہوتی ہی غرب کیطرف بینا ندی نکلی ہی پیدایش و فصلون

ربیع و خریف کی برابر ہی بھوپال سے بتیس کوس پر ہی ایک ہزار دوسو گھر کی وہان آبادی ہی
پونے دوسو گانون اس تمام پرگنے مین ہین اور عمارت کہنہ سے قلعہ اس قصبے کا اس شکل پر ہی
کہ دو فصیل ہین ایک فصیل اوسکی پکی چونہ اینٹ کی بنی ہوئی ہی اور چار گوشے پر چار برج ہین
اور دروازہ پختہ سہ منزلہ ہی اندر اسکے دو کنوئین پکے اور باقی مکانات کہنہ گرے ہوے
پڑے ہین مکان نو تعمیر جسمین قلعدار تھانہ دار تحصیلدار رہتے ہین وہ ہمہ جہت درست ہی اور
دوسری فصیل کچی اور کئی جگہ سے گری ہوئی ہی خندق اوسکا دو طرف سے پکا اور دو طرف سے
کچا ہی اوسمین دو دروازے ہین ایک شمال کیطرف گوشہ مشرق مین پختہ و گرا ہوا ہی دوسرا
جانب جنوب کے مائل بگوشہ مغرب پختہ و درست ہی اور قلعہ پختہ کے دروازے پر بخط عربی کتبہ
لکھا ہی لیکن اچھی طرح پڑھا نہین جاتا کیونکہ اکثر حروف اوسکے بسبب کہنگی کے مٹ گئے ہین
اور اس قصبے مین اکثر کنوئین اور پندرہ سولہ باغ ہین غیرت گنج بھوپال سے تیس کوس پر ہی
جنوب و مشرق و شمال کیطرف زراعت ہوتی ہی مغرب کیطرف بسبب پہاڑی کے نہین ہوتی
پیدایش ربیع زیادہ و خریف کم ہی اس پرگنے مین چھیاسٹھ موضع ہین از انجملہ موضع بلہریا
مین لوہے کی کھدان ہی دوسو چھیانوے گھر کی اس قصبے مین بستی ہی اور اطراف مین
چھ کنوئین و ہفت باغ ہین انبا پانی بھوپال سے بیس کوس اور آبادی متوسط دوسو
چھیانوے گھر کی ہی ستاسی موضع اس پرگنے مین شمار کیے گئے منجملہ ان کے موضع جھار
مین آہن کی کان ہی گرد اگرد اس قصبے کے جنگل ہی قلعہ یہان کا بہت مضبوط تھا جب سنہ ۱۲۷۴ھ
زمانہ غدر مین فاضل محمد خان و عادل محمد خان پسران احد محمد خان بن سرفراز محمد خان و باغی
جاگیردار باغی ہوگئے خلد نشین نے اوس قلعے کو کھدوا کر برابر کر دیا پیپلون یہ قصبہ میدان مین
ہی ایک سو ستانوے گھر کی یہان آبادی ہی صرف دس گانون اس محال مین ہین سواد
دلچسپ ہی گرد اوسکے چھ باغ آم کے ہین زمین مشرقی و مغربی و شمالی پست و بلند اور
مزروع ہی زمین جنوبی ہموار اور پیدایش فصل ربیع کی زیادہ اور خریف کی کمتر ہی ضلع مغرب

دس پرگنے اور دس قصبے قدیم اور نو سو ستر گانون ہین اور جنس تجارت جو زیادہ دونون ضلع مذکور سے یہان ہوتی ہی وہ افیون نیشکر مونگ پھلی جوار سرسون باجرہ زردہ ہی اس علاقے کے جنگل مین چوب عمارت کم ہی اور جھاڑی و درخت کھجور خودرو جنگلی اور آم کے درخت بہت ہین گنگہ بھوپال سے بفاصلہ چھ کوس آباد اور آبادی اوسکی ایک سو سترہ گھر کی ہی اس علاقے مین کہ بنام پرگنہ دلود دفتر ریاست مین لکھا جاتا ہی چوالیس موضع ہین اب بوجہ خوردی کے آغاز سنہ ۱۲۸۸ ہجری سے شامل پرگنہ دیہی پورہ کیا گیا مغرب و شمال کی جانب زراعت بہت اور مشرق کی جانب کم ہی اور اکثر زمین کھیتون کی ہموار ہی دیہی پورہ بھوپال سے گیارہ کوس ہی آبادی اوسکی متوسط ایک سو بائیس گھر کی ہی مکان سرکاری تحصیل و تھانہ کا اور تین گھر رعایا کے اوسمین اچھے ہین اوسکے نواح مین تین باغ انبہ کے ہین سواد دلچسپ ہی اور باسٹھ گانون کل پرگنے مین ہین نظیر آباد و بیرسیہ جب پرگنہ بیرسیہ ریاست بھوپال مین شامل ہوا خلد نشین نے دو سو چون موضع اس پرگنے مین پاکر دو حصہ کیا ایک کا نام بدستور سابق پرگنہ بیرسیہ رکھا دوسرے کو بنام پرگنہ نظیر آباد موسوم کیا نظیر آباد ایک چھوٹی سی بستی بقدر اٹھائیس گھر کے ہی لیکن یہ تفریق بیکار جانکر وہی ایک پرگنہ جو پہلے تھا قائم رکھا قصبہ اہل حرفہ و زمینداران ہندو و مسلمان سے بقدر سات سو ستائیس گھر کے آباد ہی قاضی یہان کا پادشاہی عہد سے جاگیر پاتا ہی باہر قصبے کے صحن مسجد مین قبر ہمارے جد امجد اعلی نور محمد خان مرحوم کی ہی اور محراب پر یہ عبارت منقوش ہی کہ بعہد فرخ سیر بادشاہ سنہ ۱۱۲۷ ہجری دوست محمد خان این مسجد بنا کرد شمس گڈھ اس قصبہ ویران مین بقدر اونچاس گھر کے بستی اور بھوپال سے پانچ کوس پر واقع ہی متصل اوسکے ندی کیروان ہی جو اوسکے کنارے پر ہی وہان ہوتی ہی اور اوسکے سواد مین ایک آم کا باغ ہی جانب شمال و مغرب مین ہموار و بہ زراعت وطرف جنوب و مشرق قدرے اراضی ممکن الزراعت ہی مگر اوسکے جنگل ہی وہان جنوب کیطرف ایک تالاب ہی کہ موسم گرما مین پانی اوسکا خشک ہو جاتا ہی اور چند مندر پرانے

قوم مینی کی منہدم و مسمار پڑے ہین اس سے گئے ہین بہتر موضع ہین اور اب یہ پرگنہ شامل
پرگنہ سیہور کیا گیا سیہور بھوپال سے دس کوس ہی آبادی اوسکی ایک ہزار پانسو
بیالیس گھر کی ہی ایک سو سولہ گانون اسمین لگے ہین محسوب ہوے چند مکان وہان کے باشندون کے
بہتر و دکانین مہاجنون کی خوش منظر ہین گرد اوسکے بہت سے باغ معافیدارون کے ہین و رس متصل
اوسکے ایک ندی ہی کہ اوسمین تمام سال پانی رہتا ہی ایک حصار کہنہ مثل قلعہ کے ہی اوسمین اچھے اچھے
مکانات سرکاری بنے ہوے ہین وکیل ریاست و تحصیلدار و تھانہ دار وہان رہتے ہین غرب کیطرف
زیر دیوار اس حصار کے ایک پرانی مسجد منہدم تھی اوسکے دروازے پر بخط ثلث

ایک تختہ سنگ پر یہ ابیات کندہ تھے ابیات

سپہر مجد و معالی و شمس دولت و دین | الغ سپہ کش دوران ملک مغیث الدین
وزیر عرصہ گیتی پناہ ملک و ملک | ببزم خسرو و رستم بگاہ جستن کین
بعلم و عقل بمانند آصف ست و خضر | بخیر طاعت توفیق حق یقین و معین
بوقت سعد نہادہ بنای این مسجد | کہ ہست رونق او رونق سپہر برین
بسال ہفصد و سی و دو گشت از ہجرت | تمام از کرم خالق زمان و زمین

والدہ ماجدہ کے عہد مین باہتمام مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر اوسی
بنا پر از سر نو مسجد سنگین تعمیر ہوئی لوح مرمر پر یہ تاریخ بخط نستعلیق و حروف سنگ موسی کھدا کر
اوسکے دروازے پر نصب کی گئی قطعہ تاریخ

مسجدے بود درینجا کہن و افتادہ | کز معبود زنو مہر سجود آبادش
بانی اول او بود مغیث الدین شاہ | ہفصد و سی و دوم بود سن بنیادش
شدہ تجدید ز نواب سکندر بیگم | صدر آرائی بھوپال چو ایزد دادش
بانی ثانی او چون شدہ فارغ از وی | سال تاریخ فراغ آمدہ از ایجادش

ملحق اس قصبے کے چھاونی ہی کہ وہ قصبے سے زیادہ آباد ہی اوسکی رونق و تازگی

واقع پریشانی خواطر ناشاد ہی کوٹھی صاحب کلان بہادر و گرجا گھر تعمیر کرنیل جان ولیم پی
اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال و مدرسہ کلان لنڈنی تعمیر
کننگھم صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ سابق یہان کی عمارات عالیہ سے خوش وضع سنگین ہی
نہایت دلکشا و نزہت آگین ہی اس قصبے مین ایک کوٹھی واسطے فروکشی رئیس بھوپال
کے بنائی گئی ہی اور اس جگہ جولاہے بہت رہتے ہین پگڑیان باریک قیمتی ایک روپیہ سے
بیس روپیہ تک کی اور دوپٹے کلابتونی حاشیے سمیت عمدہ بنتے ہین دوراہہ بھوپال
سے نو کوس ہی چار سو چار گھر اوسمین آباد ہین اطراف مین باغات انبہ بہت ہین سواد
اوسکی نہ چندان وحشت انگیز ہی اور نہ چندان دلاویز مکان نظامت و حویلی چودھری
کلان و بہتر ہی مغرب و مشرق جنوب کیطرف زراعت ہوتی ہی شمال کیطرف نہین ہوتی
اس قصبے مین سینتیس کنوئین چار باولی ہین آشٹہ یہ قصبہ اس قصبے کا قلعہ ٹیلے پر
کنارے پاربتی ندی کے واقع ہی آراضی مغربی و جنوبی کچھ نشیب و فراز رکھتی ہی باقی
ہموار ہی گرد و نواح مین باغات معافیدارون کے بہت ہین یہان کے مہاجن آسودہ حال
ہین اکثر تجارت افیون کرتے ہین دو ہزار پانسو تیرہ مکان شمار مین آئے ستائیس کنوئین
اور تین مندر ہین ایک مسجد پختہ متصل محلہ نظر گنج ہی قلعہ متوسط الحال ایک سو سینتیس موضع
اس پرگنے مین محسوب ہی بعض گانون اس پرگنے کے بڑے اور بہت آباد ہین مثل موضع مینا
کہ وہان آم و جامن کے درخت بہت ہین زراعت ربیع و خریف اچھی ہوتی ہی زمین اس
گانون کی انتقالی ہی یعنی دس برس تک اوسمین زمیندار زراعت کرتے ہین بعد ازان اوسکو
پڑتی رکھتے ہین جب چار برس گذر جاتے ہین پھر اوسکو جوتتے ہین اسی پرگنے مین قصبہ
جامنیر ہی یہ قصبہ بہت آباد ہی اسمین اکثر جولاہے رہتے ہین پگڑیان باریک و دوپٹے اور کئی
قسم کے کپڑے خوش قماش بنتے ہین مشرق و مغرب و شمال کیطرف افیون نیشکر روئی
جوار گندم بکثرت ہوتی ہین جنوب کیطرف گیہون و جوار پیدا ہوتی ہی اسکے قریب ایک بڑا

تالاب ہی اوسمین وہان عمدہ پیدا ہوتی ہی اس پرگنے مین کئی قسم کا چانول ہوتا ہی
لیکن قسم اعلی رانی کاجل اور رائے بھوگ ہی کہ بہت خوش ذائقہ ہوتا ہی چاور بھوپال سے
تیس کوس اور پانسو چورانوے گھر کی بستی ہی ایک سو باٹھ گانون اس پرگنے مین شمار
ہوے اچھاور بھوپال سے ساڑھے پندرہ کوس پر واقع ہی سارا قصبہ آباد خوش سواد ہی
اندر گڑھی کے مکانات سرکاری پختہ بنے ہوے ہین قصبے مین مکان رعایا خوش قطع ہین
دو باغ سرکاری و چند باغ رعایا کے ہین گل و میوے اوسمین پیدا ہوتے ہین چارون
طرف سے ابروہ مزروع ہی مگر جنس خریف زیادہ ہی ربیع کم اس قصبے مین آٹھہ سو چورانوے گھر اور
اڑتیس گانون اس پرگنے کے ہین علاوہ تین قصبے اور دو ہزار پانسو چونتیس موضع کہ تینون ضلع
مین ہین اور بھی دو قصبے ایک چین پور باڑی دوسرا اسلام نگر اور آٹھہ سو ساڑھے سولہ موضع
نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی جاگیر مین اونکی حین حیات تک ریاست سے علیحدہ شمار مین ہی
اور غرائب عمارت کہنہ ملک بھوپال سے سانچی کا ناکھیڑا ایک چھوٹا موضع چھوٹے
پہاڑ کے نیچے بھوپال سے دس کوس اوتر پورب کے گوشے مین واقع ہی اور وہان سے تھوڑے
فاصلے پر سرحد ریاست بھوپال تمام اور سرحد ریاست گوالیار شروع ہوتی ہی اور شہر بھیلسہ
اس موضع سے تین کوس کے فاصلے پر آباد ہی اور اس پہاڑ پر بشکل نیم کرہ مثل دو سر نیم دائرہ ایک بڑا
ایک چھوٹا دو گنبد سنگین ٹھوس زمانۂ قدیم کے ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر بنے ہوے
ہین اور چند گنبد چھوٹے چھوٹے شکستہ ریختہ اور بھی اس پہاڑ پر ہین بڑے برج کے گرد
چار دیوار کٹہرے کی صورت شکستہ اور چار دروازے اسطرح کے ہین

اس کٹہرے کے تمام پتھرون پر عبارات کندہ ہین اور اون کتبون کے خط کی صورت یہ ہی
جو کٹہرے کی شبیہ کے نیچے تحریر ہین اور دروازون کی چوکھٹ کے اوپر جو خانے واقع ہین اونمین
تصاویر مجسم بنی ہوئی ہین اور دروازون کے دونون پہلو مین شیرون اور آدمیونکی تصویرین ہین اور ستون
وشہتیرون پر چھوٹی چھوٹی تصاویر کندہ ہین لیکن ٹوٹی پڑی ہین اور اسکے پاس کی عمارت بھی تمام
منہدم ہی اور بعض مکانون کا فقط آثار باقی ہی اور اسی شکل کے قریب قریب اور بہت سے گنبد افتادہ
وخراب موضع سناری مین جو سانچی سے شش میل ہی اور موضع ست دھارہ مین جو سناری
سے تین میل کے فاصلے پر ہی اور سواد موضع بھوج پور مین جو بھوپال سے سمت جنوب مین واقع ہی
اور موضع اندھیرین مین جو پانچ میل بھوج پور سے ہی موجود ہین اس مکان کہنہ وافتادہ کو اکثر
صاحبان عالیشان بہادر بہت غور وشوق سے ملاحظہ کیا کرتے ہین اور میجر الکزنڈر صاحب
برادر حقیقی جوزف دیوی کننگم صاحب متوفی سابق پولٹکل اجنٹ بھوپال نے چند ہفتہ وہان
قیام فرماکر بڑے غور وخوض سے دیکھا اور تمام اوس مکان کا نقشہ لکھا اور کتبون کو پڑھکر
گنبدون مین سوراخ کرکر اوسکے حال سے آگاہی پاکر ایک کتاب بزبان انگریزی بیان تالیف
کی سانچی کے معنی ہندی لغت مین راحت وآرام کے ہین گنبد کا نام ٹوپ ہی قطر گنبد
کلان کا ۱۰۶ فٹ ہی بلندی ۴۲ فٹ ارتفاع دیوار جسپر گنبد قائم ہی ۱۴ فٹ کرسی پنج نیم فٹ
چبوترہ دو نیم فٹ ہی پہاڑ کی چوٹی پر ۱۵۰ گز لنبا اور ۱۰۰ گز چوڑا صحن کے بیچ مین یہ گنبد بنا ہوا
ہی کٹہرے اور دروازے کے پتھرون کے جوڑ مثل کار نجاری باہم وصل ہین اور ایسے صحیح
وعمدہ اوسکے سال ملے ہوے ہین کہ جدا نہین ہوتے یہ عمارت قریب چھ سو برس قبل زمانہ
حضرت عیسی کے ہی اوس زمانے مین بدھا کا مذہب جو اب ملک چین ونیپال اور تبت اور
ملک آوا اور اہل جزیرہ سیلان یعنی لنکا اور ملک سیام وجزیرہ جاپان مین باقی ہی ہندمین
بہت شائع تھا یہ ٹوپ چھتریان مذہب بدھا کے پیشواؤن کے ہین نقب لگاکر
میجر صاحب نے کورنے سانچی وغیرہ کے برجون سے صندوق پتھر کے نکالے اور اونمین

ہڈیان و خاکستر مُردون کی اونکو ملین اور اونکے نام صندوقون و ڈبیون پر جو صندوقون کے اندر تھین کندہ پائے اور یہ بھی معلوم کیا کہ اوس زمانے مین زیر کوہ مذکور ایک بڑا شہر آباد تھا جسکا نشان بھیلسے سے دو میل کے فاصلے پر پایا جاتا ہی اور ویسا نگر ہی اوسکا نام معلوم ہوتا ہی صاحب بہادر کا قول ہی کہ جو مطابقت اصلی و رعایت وضع اور درستی ہئیت اور تناسب اعضا کی عمارت سانچی کی مورتون مین موجود ہی ہندی کاریگرون مین اب محال ہی شیرون کی تصاویر کے جو اعضا و پنجے ثابت ہین وہ اس خوبی و صفائی سے بنے ہوے ہین کہ صناعت دستکاران نامی یونان سے مقابلہ کرتے ہین مثلاً ہونا چار بڑے ناخون کا پنجے کے سامنے اور چھوٹا ناخن اوٹھا ہوا پنجے کے نیچے اور شکل مہیب ہو بہو شیر کے مانند اور میری دانست مین یہ عمارت آسوکا والی اوجین کے زمانے مین بنی ہی اور تصویرات نقشہ نشست فقرائے صحرانشین اور نقشہ پرستش کنندگان اور صورت دربار و سواری راجگان وغیرہ جو صاحب مذکور نے بہت تفصیل سے اپنی کتاب مین لکھا ہی اوسکے بیان کی گنجایش اس مختصر مین نہین ہی الغرض یہ ایک پرانی ایسی عمارت ہی کہ جسکا نقشہ صاحبان عالیشان بہادر تحریر کرکر لندن لیگئے ہین اور ایک دوسرے محقق نے اسکے سوا لکھا ہی کہ زمانہ سالف مین جسکو قریب تین ہزار برس کے عرصہ ہوا زیر کوہ سانچی جو شہر آباد تھا اوسکا نام سنکا نگر تھا اور گنبد کلان سانچی مسمی آریا پرشن کی چھتری ہی جو ایک پیشوا اہل ملت بدھ کا تھا

فصل ساتوین بھوپال کے احوال مین

یہ شہر اقلیم دوم صوبہ مالوہ ملک ہند مین خط استوا سے ایک سو گیارہ درجہ طولاً اور تیئیس درجہ عرضاً جیسا غیاث اللغات کی جدول مین بھی لکھا ہی ایک چھوٹے سے پہاڑ پر آباد ہی کہتے ہین راجہ بھوج والی دھار انگری نے جو اب شہر ویران دھار مشہور ہی دو پہاڑ کے درمیان جو ایک دوسرے سے قریب تر واقع ہی پتھرون سے ایک پشتہ بلند و مستحکم

لنبا چوڑا باندھکر تالاب تیار کیا اوس پشتے پر قلعہ بنایا بھوج پال اوسکا نام رکھا پال یا پل
ہندی مین پل کو کہتے ہین جیم بھوج کثرت تلفظ سے جو زبان پر بھاری تھا ساقط ہوکر
بھوج پال بھوپال مشہور ہوا بعدہ رانی ساکل ملی زوجۂ راجہ اودیادت نے قریب قلعہ
ایک بڑا مندر سنگین بنام سبھا منڈل بنایا جسکی تعمیر سمت ۱۲۰۸ بارہ سو آٹھ مین شروع ہوئی تھی
اور سمت ۱۲۴۱ بارہ سو اکتالیس کاتک بدی تیج روز دوشنبہ تمام ہوئی تھی یہ تاریخ بنا و اختتام
اوس مندر پر لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ رانی و راجہ نے پانسو برہمن اس جا مقرر کیے تھے
تا وہ عبادت و ریاضت کرین اور چار بید چھہ شاستر اٹھارہ پران اور علم پنگل وغیرہ علوم کو
بزبان سنسکرت طالب علمون کو پڑھاوین اور جاننا چاہیے کہ چار بید چار کتاب تصنیف حکیم بیاس
سے مراد ہین جو بنام سام بید اتھرون بید رگ بید یجر بید موسوم ہین اور چھہ شاستر
مراد چھہ علم سے ہے بیاکرن یعنی نحو و صرف دھرم شاستر یعنی فقہ نیایے شاستر منطق جوتش
علم نجوم ویدانت تصوف بیدک علم طب اور اٹھارہ پران بھاگوت و شیو پران وغیرہ
اٹھارہ کتاب سے مراد ہین جو ہندوون کے نزدیک بہت معتبر ہین اور پنگل علم عروض و قافیہ
کا نام ہے الغرض انقلاب زمانہ سے مدت دراز کے بعد سبھا منڈل ویران ہوگیا اور بستی بھوپال
کی ایک چھوٹے گانون کے برابر رہگئی ہمارے جد اعلی سردار دوست محمد خان بہادر اسلام نگر
سے اکثر بط و مرغابی و قاز و کلنگ و سرخاب و حواصل و ماہی وغیرہ جانوران دریا کے شکار
کھیلنے کو تالاب مین آیا کرتے اونکو تالاب و پہاڑ و جنگل کی فضا پسند آئی تھم دیچہ روز جمعہ
سنہ یکہزار و یکصد و چہل ہجری اونھون نے راجہ بھوج کے قلعہ سے جو اب بقلعہ کہنہ معروف
ہے بفاصلۂ زد گولۂ توپ کلان ایک قلعہ مضبوط بنایا اور نام اوسکا فتحگڈھ رکھا اور قلعۂ نو
سے تا قلعۂ کہنہ اور کسیقدر اوس سے بھی آگے بڑھاکے فصیل سنگین شہر کی تعمیر کرکر شہر
بسایا اور خاص اپنی جا سکونت مقرر کرکر آبادی مین بہت کوشش کی تھوڑے عرصے
مین شہر آباد ہوگیا اور بعد اونکے نواب یار محمد خان نے اسلام نگر مین رہنا اختیار کیا مگر

نواب فیض محمد خان جب رئیس ہوئے تو اونہون نے قلعہ کہنہ بھوپال مین سکونت اختیار کی
بعد اونکے نواب حیات محمد خان کا زمانہ ہوا اونکے نائب دیوان چھوٹے خان نے قلعہ
فتحگڈھ کو جابجا سے مضبوط بنایا شہر خوب آباد ہوگیا اور دیوان چھوٹے خان نے ایک
پل تین سو چھہ گز لنبا تینتیس گز چوڑا بہت مضبوط پختہ تعمیر کروا کر دوسرا تالاب دوسری
طرف قلعہ کہنہ کے بنایا بعد ازان ۱۲۲۹ھ ہجری مین ناگپور و گوالیار کی فوج نے دس مہینے تک
محاصرہ کیا رعایائے بھوپال جلاوطن ہوگئی اور گولون کے صدمے سے شہر مسمار و ویران
ہوگیا کہ مفصل قصہ دفتر اول مین لکھا ہو اس واقعے کے بعد نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان
بہادر کے زمانۂ ریاست مین از سر نو آبادی ہوئی لوگون نے چھپر و کھپریل کے مکانات اکثر
بے قطع بنائے نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کے زمانۂ مختاری تک بیشتر قوم افغان ساکنان بھوپال
سپاہگری کیطرف مائل تھی ہتیار و گھوڑا اچھا رکھتی تھی زینت ظاہری و سامان عشرت
کیطرف امیر و غریب کیکو توجہ نتھی جب میرے والد نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ
والی ریاست ہوئے اونکے عہد مین فراغت معاش و اطمینان خاطر کا غلبہ ہوا نواب صاحب
نے بیرون شہر مثل چھاونی انگریزی ایک چھاونی جہانگیر آباد نام بسائی اور وہان کنارے
تالاب دیوان چھوٹے خان کے باغ و کوٹھی بنوا کر اپنا مسکن مقرر کیا اور ہزارہا روپیہ
رعایا و سپاہ کو عنایت فرمایا تا مکانات تعمیر کرین اہل سلیقہ و تمیز و ارباب علم و فضل کا مجمع
ہوا ہر طرح کی انسانیت طبائع مین پیدا ہوئی اہل بھوپال نے اچھی پوشاک پہننا اور اچھا
کھانا اور اچھے مکانات مین رہنا اختیار کیا عمائد شہر نے اسباب تجمل و آرایش کی افزایش
مین کوشش کی اونکے بعد میری والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین کی جب
حکومت ہوئی سڑکین تمام شہر مین تعمیر ہوئین فانوسین روشنی کی دورویہ راستون پر
نصب ہوئین صدہا مکانات پختہ بنگلے پیشتر و بیرون شہر سے آکر آباد ہوئے اور میرے
عہد ریاست مین فضل الٰہی سے اوس سب آبادی و آرایش شہر کی خوب تکمیل ہوئی

اور ہوتی جاتی ہی اور سڑکون کو زیادہ چوڑا کیا جاتا ہی اور ہر دو رخ بازارون پر حکم تعمیر پختہ اور ممانعت تعمیر خام کا ہی اور طول و عرض و عمق ہر دو تالاب مذکور سال حال مین جو پیمانے گمیا سے پیمایش کرایا بموجب تفصیل ذیل معلوم ہوا **تالاب کلان**

طول شمالی	طول جنوبی	عرض شرقی	عرض غربی
۱۳۳۴۹ فٹ	۱۲۷۳۰ فٹ	۸۲ ونیم فٹ	۳۱۱۸ ونیم فٹ

عمق اعلے	عمق اوسط	عمق ادنے	حلقہ کل	اراضی غرق آب تالاب
۱۹ فٹ	۱۲ فٹ و ۶ انچ	۶ فٹ	۲۹۲۷۹ فٹ	[illegible] بیگہ ۱۲ بسوہ

تالاب خورد

طول شرقی	طول غربی	عرض شمالی	عرض جنوبی
۶۳۲۸ فٹ	۳۸۸۴ فٹ	۱۲۷۰ ونیم فٹ	۹۷۲ فٹ

عمق اعلے	عمق اوسط	عمق ادنے	حلقہ کل	اراضی غرق آب تالاب
۲۴ فٹ	۳۲ فٹ ۹ انچ	۲۴ فٹ	۱۴۴۷۷ فٹ	[illegible] بیگہ

درمیان ان ہر دو تالاب کے جو راجہ بھوج کا بند ہی اور اوسپر قلعہ بنا ہوا ہی اوسکی زمین کی پیمایش اٹھارہ بیگہ بارہ بسوہ ہی اور اس شہر کے آس پاس بہتر باغ ازانجملہ بارہ نامی باغ یہہ ہین **عیش باغ** نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا ورلے چار دیوار پختہ و چند چاہ پختہ و اشجار میوہ و گلہاے خوشبو گرد باولی کے ایک مکان سنگین و بنگلہ گچکار وسیع و خوش قطع اور ایک مسجد مختصر اور چند بنگلے اسمین ہین **فرحت افزا** نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ کا باغ ہی اسمین سوا اشجار اثمار و ازہار و روش بندی چاہہای پختہ و حصار ایک مسجد عالیشان اور باولی کے گرد ایک بڑا وسیع مکان ہی اور سر چبوترہ سنگین محجر سنگ مرمر جناب ممدوحہ کے مزار پر بہت خوشنما بنا ہوا ہی **دلکشا** مدار المہام صاحب بہادر کا باغ ہی وراے چاہہاے پختہ و حصار و روش بندی و کثرت اشجار ایک بارہ دری نہایت تکلف سے بنی ہوئی ہی اور تحفہ و نفیس آم کے درخت اور انگور کے منڈھے اس باغ مین بہت ہین **نور افشان** معتمد المہام راجہ کشن رام متوفی کا باغ اشجار میوجات و ریاحین سے سرسبز ہی حصار و کنوین اس باغ کے بھی پختہ ہین **نور باغ** نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کا باغ ہی اسمین سواے اقسام اشجار پر میوہ و گلہاے رنگ رنگ و چار دیوار پختہ و روشہای خوش ترکیب قبر

نواب صاحب مغفور کا مجحرہ سنگ خام اور میان امیر محمد خان صاحب مرحوم کا مقبرہ اور
سلیمان جہان بیگم کا مجحرہ سنگ مرمر کا اور مسجد عمارات عالی و عمدہ سے ہین اس باغ کی
جانب مغرب تالاب کی فضا بہت اچھی ہی اور جانب شمال جنگی فوج کی لینہا سے پختہ اور
طرف جنوب کو بھی نواب صاحب مغفور اور سمت مشرق میدان وسیع قواعد فوج کا صاف
ہموار ہی اس جہت سے یہ باغ بہت دلچسپ ہی راحت افزا میان فوجدار محمد خان صاحب کا
باغ جو حقیقی چھوٹے ماموں نواب سکندر بیگم صاحبہ کے تھے اور اونکا انتقال شانزدہم ماہ
ذیحجہ ۱۲۸۱ ہجری مین ہوا یہ باغ بھی مثل باغات مذکور دلچسپ و آراستہ ہی نشاط افزا
ہمارا باغ بہت وسیع و فسیح اور آراستہ و پیراستہ ہی وراسے چار دیوار پختہ و ابواب عالی
و کثرت انواع و اقسام اشجار اسمین چند مکان بطرز بنگلہ تکلف ہین باغ نواب امراؤ دولہ
صاحب اسکی فصیل پختہ اور دروازہ بلند اور ایک خوشنما مختصر بنگلہ ہی اور دو مکان پختہ
و حوض و چند چاہ آب شیرین موقع سے ہین اور نواب صاحب کا مزار بھی اسی باغ مین ہی نواب
منیر محمد خان کا باغ یہ باغ بیرون دروازہ گنوری متصل شہر لب تالاب ہی بہت خوشنما چار دیواری
کے اندر واقع ہی قبر نواب منیر محمد خان مرحوم بھی اسی باغ مین ہی جانب مشرق اس باغ کے
ایک قطعہ مختصر زمین مین نواب [illegible] بہادر نے طرح باغ کی مع چاہ و مسجد کے ڈالی ہی قطعہ بھی
بغایت خوشنما طرحدار طیار ہوا ہی راجہ خوشوقت رای کا باغ اسمین راجہ مذکور کی چھتری سنگین
بنی ہوئی ہی اور باغ کی وضع بھی اچھی ہی نواب معز محمد خان صاحب کا باغ جو حقیقی بڑے ماموں نواب
سکندر بیگم صاحبہ کے تھے اور اونکا انتقال بست و ہفتم ماہ جمادی الاخرہ ۱۲۸۵ ہجری مین ہوا
اس باغ مین ایک باولی کہنہ ہی گرد اوسکے ایک پختہ مکان الہ داد کا بنا ہوا ہی اور مقبرہ نواب
غوث محمد خان مرحوم کا اور مزار نواب معز محمد خان و میان فوجدار محمد خان کا ہی وزیر باغ
میان وزیر محمد خان مرحوم کا باغ اسمین ایک مسجد ہی اور مقبرہ میان وزیر محمد خان صاحب
و نواب نظر محمد خان صاحب مرحوم کا اور ایک باولی ہی گرد باولی کے ایک مکان سنگین

منقش نہایت دلکش ہی اور بھی چند کنوئیں سنگین جوالی باغ مین ہین اور اس شہر مین عمارات
عالی سے چند مکان مستثنی لائق توصیف ہین از انجملہ ایک میر امحل دوسرا موتی محل خلد نشین
کی عمارت تیسرا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا محل چوتھا نواب معز محمد خان کا محل پانچوین میان
فوجدار محمد خان کی کوٹھی چھٹے نواب امراؤ دولہ صاحب مرحوم کا محل ساتوین باول محل
آٹھوین ہوا محل نوین نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کی کوٹھی دسوین مدرسہ سلیمانیہ
گیارھوین مدرسہ وکٹوریہ بارھوین مدرسہ پرانس آف ویلس میری تعمیر اور اس شہر مین ایکسو چند
مسجد پختہ ہین از انجملہ جامع مسجد جو نواب بیگم صاحبہ قدسیہ نے بصرف پانچ لاکھ
سات ہزار پانسو اکتیس روپیہ دو آنہ سہ پائی بالا تعمیر کی ہی اور اس مسجد کی بنیاد سنہ ۱۲۴۸ ہجری
مین اور سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین پوری ہوئی اور موتی مسجد جو خلد نشین نے سنگ مرمر و سنگ سرخ
سے بموجب نقشہ جامع مسجد دہلی تعمیر کی ہی اور اوسکی تعمیر ہنوز جاری ہی ابھی تمام نہین
ہوئی عمدہ و عالیشان ہین بڑے بڑے شہرون مین ان دونون مسجدون کے مثل مسجد نہین ہی
اور چھ لاکھ روپیہ سے زیادہ صرف کر کر نواب بیگم صاحبہ نے نہر تمام شہر مین معرفت صلعیان
عالیشان بہادر بنوائی ہی سوا اسکے اور بھی بہت مکانات ذی مقدور رعایا کے
پختہ اور چوبی منقش و سادہ کار خوش طرح وسیع اور بلند ہین کہ ذکر اوسکا موجب طول کلام کا
ہی اور قلعہ فتح گڈھ مین مکان توپخانہ و میگزین و غلہ خانہ و محل بالا قلعہ کا اور قلعہ کہنہ مین
مقبرہ نواب فیض محمد خان کا اور مکان قید خانہ و کہنہ محل راجہ کیسری سنگہ بہت اچھا ہی
اور چند گھاٹ سنگین لب تالاب ہندوون کے بنائے ہوے بھی مضبوط و نفیس سنگین ہین

فصل آٹھوین کارپردازان خیرخواہ ملازمان فضیلت ریاست کے ذکر اور خاتمہ کتاب مین

ہمارے جد امجد سردار دوست محمد خان مرحوم کے عہد سے تا اوائل زمانہ مختاری خلد نشین
متصدی و منشی بھوپال کے فارسی لکھتے تھے اور سیاق و سباق کا دفتر کل فارسی تھا جب

سرکار انگریزی مین اردو کی نوشت عامّۃً جاری ہوگئی خلدنشین نے بھی تحریر فارسی کو
موقوف کردیا اور اردو کی تحریر جاری کی پہلے نوابون کے عہد مین بھی یہ ریاست قابل
آدمیون سے خالی نہ تھی قاضی مفتی اور بعض علما وفقرا مثل مولوی ضیاء الدین و نظام الدین
وحکیم واصل علی وحکیم سیف الدین وشیخ قادر بخش اور چند کایتھہ ذی علم تھے مگر بیشتر توجہ خاص و
عام کی سپاہگری کیطرف تھی نواب قدسیہ بیگم کی مختاری مین اہل قلم کی کچھہ ترقی ہوئی حکیم
شہزاد مسیح اور راجہ خوشوقت رائے اور چند کایتھہ متصدی فن حساب و نوشت و خواند روزمرہ
کے ماہر تھے اور مولوی عبد القادر مولوی شہاب الدین مولوی رؤف احمد مولوی امداد علی
حکیم خادم حسین خان پسر منشی بقاء اللہ خان خیرآبادی حکیم گلزار علیخان حکیم بہار علی خان
اہل علم کے شمار مین تھے بعد ازان ہمارے والد مغفور کے زمانے مین قدر و منزلت اس
گروہ کی بہت زیادہ ہوئی کیونکہ وہ خود صاحب فہم اور استعداد تھے قاضی شریف حسین
حکیم محمد اعظم خان مؤلف نیر اعظم و اکسیر اعظم و عبد الواحد مسکین و عبد اللہ شاہ صوفی
ومنشی کنج بہاری لال خلت وسید واصل علی ومنشی محمد علی وبخشی بہادر محمد خان وغیرہ
اچھے آدمی ذی علم جمع ہوے تھے اور اسیطرح میری والدہ خلد نشین کے زمانے مین
اہل علم و ہنر وشرفاے ہندوستان و مردم کارگزار کی کثرت ہوئی منشی مولوی حکیم شاعر
سب طرح کی لیاقت کے آدمی جمع ہوے اور بیشتر اونکی قدر ہوئی جو معاملہ فہم انتظام مالی
وملکی کو اچھا جانتے تھے خصوصًا مدار المہام صاحب بہادر کی جہت سے رسوم جاہلیت
بہت دفع ہوکر احکام شریعت بکثرت جاری ہوے چرچا علم و اتباع دین کا ہوا شرک و
بدعت دور ہوا اور میرے عہد مین اللہ کے فضل سے قدر و منزلت علما و مردم کارگزار
سلیقہ شعار اہل امانت و دیانت و ذی علم آدمیون کی جیسی چاہیے ویسی ہے اللہم زد ریاست
مین بہت علما نوکر ہین اونمین قاضی زین العابدین عرب انصاری قاضی بھوپال اور مفتی سید
عبد اللہ و مجمع العلوم مولوی عبد القیوم بن مولوی عبد الحی مرحوم علماے نامی سے ہین اور

طبیب مثل حکیم اصغر حسین و حکیم فرزند علی اور حکیم محمد احسن اچھے اچھے ملازم ہین اور متصدی و منشی اپنے اپنے فن کے کامل موجود ہین اہلکار اعلی خیرخواہ ذی علم مستعد ہین مثل مدار المہام منشی جمال الدین خان بہادر نائب ریاست اور سیف الدولہ علی حسین خان نائب مدار المہام اور دیوان ٹھاکر پرشاد مہتمم دفتر حضور یہ فن سیاق و حساب مین بڑی دستگاہ رکھتے ہین اور زمرۂ اخوان ریاست مین نواب والاجاہ اپنے زمانے کے جوہر فرد ہین علما مین بے نظیر ہین کارگزارون مین سر خیل اہل زمانہ ہین ناثر ناظم عالم دانشمند خصوصًا علم تفسیر و حدیث مین آج انکا جوڑ سرزمین عجم و عرب مین دیکھا سنا نہین گیا انکی کتب انکے علم و عمل پر شاہد عدل ہین سنی کامل محقق و مجتہد عادل ہین اسیطرح اور اہلکار کہ نام انکے بخیال طول کلام نہین لکھے بہت کارگزار و فہمیدہ جمع ہین

خاتمہ کلام اس تاریخ کے تین حصے ہین حصۂ اول مین ہمنے اپنے والد تک حکام بھوپال کا حال واقعی بہت اختصار کے ساتھہ لکھا ہے اور حصۂ دوم مین والدہ صاحبہ مرحومہ کا احوال رقم کیا گیا ہے اور حصۂ سوم مین تین برس اپنے عہد حکومت کا حال غرۂ شعبان ۱۲۸۵ھ ہجری سے لغایت سلخ ذیحجہ ۱۲۸۸ھ ہجری اور قدرے حالات تا وائل ۱۲۸۹ھ ہجری کے لکھکر کتاب کو تمام کردیا اور آیندہ کے واسطے ایک حصہ چوتھا ضمیمہ اس تاریخ کا سال بسال لکھنا ہمنے ذہن نشین کیا ہے جسمین حالات ریاست قابل درج تاریخ جب تک خدا کو منظور ہے بقید سال ہجری تحریر کیا کرینگے

خاتمہ کتاب از نتائج فکر عالیجناب نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ

تاج الاقبال تاریخ بھوپال ریختہ خامۂ وقائع نگار سوانح گزار جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ گرینڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا ورئیسۂ بھوپال بعونہ تعالی تمام ہوئی تمام سرگذشت اس ریاست کی مع شرح انتظامات ملکی و مالی قدیم و جدید کے باحسن اسلوب سرانجام ہوئی سلاطین پیشین کی تواریخ احوال اونکے وقت کے منشیان باکمال نے ہر زمانے مین لکھی ہے وہ افراط و تفریط سے خالی نہین یہ تاریخ خود رئیسہ معظمہ نے اردو فارسی مین نہایت راست بیانی و شیرین زبانی سے

تالیف فرمائی ہے وہ کون مضمون اسکا ہے جو ذہن ہر واقف کار مین حالی نہین اپنے خاندان کے
سچے حال و ریاست کی واقعی کارروائی کو تحریر کیا ہے مدعا کو جون کا تون تقریر کیا اس دور آخر
مین کہ کارخانۂ دولت و حکومت آخر ہے تباہی رہا تھا لے قدیمہ بیان سے باہر ہے جتنے رئیس مسلمان
و ہندو سرزمین کشور ہند مین موجود ہین ایسے اسباب ریاست داری و بیدار مغزی و ہوشیاری
سے رئیسہ معظمہ بھوپال کے بلکہ مفقود ہین اگر کسیکو اس بات مین تامل و نظر ہے تو یہ کتاب
تاریخ بھوپال حاضر ہے اسمین غور و فکر سے دیکھے اور دوسری ریاستون کے انتظامات حال کو موقع ملنے
خود ظاہر ہو جاویگا کہ اور رئیس باوجود مرد ہونے کے اپنی ریاستون مین کیا کام کرتے ہین مفت مین
بوجہ غفلت شعاری اور راحت طلبی اپنا نام بدنام کرتے ہین اور رئیسہ بھوپال باوجود عورت ہونے
کے کس لیاقت و خوبی سے انتظام دینی و دنیاوی اس ریاست کا کرتی ہین بڑے بڑے منتظمونکو
باب تنظیم امور ملکی و تنسیق مہمات مالی مین سبق دانشمندی دیتی ہین یہ تاریخ اس لائق ہے کہ روسا
حال اسکو اپنے لیے دستور العمل کارروائی سمجھین اور حکام زمانہ اسکو کارنامہ آگاہی جانین اور
رئیسۂ عالیہ بھوپال کی خوبی بندوبست سے عبرت پکڑین اور اپنے بگڑے کام کی تدبیر اس کتاب سے
سیکھین دیکھو کیسی چھوٹی کتاب مین کیسے کیسے بڑے مطالب حکومت ادا کیے ہین اور
کتنے وقائع ماضی و حال گنتی کی لفظون مین بھر دیے ہین قطع نظر کلیات کے جزئیات امور کو
ضبط کیا ہے سوانح ماضی کو زمانۂ حال سے تین دفتر مختصر مین ربط دیا ہے لڑکے اگر اس کتاب کو
پڑھین اونکو عقل ملکداری آئے بوڑھے اگر اسکو سمجھین تو اونکی ہوشیاری بڑھ جائے اسگلے
قصے پچھلون کے لیے موجب نصیحت و عبرت ہین حال کے ماجرے استقبال والون کے واسطے
سرمایۂ حجت و خبرت ہین غرض اولاد ریاست کے لیے یہ کتاب تعلیم نامہ و یادگار ہے جام جہان نما
آئینہ سکندر آئین جہانبانی ہے الحمد للہ کہ جس طرح جناب رئیسہ بھوپال جرگہ رؤسا مین مقدمہ
تنظیمات دنیاوی مین جوہر فرد ہین اسیطرح ترویج شریعت و پابندی احکام دین اور دور کرنے اسباب
فسق و بدعت مین کمال بلند حوصلگی اور عالی ہمتی سے باوجود عورت ہونے کے مردون مین

جسنے کثرت مساجد و مدارس قدردانی اہل اسلام کو اس خطۂ بھوپال مین دیکھا ہی اور ترویج
علوم دینیا ور آبادی مساجد و سلام و کلام و ہئیت اسلامیہ اہل بھوپال کو مشاہدہ فرمایا ہی اوسکو
معلوم ہو کہ یہ بلدہ بقاے آثار دین اور امن و امان متبعین مین آج فائق بلاد ہندوروکش ولایت
افغانستان و سند ہی جو صفات حسنہ حق تعالی نے والیۂ عالیہ اس ریاست مین جمع فرمائے
ہین قبل اسکے کسی رئیس بھوپال مین فراہم نہوے ماشاء اللہ حامی دین مبین اور متقن آئین قویم
ہین تحمل و متانت و ہنرمندی مین طاق تحفو تقصیر جود و فتوت و مروت و سخا مین شہرۂ
آفاق نہایت حلیم و سلیم بغایت رحیم و کریم غریب نواز غریب پرور مہر ورز کرم گستر انصاف دوست
دادگر مجھکو اس لکھنے اور کہنے سے بیان واقع مقصود ہی مین شوہر ہون مجھکو نوکر نہین کہ
ستایشگری سے کچھ حاصل کرون خدا کے فضل سے میرے پاس سب کچھ موجود ہی یہ کتاب
صاحبہ موصوفہ نے میری گزارش بکر رسے تالیف فرمائی ہی رونق ملک و ملت بڑھائی ہی اسلیے
مینے سچا حال اوسکا بیان کیا ماجراے واقعی عیان کیا کہ ہمین شکر خدا اور شکر محسن ہی واجب
تحریر دفتر چہارم بتدریج حسب وقوع وقائع زمان و ماجراے دوران منضم ضمیر انور ہی جب کبھی
وہ لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالی اسیکے آخر مین شامل ہوکر شہرت و قبول پاویگا سمجھدار کو
ایک حرف کافی ہی عقل حاصل کرنے کو اسقدر وافی ہی فقط

خاتمۂ الطبع

لاکھون مِنن و احسان اوس شاہ جہان و سلطان زمان کو سزاوار ہین کہ مملکت دائمہ و سلطنت مستمرہ اوسکی
قدیم و بیزوال ہی اور نہایت عاجزی سے سر جھکانا اوسکی بارگاہ عظمت و جلال مین سر افتخار پادشاہان
سربلند کو تاج الاقبال ہی اور ہزارون جواہر صلوات و سلام اوس سردار خیر الانام و قافلہ سالار عالم قیام
پر نثار ہون کہ جسنے اپنے انتظام شریعت غرا سے رواج کفر و بت پرستی کو یکقلم دور کیا + اور گرہ سست
ملت بیضا سے شرک و جہالت کا سر بالکل جھکنا چور کیا + صلوات اللہ علیہ علی آلہ العظام و صحابہ الکرام
کہ اندنون توفیقات ازلی ناظرین وقائع روزگار کو شامل ہی + اور تائیدات لم یزلی سامعین حوادث

آفاق کو حاصل ہے + دوربینون کو آئینہ جام جہان نما نے چہرہ دکھلایا + خوشہ چینون کو خرمن نقد مدعا
ہاتھ آیا + یعنی خسرو ملک شیرین کلامی + شاہ جہان فصاحت بیانی + شعشۂ خورشید کشور کشائی +
پیرایۂ عرائس فرمانروائی + مہر سپہر دولت و اجلال + پردہ کشائی چہرۂ شاہد اقبال + والیۂ کامگار
اقلیم سخنوری + وارثۂ نامدار دیہیم سکندری + مورخۂ بے بدیل + وقائع نگار فقید المثیل + شاعرۂ
نازک خیال + ناثرۂ شیرین مقال + مریم مثال بلقیس شیم + نوشابہ خصال و روشنک حشم + جناب عالیہ
نواب شاہجہان بیگم + صدر آرائے ریاست بلدہ بھوپال + لازالت بدور اقبالہا طالع الشمس
وطلع الہلال نے اپنی سلطنت کے وقائع ماضی و سوانح پیشین کو زمانہ حال تک بتحقیق [illegible]
و تدقیق علی ما یلیق تین دفترون مین بقلم شیرین رقم تالیف فرمایا + اور جواہر حالات اراکین سلطنت
اور واقعات داخلین قلم و حکومت کو صیقل بیان سے آئینے کیطرح چمکایا چنانچہ بعد طبع دفتر اول
و دوم کے یہ اوسکا تیسرا دفتر ہے + حلاوت مضامین شیرین + و عذوبت معانی نوشین سے غیرت افزائے
ذائقۂ قند مکرر ہے + گلدستہ ہے نازک خیالی کا مجموعہ ہے شیرین مقالی کا + ہر سخن مصری کی ڈلی ہے +
ہر بات مین نبات مصری گھلی ہے + ناظرین فرہاد منش سخن شیرین پر جان شیرین دیتے ہین + کلمات
شکر آمیز سے شہد نوشین کا مزہ لیتے ہین + ہر حرف کوزہ ہے قند و نبات کا + ہر لفظ چشمہ ہے
آب حیات کا + شیرینی کلام سے زبان دل حلاوت پاتی ہے + ملاحت بیان سے روح ناتوان مین
تقویت آتی ہے + کیون نہو کہ مصنفہ خود طوطی عذب البیان شکرستان شیرین مقالی ہین + اور عندلیب
شیرین زبان شاخسار نازک خیالی ہین + جو مضمون ہے عالی ہے + مبالغہ اور تکلف سے خالی ہے + ہر ورق
غیرت نگارخانۂ چین و نقش ارژنگ ہے + اور ہر صفحہ دستور العمل دانش و کارنامۂ فرہنگ ہے + اس
چھوٹی سی کتاب مین اسقدر بڑے بڑے مطالب کی گنجایش گویا دریا کوزے مین بند ہے +
صرف نمونہ ذہن وقاد خداداد اور نتیجۂ فکر بلند ہے + حسب فرمان واجب الاذعان مربع نشین چار بالش
علم و کمال صدر آرائے محفل عز و اقبال + عالم باعمل + فاضل بے بدل جناب نواب والاجاہ امیر الملک
سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر + زید اقبالہ بالتوالی والتواتر + کے عاجز راجی رحمت

خداوند قادر محمد عبد الرحمن شاکر نے عرائس نفائس ہر سہ دفتر کو گلگونۂ طبع سے آراستہ و غازۂ ارتسام سے پیراستہ کر کے اپنے مطبع نظامی واقع کانپور بلند نامی سے مشہور بنزدیک و دور کی رونق دوبالا بڑھائی مشتاقین کو زیب و زینت کی صورت آئینۂ ظہور میں دکھائی

قطعۂ تاریخ اختتام طبع از منشی گوبند پرشاد فضا

نواب والا مرتبت شاہجہان بیگم لقب — چمکایا اختر حق نے جنکے دولت اقبال کا

فضل و ہنر شان ریاست انتظام ملک مین — ہی وہ سراسر وارکب اس حشمت و اجلال کا

ہین شاعر شیرین بیان اور ناثر نادر بیان — شاگرد ہی سحبان بیان انداز قیل و قال کا

جنتی کہ اونکے عہد مین ہی قدر علم و فضل کی — پرسان کوئی اتنا کہان اہل سخن کے حال کا

ہی سایہ گستر ذات پاک اونکی جو فرق دہر پر — بیشک یہ سایہ ہی خدا کی رحمت و افضال کا

خالق اونکے حق مین یہ دعا کرتا ہی ہر شام و سحر — ایزد اونھین جاہ و حشم بخشے ہزاران سال کا

جو فارسی اردو زبان مین یہ چھہ دفتر ہین لکھے — ہر اک ہی دستور العمل تنظیم ملک و مال کا

دونی جلا پائی جو اس نسخے نے سنگ طبع سے — ہی صاف آئینہ یہ گویا ملک کے احوال کا

تاریخ سال طبع تو بھی اے فضا مصرع یہ لکھ
اردو زبان مین کیا ہی دفتر ہی سوم بھوپال کا
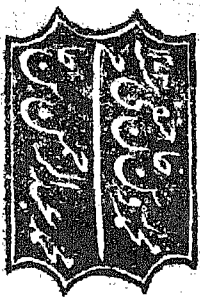
۱۲۸۹ھ

وجہ مہر و دستخط کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی مین چھپی ہی مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے فقط

نقشہ فرمان روایان ریاست بھوپال

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدایش	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۱	سردار دوست محمد خان	•	•	سنہ ۱۱۵۳ ہجری	سنہ ۱۱۲۰ ہجری مین تیراہ سے ہند مین آئے اور ملک مالوہ مین بزور شمشیر صاحب ملک ہوئے سنہم ذی حجہ سنہ ۱۱۴۰ ہجری کو قلعہ اور شہر پناہ بھوپال بنایا اور پینسٹھہ برس کی عمر مین انتقال کیا مدبر اور بہادر تھے قلعہ فتح گڈھ بھوپال مین مدفون ہین
۲	نواب یار محمد خان	سنہ ۱۱۴۵ ہجری	سنہ ۱۱۵۳ ہجری	سنہ ۱۱۶۷ ہجری	قبل وفات دوست محمد خان والد اپنے کی ہمراہ نظام الملک آصف جاہ بہادر والی حیدر آباد دکن کے دکن کو گئے جسوقت خبر وفات دوست محمد خان کی نظام الملک نے سنی اونکو خطاب نوابی اور خلعت مع ماہی مراتب عطا فرماکر روانہ بھوپال کیا یہ بھوپال مین آکر بعمر ہجدہ سال مسند امارت پر بیٹھے اور پندرہ برس تک ملک رانی کرکے تینتیس ۳۳ برس کی عمر مین انتقال کر گئے انکا مقبرہ باہر قلعہ اسلام نگر کے ہے
۳	نواب فیض محمد خان	+	سنہ ۱۱۶۷ ہجری	سنہ ۱۱۹۱ ہجری	بعد وفات یار محمد خان اپنے والد کے گیارہ برس کی عمر مین رئیس ہوئے اور پچیس ۲۵ برس تک حکومت کرکے چھتیس ۳۶ برس کی عمر مین فوت ہو گئے قلعہ کہنہ بھوپال مین مقبرہ انکا بنا ہوا ہے مرد عابد پرہیزگار نے آزار تھے چھوٹے خان چیلہ نواب کے پانزدہم ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۴ ہجری کو دیوان ریاست ہوا اور چھبیسوین ۲۶ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۰۹ ہجری کو چھپن سالہ مر گیا اور قلعہ فتح گڈہ مین اوسکا مدفن ہے آدمی مدبر و منتظم تھا اور اس دیوان کی کاوش سے سولہوین ۱۶ جمادی الاولی سنہ ۱۲۰۱ ہجری کو شریف محمد خان اپنے بھائیون سمیت مارے گئے
۴	نواب حیات محمد خان	+	سنہ ۱۱۹۲ ہجری	شانزدہم رمضان سنہ ۱۲۲۳ ہجری	بعد وفات فیض محمد خان اپنے بھائی کے نواب بھوپال ہوئے اور بتیس ۳۲ برس تک حکمرانی کرکے رحلت کر گئے اور باغ اپنے مین مدفون ہوئے ان کے عہد مین ریاست مین بہت خلل واقع ہوا تھی کہ وزیر محمد خان بہادر مختار ریاست ہوئے

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدائش	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۵	نواب غوث محمد خان	+	چہارم شوال ۱۲۲۳ ہجری	بست سوم محرم ۱۲۴۱ ہجری	بعد وفات حیات محمد خان والد اپنے کے برائے نام ستره برس تک مسند پر بیٹھکر راہی ملک بقا ہوئے انکے عہد مین وزیر محمد خان بہادر جو سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین مختار ریاست ہوئے تھے تمام کاروبار ملکی و مالی کو اپنی راے سے سرانجام کرتے تھے
۶	وزیر محمد خان بہادر	+	+	شانزدہم ربیع الآخر ۱۲۳۱ ہجری	بہادر بدل تھے سنہ ۱۲۲۹ ہجری اور ۱۲۱۹ فصلی مین راجہ گوالیار و ناگپور کے ستر ہزار فوج سے جسنے بھوپال کا محاصرہ کیا تھا استقلال سے ہزیمت دی اور انیس برس تک باختیار حکمرانی کی شہر کے باہر وزیر باغ مین اونکا مقبرہ واقع ہے
۷	نواب نظر محمد خان	+	۱۲۳۱ ہجری	محرم ۱۲۳۵ ہجری	بعد وفات وزیر محمد خان اپنے والد کے رئیس بھوپال اور بائیسوین ربیع الآخر ۱۲۳۲ ہجری کو نواب بیگم صاحبہ قدسیہ دختر نواب غوث محمد خان کے ساتھ کتخدا ہوئے اونیسوین ربیع الآخر ۱۲۳۳ ہجری کو عہدنامہ سرکار کمپنی سے حاصل کیا اور تین برس نو مہینے چھ روز حکومت کرکے اٹھائیس برس کی عمر مین انتقال کیا انکا مقبرہ بھی وزیر باغ مین ہے
۸	نواب بیگم صاحبہ قدسیہ	نہم رجب ۱۲۱۶ ہجری	۱۲۳۵ ہجری	موجود	بعد وفات نظر محمد خان کے مختار ریاست ہوئین انکے عہد مین نواب منیر محمد خان پسر امیر محمد خان نبیرہ وزیر محمد خان تین چار دن بطور خانہ جنگی کے شہر بھوپال مین لڑے حکیم شہزاد مسیح نائب ریاست کہ آدم مدبر و نیکنام تھے چوبیسوین جمادی الآخر ۱۲۴۷ ہجری کو ان کے عہد مین مرگئے اور سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین بمقام اشٹہ نواب جہانگیر محمد خان بہادر پر فوج کشی کرکے لڑے اور غرہ رمضان سنہ ۱۲۵۳ ہجری کو بواسطہ سرکار انگریزی جاگیر تاحیات مقدار مصارف اپنی ریاست سے لیکر گوشہ فراغت اختیار کیا

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدایش	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۹	نواب جہانگیر محمد خان	جمادی الاولی ۱۲۳۵ ہجری	غرہ رمضان ۱۲۵۳ ہجری	بست و ششم ذی قعدہ ۱۲۶۰ ہجری	سخی بہادر شہسوار خوشرو با اخلاق اور نوشت و خواند مین ماہر تھے نور باغ مین اونکا مقبرہ ہے
۱۰	نواب سکندر بیگم صاحبہ	بست و ششم شوال ۱۲۳۳ ہجری	پانزدہم محرم ۱۲۶۳ ہجری مختار ریاست و نہم شوال ۱۲۷۶ ہجری والیہ بھوپال گشتند	سیزدہم رجب ۱۲۸۵ ہجری	منتظم و عاقل تصنیف بجلدوی خیر خواہی ایام غدر سرکار انگریزی سے سوم رجب ۱۲۷۷ ہجری کو جبلپور جاکر دربار گورنری مین پرگنہ بیرسیہ پایا اور چوبیسوین ربیع الآخر ۱۲۷۸ ہجری کو الہ آباد جاکر دربار گورنری مین تمغا اور خطاب نیٹی حاصل کیا اور ۱۲۷۹ ہجری مین مکہ معظمہ کو گئین اور اوائل ۱۲۸۰ ہجری مین واپس آئین باغ فرحت افزا مین مدفون اور اونکی قبر پر حجرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے
۱۱	نواب شاہجہان بیگم صاحبہ	ششم جمادی الاولی ۱۲۵۴ ہجری در قلعہ اسلام نگر	غرہ شعبان ۱۲۸۵ ہجری	عمر و اقبال بادا ترقی	پانزدہم محرم ۱۲۶۳ ہجری کو سرکار انگریزی سے خلعت ریاست بھوپال پایا پایا زدہم ذی قعدہ ۱۲۷۱ ہجری کو نواب باقی محمد خان بہادر کے ساتھ عقد ہوا اور نہم شوال ۱۲۷۶ ہجری کو اپنی خوشی سے منصب ولیعہدی کو قبول کیا بست و یکم صفر ۱۲۸۴ ہجری کو بیوہ ہوئی اور روز صدر نشینی سے انتظام ریاست مین ہمہ تن کوشش کی اور مورد ستایش سرکار انگریزی ہوئی اور ۱۲۸۸ ہجری مین نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر سے باستحسان گورنمنٹ نکاح ثانی کیا اور چہاردہم رمضان ۱۲۸۹ ہجری کو بمقام بندر بمبئی دربار گورنری مین خطاب درجۂ اول نیٹی اور تمغای اسٹار اور نشان شاہی پایا فقط

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدائش	سنہ جلوس		کیفیت
۱۲	نواب سلطان جہان بیگم ولیعہد	بست و ہفتم ماہ ذی قعدہ سنہ [illegible] ہجری	غرہ شعبان سنہ [illegible] ہجری ولیعہد ہوئیں	عمر شش [illegible]	

صحت نامۂ دفتر سوم تاریخ بھوپال زبان اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	ولپی	دلہی
۱۷	۴	بخشی	؎
۱۹	۱۵	روسن کیتھولک	رومن کیتھولک
۲۸	۱۲	ولپی	ولہی
۲۹	۲	ولپی	ولہی
[illegible]	۱۳	ولپی	ولہی
	۹	دلپی	ولہی
	۱۰	اسپرن صاحب	اسبرن صاحب
	۱۲	اسپرن صاحب	اسبرن صاحب
۵۲	۹	اسبرن ہوس	آس برن ہوس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	۴	رانی نول کشور	رانی نول کنور
ایضاً	ایضاً	زوجہ مردان شاہ گونڈ	زوجہ مردان شاہ گونڈ
ایضاً	ایضاً	مہ ماہ صہ ۹ / ۱۳	سہ ماہ صہ ۹ / ۱۳
۸۰	۸	سمت ۳۶	سمت ۱۳۶
ایضاً	۱۰	راجہ سری سیپ باج	راجہ سری سیپ
ایضاً	ایضاً	قوم متہالی	قوم متہالی
۸۱	۱۴	یہان لے لوہار	یہان کے لوہار
۹۰	۱	ولپی	ولہی
۹۸	۸	سات ہزار	ساٹھ ہزار

تمت